

تصنیف لطیف

سلطان العارفين  
حضرت سخی سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ

# شمس العارفين

(اُردو ترجمہ مع فارسی متن)

بحکم و اجازت

خادم سلطان الفقير حضرت سخی  
سلطان محمد نجیب الرحمن

سروری قادری مدظلہ الاقدس

مترجم

حافظ حماد الرحمن سروری  
ایم ایس سی (بانی)

تصنیف لطیف سلطان العارفين حضرت سخی سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ

شمس العارفين (اُردو ترجمہ مع فارسی متن)

مترجم: حافظ حماد الرحمن سروری ایم ایس سی (بانی)



All Copy Rights reserved with  
SULTAN-UL-FAQR PUBLICATIONS (Regd.)  
Lahore-Pakistan

نام کتاب ستمس العارفين (اُردو ترجمہ مع فارسی متن)

تصنيف لطيف سلطان العارفين حضرت سخی سلطان باهو رحمتہ اللہ علیہ

مترجم حافظ حماد الرحمن سروری قادری ایم ایس سی (بانی)

ناشر سلطان الفقير پبلیکیشنز (رجسٹرڈ) لاہور

بار اول جولائی 2015ء

تعداد 1000

ISBN: 978-969-9795-24-4

سلطان الفقير پبلیکیشنز (رجسٹرڈ) لاہور



سلطان الفقير ہاؤس

4-5/A - ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ ڈاکخانہ منصورہ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 54790

Ph: 042-35436600, 0322-4722766

www.sultan-bahoo.com

www.sultan-ul-arifeen.com

www.sultan-ul-faqr-publications.com

E-mail: sultanulfaqr@tehreekdawatfaqr.com

# انتساب

یہ عاجز اور غلام نہایت ادب و احترام اور عاجزی سے

کتاب

## شمس العارفین

کے اردو ترجمہ کو اپنے آقا، اپنے ہادی، اپنے رہبر و رہنما،

ریخِ زماں خادم سلطان الفقیر

### حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمن

مدظلہ الاقدس کی بارگاہِ اقدس میں

اس التجا سے پیش کرتا ہے کہ اس کاوش کو اپنی بارگاہِ اقدس میں

قبول و منظور فرما کر اسے اُمتِ محمدیہ کے لیے مشعلِ راہ بنائیں اور

اس عاجز کو ہمیشہ اپنی غلامی میں رکھ کر نظرِ کرم سے منور فرمائیں۔

## فہرست

صفحہ نمبر	عنوانات	باب نمبر	نمبر شمار
05	پیش لفظ		1
10	میرے تاثرات		2
12	پرتوجان		3
14	سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ		4
23	(اُردو ترجمہ)	شمس العارفین	5
25	اس کتاب کو پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کے بیان میں	باب اول	6
35	ذکر شروع کرنے کے بیان میں	باب دوم	7
68	ذکر مراقبہ شرح مراقبہ	باب سوم	8
79	فنائی الشیخ، فنائی اسمِ محمّد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور فنائی اللہ کا بیان	باب چہارم	9
85	مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیان	باب پنجم	10
92	اہلِ قبور پر دعوت پڑھنے کا بیان	باب ششم	11
106	متفرق مضامین کا بیان	باب ہفتم	12
118	فارسی متن	شمس العارفین	13
164	ضمیمہ		14

## پیش لفظ

تمام حمد و ثنا اللہ تبارک تعالیٰ کے لیے ہے جس کی شان ”لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ“ ہے جس نے مومنین کے قلوب کو اپنا عرش بنا رکھا ہے اور لا محدود درود و سلام ہو اسرار ربانی کے امین، صاحب مقام محمود، وجہ تخلیق کائنات، وجہ وجود کائنات، روح کائنات، رحمت اللعالمین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو اللہ تعالیٰ کے مظہر اتم ہیں جن کی بدولت امت محمدیہ کو لقاء الہی کی نعمت بخشی گئی۔ لاکھوں کروڑوں درود و سلام ہوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل اطہار پر جو سفینہ نوح کی مانند ہیں اور اصحاب کبار پر جو ہدایت کے لیے ستاروں کی مانند ہیں۔

شمس العارفين حضرت سخی سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف کلید التوحید، قرب دیدار، مجموعۃ الفضل، عقل بیدار، جامع الاسرار، نور الہدیٰ، عین نما، فضل اللقاء وغیرہ سے انتخاب کردہ ہے شمس العارفين کو طالبان مولیٰ کی تربیت کے لیے سلطان العارفين حضرت سخی سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند حضرت سلطان ولی محمد رحمۃ اللہ علیہ نے ترتیب دیا۔ اس ترتیب کا مقصد سلطان العارفين حضرت سخی سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات کو فقر کی منازل یا موضوعات کے لحاظ سے ایک جگہ جمع کرنا تھا۔ انہوں نے اپنی طرف سے اس میں ایک لفظ کا بھی اضافہ نہیں کیا بلکہ عبارت کو اصل کتاب سے لے کر اسی طرح اس کتاب میں جمع کر دیا۔ گویا یہ کتاب سلطان العارفين رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات کا خلاصہ اور نچوڑ ہے۔ اس لیے سلطان العارفين حضرت سخی سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف شمار ہوتی ہے۔

شمس العارفين سلسلہ سروری قادری اور طالبان مولیٰ میں بہت مقبول ہے کیونکہ سلطان العارفين حضرت سخی سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کی تمام تعلیمات ان کی ایک ہی کتاب میں مل جاتی ہیں۔

سلطان الوہم کے ترجمہ کے بعد اس عاجز کو مرشد پاک خادم سلطان الفقر حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمن مدظلہ الاقدس نے شمس العارفين کے ترجمہ کا حکم فرمایا اور اس کے لیے شہباز عارفاں حضرت سخی سلطان پیر سید محمد بہادر علی شاہ کاظمی المشہدی رحمۃ اللہ علیہ کے دست مبارک سے تحریر

کردہ قلمی نسخہ عطا فرمایا۔ شہبازِ عارفاں حضرت سخی سلطان پیر سید محمد بہادر علی شاہ کاظمی المشہدی رحمۃ اللہ علیہ سلسلہ سروری قادری کے شیخِ کامل اکمل مکمل نور الہدیٰ ہیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ تک سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ سے سلسلہ اس طرح پہنچتا ہے:

1۔ سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ

2۔ سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سید محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

3۔ سلطان الصابریں حضرت سخی سلطان پیر محمد عبدالغفور شاہ رحمۃ اللہ علیہ

4۔ شہبازِ عارفاں حضرت سخی سلطان پیر سید محمد بہادر علی شاہ کاظمی المشہدی رحمۃ اللہ علیہ

آپ رحمۃ اللہ علیہ چالیس برس تک دربار سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ پر معتکف رہے اور اس دوران آپ رحمۃ اللہ علیہ کے روزمرہ امور میں سلطان العارفین کی کتب کو نقل کرنا بھی شامل تھا اس لیے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا قلمی نسخہ سب سے مستند اور اعلیٰ ہے۔

## شمس العارفین کے قلمی نسخہ جات

1۔ شمس العارفین از شہبازِ عارفاں حضرت سخی سلطان سید پیر محمد بہادر علی شاہ کاظمی المشہدی رحمۃ اللہ علیہ۔ یہ نسخہ 1330ھ کا ہے۔

2۔ شمس العارفین از حافظ میاں عبداللہ گل محمد 1225ھ۔

3۔ شمس العارفین کے اس نسخہ پر کاتب کا نام موجود نہیں البتہ یہ ذوالحجہ 1214ھ میں لکھا گیا۔

4۔ شمس العارفین از امیر حیدر، محرم الحرام 1301ھ مملوکہ مسعود جھنڈیر ریسرچ لائبریری میلسی۔

## مطبوعہ متن مع اردو ترجمہ

1۔ شمس العارفین فارسی متن مع اردو ترجمہ از سید امیر خان نیازی۔ یہ کتاب مختلف اوقات میں تین

۱۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مفصل سوانح حیات کے لیے ”مجتبیٰ آخرو زمانی“ اور اس کتاب کا انگلش ترجمہ The Spiritual Guides of Sarwari Qadri Order کا مطالعہ فرمائیں۔ (تصانیف: خادم سلطان الفقیر حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمن مدظلہ الاقدس)

اداروں سے شائع ہو چکی ہے اس کا بار اول 2002ء میں انجمن غوثیہ عزیز یہ حق باھو سلطان نے دربار سلطان باھو ضلع جھنگ سے شائع کیا۔ دوسری بار 2004ء میں مکتبہ العارفین 4/A ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن لاہور نے شائع کیا۔ تیسری بار العارفین پبلیکیشنز لاہور نے اسے 2012ء میں شائع کیا۔ ان تمام ایڈیشنز میں فارسی متن بالکل ایک جیسا ہے۔ یہ شہباز عارفان حضرت سخی سلطان پیر سید محمد بہادر علی شاہ کاظمی المشہدی رحمۃ اللہ علیہ کا نسخہ ہے۔ شہباز عارفان حضرت سخی سلطان پیر سید محمد بہادر علی شاہ کاظمی المشہدی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ قلمی نسخہ حضرت سخی سلطان محمد عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کو دیا جنہوں نے یہی قلمی نسخہ سلطان الفقیر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ کو عطا کیا۔ سید امیر خان نیازی نے یہ قلمی نسخہ سلطان الفقیر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ سے لے کر اس کا ترجمہ کیا اور ترجمہ کرنے کے بعد سلطان الفقیر ششم حضرت سخی سلطان محمد اصغر علی رحمۃ اللہ علیہ کو واپس کر دیا۔ سلطان الفقیر ششم رحمۃ اللہ علیہ نے اس قلمی نسخہ کا عکس میرے آقا خادم سلطان الفقیر حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمن مدظلہ الاقدس کو عطا کیا جنہوں نے اس بندہ عاجز کو عطا کیا اور ترجمہ کا حکم و توفیق عطا فرمائی۔ یہ وہی قلمی نسخہ ہے جس سے سید امیر خان نیازی نے ترجمہ کیا اور اسے طبع کروایا۔ سید امیر خان نیازی مرحوم نے ترجمہ کے دوران بعض مقامات پر فارسی متن میں تبدیلی کی یا کچھ مقامات پر عبارت کو حذف کر دیا یا اصل عبارت میں اضافہ کر دیا جس کی تفصیل فارسی متن کے آخر میں دیئے گئے ”ضمیمہ“ میں موجود ہے میں نے یہ تفصیل اس لیے مرتب کی ہے تاکہ اس عاجز کے فارسی متن کی صحت اور سند برقرار رہے کیونکہ اصل عزت و وقار اور عظمت سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات اور شہباز عارفان حضرت سخی سلطان پیر سید محمد بہادر علی شاہ کاظمی المشہدی رحمۃ اللہ علیہ کے قلمی نسخہ کو حاصل ہے کسی مترجم کو نہیں۔

2۔ شمس العارفین فارسی متن مع اردو ترجمہ از ڈاکٹر سلطان الطاف علی۔ اسے باھو پبلیکیشنز لاہور، دربار سلطان باھو نے جنوری 2010ء میں شائع کیا۔ یہ حافظ میاں عبداللہ کے نسخہ کا ترجمہ ہے۔ ڈاکٹر سلطان الطاف علی نے فارسی ادب کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے نہایت سلیبس اور با محاورہ ترجمہ کیا ہے۔

شمس العارفین کے مرتبین پر تحقیق کرتے ہوئے ڈاکٹر سلطان الطاف علی صاحب نے اس بات پر زور دیا ہے کہ شمس العارفین کو سلطان حافظ محمد سجادہ نشین کے دور میں حضرت سخی سلطان باھو قدس سرہ کے عقیدتمندان خلیفہ صاحبڈ نہ لجاج اور مولوی عبدالشکور شیخ نے مرتب کیا۔ لیکن میری رائے میں شمس العارفین کو حضرت سخی سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کے دوسرے صاحبزادے اور پہلے سجادہ نشین سلطان ولی محمد رحمۃ اللہ علیہ نے ترتیب دیا تھا۔

### مطبوعہ اردو تراجم (فارسی متن کے بغیر)

شمس العارفین کے اب تک درج ذیل تراجم بغیر فارسی متن کے شائع ہو چکے ہیں اور یہ سب تقریباً حافظ عبداللہ کے قلمی نسخہ کے تراجم ہیں۔

نمبر شمار	نام	مترجم	سال اشاعت	ناشر
1	شمس العارفین	حافظ محمد رمضان	سال اشاعت درج نہیں	حافظ محمد رمضان خطیب دربار حضرت سخی سلطان باھو ضلع جھنگ
2	شمس العارفین	اللہ والے کی قومی دکان	ایضاً	اللہ والے کی قومی دکان لاہور
3	شمس العارفین	حافظ محمد عبدالرشید	ایضاً	مکتبہ سلطانیہ باھو پبلیکیشنز گلکھڑ منڈی
4	شمس العارفین	محمد علی چراغ	1998ء	نذیر سنز لاہور

ان تمام مطبوعہ تراجم اور نسخہ جات میں صرف سید امیر خان نیازی نے ہی شہباز عارفان حضرت سخی سلطان پیر سید محمد بہادر علی شاہ کاظمی المشہدی رحمۃ اللہ علیہ کے قلمی نسخہ کو بنیاد بنایا ہے۔ چونکہ اس عاجز نے بھی اس قلمی نسخہ کو بنیاد بنایا ہے اس لیے صرف سید امیر خان نیازی کے فارسی متن جس کی اشاعت اگست



2007ء میں العارفین پبلیکیشنز لاہور سے ہوئی، کا تقابلی جائزہ لیا ہے اور اس جائزہ کو فارسی متن کے آخر میں ضمیمہ میں تحقیق کاروں کے لیے درج کر دیا ہے۔ لیکن ترجمہ کرتے ہوئے دیگر نسخہ جات کو بھی سامنے رکھا ہے۔

یہ عاجز اپنے مرشد پاک خادم سلطان الفقیر حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمن مدظلہ الاقدس کا انتہائی مشکور ہے کہ اس خاکسار کو اس قابل بنایا کہ عارفین کے سلطان کی کتاب شمس العارفین کا ترجمہ فارسی متن کی روح کو برقرار رکھتے ہوئے کرسکوں اس سلسلہ میں آپ مدظلہ الاقدس نے تحقیق کی ذمہ داری مجھ پر چھوڑ دی۔

میں محترمہ عنبرین مغیث سروری قادری صاحبہ کا انتہائی مشکور ہوں جنہوں نے میری اس کاوش میں نکھار پیدا کیا اور اپنے قیمتی مشوروں سے نوازا۔

میں ڈاکٹر سلطان الطاف علی کا مشکور ہوں جنہوں نے دیگر تصانیف کی طرح شمس العارفین کے ترجمہ پر نظر ثانی فرمائی اور کئی قیمتی قلمی مخطوطات سے نوازا۔ اللہ ان کو اجر عظیم عطا فرمائے۔

میں ڈاکٹر اقبال شاہد صدر شعبہ فارسی گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور کا انتہائی ممنون ہوں جنہوں نے شمس العارفین کے فارسی متن و ترجمہ پر نظر ثانی فرمائی اور قلمی نسخہ جات عطا کئے۔ اللہ ان کو صراطِ مستقیم پر گامزن رکھے۔

میں سلطان الفقیر پبلیکیشنز (رجسٹرڈ) کی تمام ٹیم کا مشکور ہوں جن کی ہمہ وقت محنت سے اس عظیم تصنیف کا ترجمہ قارئین کے ہاتھوں میں موجود ہے۔

میری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری اس عاجزانہ کوشش کو قبول فرمائے اور قیامت تک لوگوں کے لیے اس کتاب کو ہدایت کا ذریعہ بنائے۔ (آمین)

خاکسار

حافظ حماد الرحمن سروری قادری

ایم۔ ایس۔ سی (بانٹنی)

گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور

تاریخ - 17-03-2015

## میرے تاثرات

رسالہ ”شمس العارفین“ کو حضرت سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باہو قدس سرہ کے عقیدتمندان خلیفہ صاحبڈنہ لنجار اور مولوی عبدالشکور شیخ نے آپ کے چند رسائل سے منتخب کر کے مرتب کیا تھا جسے انہوں نے پیر موسیٰ شاہ جیلانیؒ (المعروف موسیٰ شاہ جیلانیؒ) گھونگی سندھ والے کے پوتے کو سلطان حافظ محمد سجادہ نشین کے دور میں پیش کیا تھا جو حضرت سلطان العارفین قدس سرہ کے بعد تیسرے سجادہ نشین تھے۔ اس کتاب میں سالک کے لیے ذکر و مراقبہ کے علاوہ فنا فی الشیخ، فنا فی اسمِ محمدؐ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) و فنا فی اللہ کے درجات اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقامات و آداب سے آگہی دی جاتی ہے۔ دعوتِ قبور اور تصور کے مختلف منازل و مدارج کی تعلیم بھی دی گئی ہے۔

حافظ حماد الرحمن لاہوری سروری قادری نے حال ہی میں رسالہ کا اردو میں ترجمہ کیا ہے جسے اشاعت سے پہلے انہوں نے میرے مطالعہ یا نظر ثانی کے لیے ارسال فرمایا۔ ان کی تمام تر کاوش پسندیدہ ہے اور ان کا ترجمہ اپنا ہی رنگ اور سائل رکھتا ہے۔ اس سے پہلے راقم الحروف نے بھی اس رسالہ کی تحقیق و تدوین و اردو ترجمہ پر پوری محنت سے کام کر کے شائع کر دیا جو وہ دیکھ چکے ہوں گے۔ سب سے پہلے مرحوم سید امیر خان نیازی نے ترجمہ کیا اور پھر سلطان فیاض الحسن سے منسوب بھی ایک ترجمہ شائع ہو چکا ہے۔ میرے خیال سے رسالہ شمس العارفین پر ان چار ترجموں کے آجانے کے بعد کوئی مشکل نہیں رہ سکتی۔

عصرِ حاضر میں جس قدر انسان ذہنی اور روحانی کرب میں مبتلا ہو چکا ہے اس سے پہلے اس کی مثالیں عہدِ یزید، جنگِ عظیم اول اور جنگِ عظیم دوم کی ہی دی جاسکتی ہیں۔ آج کا انسان دینِ اسلام

کو اور بالخصوص روح اسلام کو جو تصوف ہے، سمجھنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اسی لیے صوفی اور تصوف کی ہر کتاب کو زیادہ سے زیادہ بہتر اور واضح انداز میں پیش کرنے کی ضرورت ہے۔ علم صوفی کے بیان میں دقیق افکار اور غیر متفقہ گروہی توضیحات لانے سے اسلام میں رخنہ اندازی کے خدشات پیدا ہوتے ہیں۔

الطاف علی

دربار سلطان باہو جھنگ

تاریخ - 08-01-2015

www.sultan-ul-faqr-publications.com

## پرتو جان

آگہی روشنی ہے، نور ہے جو دنیا سے کائنات سے روشناس کرواتی ہے۔ خود سے، اپنے اندر سے آشنا کرے تو خود آگہی ہے اور وجود سے، اپنے آپ سے گزر کر جہانِ دیگر سے اور جانِ دیگر سے واصل کر دے تو عرفان؛ وجودِ کائنات سے عرفانِ ذات تک کا سفر نسبتوں کا اور سلسلوں کا متقاضی ہے۔ اس بات کا عرفان مجھے ”شمس العارفین“ کے وسیلے سے ہوا۔ شمس سے میرے ذہن میں جلال الدین رومی (مولوی) کے مرشد شمس تبریزی اور مولانا کا یہ شعر آیا:

شمس تبریزی کہ نور مطلق است  
آفتاب است و ز انوار حق است

نورِ مطلق، آفتاب اور انوارِ حق نسبتوں کا سلسلہ ہے اور ”شمس العارفین“ سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باہو کے آثارِ جلیلہ اور جمیلہ کا حاصل و گزیدہ و انتخاب ہے جو حضرت سخی سلطان باہو کے صاحبزادے حضرت سلطان ولی محمد کی ترتیب اور حضرت سخی سلطان سید پیر محمد بہادر علی شاہ کاظمی المشہدی کی کتابت، نسبت اور وسیلے سے جو یانِ عرفان کے لیے شمس ہے، روشنی ہے، نورِ مطلق ہے۔ نسبتوں کے سلسلے عقیدتوں اور خود سپردگیوں کے سلسلے ہوتے ہیں۔ اقبالؒ ایسے ہی تو نہیں کہتے کہ رومیؒ نے میری خاک کو اکسیر بنا دیا ہے، مجھ پر رازِ معانی کے دروازے کھول دیئے ہیں، میری فکر اس کے آستانے پر سجدہ کرتی ہے اور میں تو اس کی سانسوں سے جیتا ہوں:

من کہ مستی ہا ز صہبائش کنم  
زندگانی از نفس ہائش کنم

خود سپردگی بہت بڑا انعام ہے، توفیق ہے، فیض ہے، عرفان ہے؛ جو نور کا ہو گیا، وہ نور

ہو گیا۔ سورج کی کرنیں جہاں سورج کی روشنی کی پیغامبر ہیں وہیں سورج کا شناس نامہ اور سببِ عرفانِ آفتاب بھی ہیں۔ نور کی کرنیں، سوتے اور منابع، نور ہی ہیں اور نورِ مطلق، انوارِ حق سے وصل کا نام ہے۔ عرفاء کے لیے شمس کا درجہ والی تصنیف ”شمس العارفین“، ”سلطان العارفین“، حضرت سخی سلطان باھو تک اور سلطان العارفین؛ مطلوبِ عارفین کی مجالس (مجالسِ محمدی) کے وسیلے اور فیض سے ذاتِ حق کے عرفان اور وصل کا وسیلہ ہیں۔ حضرت سخی سلطان باھو کے سبھی آثارِ طالبین اور عرفاء کے لیے نور اور چراغِ راہ ہیں بلکہ جلوۂ حق ہیں، قربِ دیدار اور معرفتِ اسرار ہیں۔ ”شمس العارفین“ روشن ترین نور، روشنیِ دل و جاں اور پرتوجانِ جہان ہے۔

حماد الرحمن سروری قادری نسبتوں، وسیلوں اور نور کے سلسلوں سے وابستہ ہے۔ نور کے چشموں سے سیراب ہوتا ہے اور نور کا پیغامبر ہے۔ حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمن مدظلہ الاقدس کے فیضِ خاص اور اذنِ سلطانی؛ میری مراد فیضِ باطنی حضرت سلطان العارفین ہے۔ حضور کے آثار کے تراجم کی سعادت سے مشرف ہے۔ بائنی کے اس طالب علم کا سائنسی علوم نے حقیقی اور روحانی علوم سے نسبت اور سلسلہ قائم کر دیا ہے۔ نور ہی راہنمائے نور ہو سکتا ہے۔ اس بات کی تفہیم کے لیے کسی اہل دل کی، رازِ درونِ خانہ کے امین کی توجہ کی ضرورت ہوتی ہے اور حافظ حماد الرحمن سروری قادری پر توجہ ہو گئی ہے اور ”شمس العارفین“ کا خوبصورت ترجمہ، جس میں محبت کی، عقیدت کی، نسبت اور خود سپردگی کی چاشنی ہے؛ حماد الرحمن پر سلطان العارفین کی عنایت کی سند اور پروانہ ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد اقبال شاہد

صدر شعبہ فارسی

گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور

تاریخ۔ 25-02-2015

## سلطان العارفين حضرت سخی سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ

سلطان العارفين حضرت سخی سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ اعوان قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں اور اعوانوں کا شجرہ نسب حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے جا ملتا ہے۔ اعوان حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی غیر فاطمی اولاد ہیں۔

سلطان العارفين حضرت سخی سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کے اجداد وادی سون سیکسر (تحصیل نوشہرہ ضلع خوشاب) کے گاؤں انگہ میں رہائش پذیر رہے۔ انگہ کے قبرستان میں سلطان العارفين کے دادا حضرت سلطان فتح محمد رحمۃ اللہ علیہ کا مزار ہے۔ اسی انگہ گاؤں میں سلطان العارفين حضرت سخی سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کی دادی اور نانی کی مبارک قبریں بھی موجود ہیں۔

سلطان العارفين حضرت سخی سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کے والد محترم کا اسم گرامی حضرت سلطان بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ تھا۔ سلطان بازید رحمۃ اللہ علیہ پیشہ ور سپاہی اور شاہجہان کے لشکر میں ایک ممتاز عہدے پر فائز تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تمام جوانی جہاد کی نذر کر رکھی تھی۔ جب آپ کی عمر ڈھل چکی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے علاقے میں واپس آ گئے اور اپنی ایک رشتہ دار ہم کفو خاتون حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا سے نکاح فرمایا۔ حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا ایک عارفہ کاملہ تھیں اور فانی ہو کے مرتبہ پر فائز تھیں۔

سلطان العارفين حضرت سخی سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصانیف میں اپنی والدہ محترمہ سے اپنی عقیدت و محبت کا بار بار اظہار فرماتے ہیں:

”مائی راستی صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا کی روح پر اللہ تعالیٰ کی صد بار رحمت ہو کہ انہوں نے میرا نام باھو

(عبداللہ) رکھا ہے۔“

سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ ایک بیت میں فرماتے ہیں:

راستی از راستی آراستی

رحمت و غفران بود بر راستی

ترجمہ: راستی رحمۃ اللہ علیہا راستی (حق) سے آراستہ ہیں۔ اللہ کی رحمت و مغفرت ہو راستی

رحمۃ اللہ علیہا پر۔

آپ کے والدین کے مزارات شورکوٹ شہر میں مرجع خلائق ہیں اور مائی باپ حضرت سخی سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے مشہور و معروف ہے۔

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ یکم جمادی الثانی 1039ھ (17

جنوری 1630ء) بروز جمعرات بوقت فجر شاہجہان کے عہد حکومت میں قصبہ شورکوٹ ضلع

جھنگ میں پیدا ہوئے۔ آپ کی والدہ ماجدہ نے آپ کا نام حکیم خداوندی سے باھو رکھا۔ سلطان

العارفین رحمۃ اللہ علیہ سے قبل تاریخ میں کسی کا نام باھو نہیں ہے۔ سلطان العارفین اسم ہُو کے عین

مظہر ہیں اسی لیے آپ کا اسم بھی باھو ہے۔ سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ مادر زاد ولی کامل تھے اسی

لیے آپ کی آنکھوں میں ازلی نور چمکتا تھا اور آپ کی پیشانی نور حق سے منور تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ زمانہ

شیرخواری میں حضور غوث الاعظم حضرت سیدنا شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی طرح ماہ

رمضان کے ایام میں دودھ نہیں پیتے تھے۔ بچپن میں ہی آپ میں نور حق اس قدر جلوہ افروز تھا کہ

آپ جس پر بھی نظر ڈالتے اسے واصل باللہ کر دیتے۔ اگر کسی کافر پر نظر ڈالتے تو وہ فوراً کلمہ پڑھ کر

مسلمان ہو جاتا۔ اسی خوف سے کفار اور ہندو آپ کے سامنے نہیں آتے تھے۔ آپ کی یہ کرامت

آخری عمر تک جاری رہی۔ ایک دفعہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی طبیعت بہت ناساز ہو گئی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حکم

سے برہمن طبیب سے علاج کے لیے رابطہ کیا گیا۔ برہمن طبیب نے جواب دیا ”میں ڈرتا ہوں

کہ اگر میں ان کی نگاہ کے سامنے گیا تو مسلمان ہو جاؤں گا۔ ان کا کرتہ یہاں بھیج دو“۔ جب آپ

رحمۃ اللہ علیہ کا کرتہ طبیب کے پاس پہنچا تو وہ اسے دیکھتے ہی مسلمان ہو گیا۔

سلطان العارفين نے کسی قسم کا کتابی اور ظاہری علم حاصل نہیں کیا۔ آپ ﷺ اپنی تصنیف

”عین الفقر“ میں فرماتے ہیں:

”مجھے اور محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ظاہری علم حاصل نہیں لیکن وارداتِ غیبی کے سبب علمِ باطن

کی فتوحات اس قدر ہیں کہ ان کے بیان کے لیے کئی دفتر درکار ہیں۔“

آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں تیس (30) سال تک مرشد کی تلاش میں سرگرداں رہا لیکن

مجھے اپنے پائے کا مرشد نہیں مل سکا۔ ایک دن دیدارِ الہی میں مستغرق آپ ﷺ شور کوٹ کے نواح

میں گھوم رہے تھے کہ اچانک ایک صاحبِ نور صاحبِ حشمت اور بارعب سوار نمودار ہوا جس نے

اپنائیت سے پکڑ کر آپ ﷺ کو قریب کیا اور بڑے دلنشین انداز میں فرمایا کہ میں علی بن ابی

طالب (رضی اللہ عنہ) ہوں۔ آپ ﷺ کم عمر تھے، کم علم نہیں۔ آپ ﷺ نے مولا علی کرم اللہ وجہہ کو دیکھا

تو قریب تھا کہ خود کو آپ ﷺ پر نثار کر دیتے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے آپ ﷺ پر توجہ مرکوز کی

اور فرمایا ”فرزند آج تم رسول اللہ ﷺ کے دربار میں طلب کیے گئے ہو۔“

پھر جیسے وقت تھم گیا ہر شے ساکت ہو گئی اور آپ ﷺ نے ایک لمحے میں خود کو آقا پاک ﷺ کی

بارگاہ میں پایا۔ اس وقت اس بارگاہِ عالیہ میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت

عثمان رضی اللہ عنہ اور تمام اہل بیت رضی اللہ عنہم حاضر تھے۔ آپ ﷺ کو دیکھتے ہی پہلے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

نے مجلس سے اٹھ کر آپ ﷺ سے ملاقات کی اور توجہ فرما کر رخصت ہوئے۔ بعد ازاں حضرت عمر

فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی توجہ فرمانے کے بعد مجلس سے رخصت ہو گئے تو مجلس میں

صرف اہل بیت رضی اللہ عنہم اور رسول مقبول ﷺ ہی رہ گئے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ مجھے ایسا معلوم

ہوتا تھا کہ حضور اکرم ﷺ میری بیعت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے سپرد فرمائیں گے لیکن بظاہر

خاموش تھے۔ مگر آنحضرت ﷺ نے اپنے دونوں دست مبارک میری طرف بڑھا کر فرمایا

”میرے ہاتھ پکڑو“ اور مجھے دونوں ہاتھوں سے بیعت فرمایا۔



آپ ﷺ فرماتے ہیں ”جب آنحضرت ﷺ نے ایک مرتبہ کلمہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ مجھے تلقین فرمایا تو درجات اور مقامات کا کوئی حجاب نہ رہا۔ چنانچہ اول و آخر یکساں ہو گیا۔ جب آنحضرت ﷺ کی تلقین سے مشرف ہوا تو خاتونِ جنت سیدۃ النساء حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے مجھے فرمایا ”تو میرا فرزند ہے۔“

آپ ﷺ فرماتے ہیں ”میں نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور امام حسین رضی اللہ عنہ کے قدم چومے اور اپنے گلے میں ان کی غلامی کا حلقہ پہنا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”مخلوقِ خدا کو خالقِ کائنات کی جانب بلاؤ اور انہیں تلقین و ہدایت کرو۔ تمہارا درجہ دن بدن بلکہ گھڑی بہ گھڑی ترقی پر ہوگا اور ابدالاباد تک ایسا ہوتا رہے گا کیونکہ یہ حکم سروری و سرمدی ہے۔“ بعد ازاں آپ ﷺ کو آقائے دو جہاں ﷺ نے غوثِ الاعظم، محبوبِ سبحانی پیرِ دستگیر شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے سپرد فرمایا۔ حضرت دستگیر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو باطنی فیض سے مالا مال کرنے کے بعد خلقت کو تلقین و ارشاد کا حکم دیا۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں ”جب فقر کے شاہسوار نے مجھ پر کرم کی نگاہ ڈالی تو ازل سے ابد تک کا تمام راستہ میں نے طے کر لیا۔“

آپ ﷺ حضورِ اکرم ﷺ کی بارگاہِ عالیہ میں حاضری کا حال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”جو کچھ میں نے دیکھا ان ظاہری آنکھوں سے دیکھا اور اس ظاہری بدن کے ساتھ دیکھا اور مشرف ہوا۔“

رسالہ روحی شریف میں آپ ﷺ فرماتے ہیں:

دست بیعت کرد مارا مصطفیٰ خواندہ است فرزند مارا مجتبیٰ  
شد اجازت باھو را از مصطفیٰ خلق را تلقین بکن بہر از خدا

ترجمہ: مجھے حضرت محمد ﷺ نے دستِ بیعت فرمایا اور انہوں نے مجھے اپنا نوری حضورِ فرزند قرار دیا۔ مجھے حضورِ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اجازت دی کہ میں خلقِ خدا کو اللہ کی راہ کی تلقین کروں۔

آپ ﷺ فرماتے ہیں:

فرزندِ خود خواندہ است مارا فاطمہ معرفتِ فقر است بر من خاتمہ  
ترجمہ: حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا نے مجھے اپنا فرزند فرمایا ہے اس لیے معرفتِ فقر  
کی مجھ پر انتہا ہوگئی۔

سیدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے باطنی تربیت کی تکمیل  
کے بعد آپ نے سید عبدالرحمن جیلانی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے دست مبارک پر بیعت فرمائی اور  
خلق کو تلقین اور رشد و ہدایت کا آغاز فرمایا۔ اس مقصد کے لیے آپ نے بہت سے سفر کئے۔  
آپ ﷺ نے زیادہ تر سفر وادی سون سیکسر، ملتان، ڈیرہ غازی خان، ڈیرہ اسماعیل خان، سندھ اور  
بلوچستان کی طرف کئے۔ آپ ﷺ کی ساری زندگی شہر شہر، قریہ قریہ گھوم پھر کر طالبانِ مولیٰ کی  
تلاش کرنے اور انہیں واصل باللہ کرنے میں گزری کیونکہ خلقِ خدا کو تلقین کرنے کی یہ ذمہ داری  
آپ کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس سے حاصل ہوئی۔

سلطان العارفين حضرت سخی سلطان باھو ﷺ ”سلطان الفقیر“ کے مرتبہ پر فائز ہیں۔ جس  
طرح محبوبِ سبحانی، قطبِ ربانی، غوثِ صدانی حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا اعلان  
قَدَمِیْ هٰذِهِ عَلٰی رَقَبَتِیْ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ ہے اسی طرح سلطان العارفين ﷺ نے اعلان فرمایا:  
”تا آنکہ از لطفِ ازلی سرفرازی عینِ عنایتِ حقِ الحق حاصل شدہ و از حضورِ فائضِ النورِ اکرمِ نبوی  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حکم ارشادِ خلق شدہ، چہ مسلم، چہ کافر، چہ بانصیب، چہ بے نصیب، چہ زندہ و چہ  
مردہ۔ بزبانِ گوہرِ فشاںِ مصطفیٰ ثانی و مجتبیٰ آخِرِ زمانی فرمودہ۔“ (رسالہ روحی شریف)

ترجمہ: جب سے لطفِ ازلی کے باعث حقیقتِ حق کی عین نوازش سے سر بلندی حاصل ہوئی ہے  
اور حضورِ فائضِ النورِ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تمام خلقت کیا مسلم، کیا کافر، کیا بانصیب، کیا بے نصیب،  
کیا زندہ اور کیا مردہ سب کو ہدایت کا حکم ملا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زبانِ گوہرِ فشاں سے مجھے  
مصطفیٰ ثانی اور مجتبیٰ آخِرِ زمانی فرمایا ہے۔

مصطفیٰ ثانی اور مجتبیٰ آخر زمانی کے لقب سے مراد یہ ہے کہ آخری زمانہ میں جب جاہلیت اپنے پر پھیلانے لگے گی تو سلطان العارفینؒ اور آپ کے سلسلہ کا کوئی امام آپ کی تعلیمات کو عام کر کے آپ ہی کے سلسلہ فقر کے ذریعے اسے نیست و نابود کر کے دین حق کا پھر سے بول بالا کر دیں گے۔

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھوؒ کی 140 تصانیف ہیں جن میں سے صرف ایک پنجابی ابیات کی صورت میں ہے اور دیگر تمام فارسی میں ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کتب علم لدنی کا شاہکار ہیں۔ سلطان العارفینؒ کا یہ فرمان ہے کہ جس کو کوئی مرشد کامل اکمل نہ ملتا ہو وہ میری کتب کو وسیلہ بنائے۔ آپؒ رسالہ روحی شریف میں فرماتے ہیں:

”اگر کوئی ولی واصل عالم روحانی یا عالم قدس شہود سے رجعت کھا کر اپنے مرتبے سے گر گیا ہو وہ اس رسالہ کو وسیلہ بنائے تو یہ رسالہ اس کے لیے مرشد کامل اکمل ثابت ہوگا۔ اگر وہ اسے وسیلہ نہ بنائے تو اسے قسم ہے اور اگر ہم اسے اس کے مرتبے پر بحال نہ کریں تو ہمیں قسم ہے۔“

سلطان العارفینؒ کا یہ اعلان آپ کی ہر کتاب میں الفاظ کی رد و بدل کے ساتھ موجود ہے۔ میرے آقا خادم سلطان الفقیر حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمن مدظلہ الاقدس اپنی تصنیف شمس الفقرا میں سلطان العارفینؒ کی تصانیف کے بارے میں رقم طراز ہیں:

”حضرت سخی سلطان باھوؒ کی تصانیف کی عبارت بہت سادہ اور سلیس ہے جسے عام اور معمولی تعلیم یافتہ آدمی بھی آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔ آپؒ کی تصانیف کی عبارت میں ایسی روانی اور تاثیر ہے جو دوران مطالعہ قاری کو اپنی گرفت میں لے لیتی ہے۔ ان کتب کو اگر باادب اور باوضو پڑھا جائے تو فیض کا ایک سمندر کتب سے قاری کے اندر منتقل ہوتا ہے۔ اگر قاری صدق دل سے مطالعہ جاری رکھے تو آپؒ کے حقیقی روحانی وارث سروری قادری مرشد تک راہنمائی ہو جاتی ہے۔ آپؒ نے اپنی کتب میں ضرورت کے مطابق آیات قرآنی، احادیث مبارکہ اور احادیث قدسی کا استعمال فرمایا ہے۔ ان کتب میں جہاں کہیں بھی عبارت میں ان کا ذکر ہے، اگر ان کو وہاں

سے نکال دیا جائے تو پھر معلوم ہوتا ہے کہ اگر اس جگہ آیات قرآنی یا احادیث کو درج نہ کیا جاتا تو مطلب مکمل نہ ہوتا۔ حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ عبارت میں اشعار کا بر محل اور خوبصورت استعمال کرتے ہیں جس سے عبارت کا اثر دوچند ہو جاتا ہے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی جو کتب بازار میں تراجم کی صورت میں دستیاب ہیں ان کے نام درج ذیل ہیں:

- ۱۔ ابیات سلطان باھو (پنجابی) ۲۔ دیوان باھو (فارسی) ۳۔ عین الفقر ۴۔ مجالستہ النبی
- ۵۔ کلید التوحید (کلاں) ۶۔ کلید التوحید (خورد) ۷۔ شمس العارفین ۸۔ امیر الکونین
- ۹۔ تیغ برہنہ ۱۰۔ رسالہ روحی شریف ۱۱۔ گنج الاسرار ۱۲۔ محکم الفقر (خورد) ۱۳۔ محکم الفقر (کلاں)
- ۱۴۔ اسرار قادری ۱۵۔ اورنگ شاہی ۱۶۔ جامع الاسرار ۱۷۔ عقل بیدار ۱۸۔ فضل اللقاء (خورد)
- ۱۹۔ فضل اللقاء (کلاں) ۲۰۔ مفتاح العارفین ۲۱۔ نور الہدیٰ (خورد) ۲۲۔ نور الہدیٰ (کلاں)
- ۲۳۔ توفیق ہدایت ۲۴۔ قرب دیدار ۲۵۔ عین العارفین ۲۶۔ کلید جنت ۲۷۔ محکم الفقراء
- ۲۸۔ سلطان الوہم ۲۹۔ دیدار بخش ۳۰۔ کشف الاسرار ۳۱۔ محبت الاسرار ۳۲۔ طرفۃ العین یا
- حجت الاسرار (یہ کتاب دونوں ناموں سے معروف ہے)

”مناقب سلطانی“ اور ”شمس العارفین“ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی چند ایسی تصانیف کے نام بھی ملتے ہیں جو اب تک نایاب ہیں۔ (۱) مجموعۃ الفضل (۲) عین نما (۳) تلمیذ الرحمن (۴) قطب الاقطاب (۵) شمس العاشقین (۶) دیوان باھو کبیر و صغیر۔ ایک ہی دیوان باھو (فارسی) دستیاب ہے یہ یا تو کبیر ہے یا صغیر۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصنیفات میں اپنی تعلیم کو نہ تو تصوف اور نہ ہی طریقت بلکہ ”فقر“ کا نام دیا ہے اور ”راہ فقر“ اختیار کرنے پر زور دیا ہے اور راہ فقر میں مرشد کامل اکمل کی راہنمائی بہت ضروری اور اہم ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مرشد بھی وہ جو پہلے دن ہی طالب مولیٰ کو اسم اللہ ذات سنہری حروف سے لکھ کر دے اور اس کے ذکر اور تصور کا حکم دے۔ مرشد کی مہربانی، کرم اور تصور اسم اللہ ذات سے طالب پر دو انتہائی اہم مقام دیدار حق تعالیٰ اور دائمی حضوری مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھلتے ہیں۔ باطن میں ان سے بڑے اور کوئی مقامات نہیں ہیں۔ یہ مقامات

صرف ان کو حاصل ہوتے ہیں جو اخلاص اور استقامت سے مرشد کی اتباع اور رضا کے مطابق راہِ حق میں اپنا سفر جاری رکھتے ہیں۔ ۱۔

آپ ﷺ کا سلسلہ سروری قادری ہے بلکہ آپ ﷺ سلسلہ سروری قادری کے بانی ہیں۔ اس سلسلہ کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں مرشد کامل طالبِ صادق کو ایک ہی نگاہ میں اور ایک ہی توجہ سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس میں حاضر کر دیتا ہے اور ذاتِ حق تعالیٰ کے مشاہدے میں ایک ہی توجہ سے ناظر کر دیتا ہے۔ اس پاک و طیب سلسلہ میں رنجِ ریاضت، چلہ کشی، جس دم، ابتدائی سلوک اور ذکر و فکر کی الجھنیں ہرگز نہیں ہیں۔ یہ سلسلہ ظاہری درویشانہ لباس اور رنگ ڈھنگ سے پاک ہے اور ہر قسم کے مشائخانہ طور طریقوں مثلاً عصا و تسبیح و جبہ و دستار وغیرہ سے بے زار ہے۔ ۲۔

سلطان العارفين حضرت سخی سلطان باھو ﷺ نے امانتِ الہیہ سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سید محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی ﷺ کو منتقل فرمائی جن کا مزار احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور میں ہے۔

سلطان العارفين حضرت سخی سلطان باھو ﷺ نے تریسٹھ (63) برس عمر پائی اور یکم جمادی الثانی 1102ھ (یکم مارچ 1691ء) بروز جمعرات بوقتِ عصر وصال فرمایا۔ آپ ﷺ کا مزار مبارک شہر گڑھ مہاراجہ (ضلع جھنگ پاکستان) کے قریب قصبہ سلطان باھو میں مرجعِ خلائق ہے اور ہر ایک کے لیے مرکزِ تجلیات ہے۔ آپ ﷺ کا عرس مبارک ہر سال جمادی الثانی کی پہلی جمعرات کو منایا جاتا ہے۔

سلطان العارفين حضرت سخی سلطان باھو ﷺ کی مختصر سوانح حیات کو قارئین کی نذر کرنے کے لیے اس عاجز نے اپنے مرشد کریم خادم سلطان الفقیر حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمن مدظلہ الاقدس کی

۱۔ ۲ سلطان العارفين حضرت سخی سلطان باھو ﷺ کی تعلیمات اور سلسلہ سروری قادری کے تفصیلی مطالعہ کے لیے خادم سلطان الفقیر حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمن مدظلہ الاقدس کی تصانیف شمس الفقیر اور مجتبیٰ آخرومانی کا مطالعہ فرمائیں

تصانیف شمس الفقرا اور مجتبیٰ آخرو زمانی سے استفادہ کیا ہے۔ اگر آپ سلطان العارفين رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح حیات اور تعلیمات کا تفصیلی مطالعہ کرنا چاہیں تو متذکرہ بالا کتب کا مطالعہ فرمائیں۔

# شمس العارفين

(اُردو ترجمہ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع جو رحمن اور رحیم ہے۔

رَبِّ یَسِّرْ وَلَا تُعَسِّرْ وَتَمِّمْ بِالْخَیْرِ ۝ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ نَوَّرَ قُلُوْبَ الْعَارِفِیْنَ بِالْهُدٰیةِ  
وَالْعِرْفَانِ وَشَرَحَ صُدُوْرَ الصّٰدِقِیْنَ بِالْصِّدْقِ وَالْاِیْقَانِ ۝ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهِ  
مُحَمَّدِ النَّبِیِّ اٰخِرِ الزَّمٰنِ وَعَلٰی اٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ کُلِّهِمْ صَاحِبِ الْمَغْفِرَةِ وَالرِّضْوَانِ ۝  
ترجمہ: یا اللہ میرا کام آسان کر اور اسے مشکل نہ بنا اور اسے خیر سے مکمل فرما۔ تمام تعریفیں اللہ کے  
لیے ہیں جس نے ہدایت اور اپنی معرفت سے عارفوں کے قلوب کو منور کیا اور صدیقین کے سینوں کو  
صدق اور یقین سے کشادہ فرمایا۔ صلوة و سلام ہونہی آخر الزماں حضرت محمد الرسول اللہ ﷺ پر،  
آپ (ﷺ) کی آل پر اور آپ (ﷺ) کے اصحاب رضی اللہ عنہم پر جو تمام اہل مغفرت ہیں اور اللہ  
ان سے راضی ہوا۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی مدد سے اس رسالہ کو شروع کرتا ہوں کہ جس کا انتخاب میں نے سلطان  
العارفین شیخنا حضرت سخی سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف ”کلید التوحید، قرب دیدار، مجموعتہ الفضل،  
عقل بیدار، جامع الاسرار، نور الہدی، عین نما اور فضل اللقاء“ سے کیا ہے، جو علم تصوف اور مالک  
المنان اللہ تعالیٰ کا وصال نصیب کرنے والے طریقہ قادریہ، اللہ اس پر رحمت اور مغفرت کرے،  
پڑنی ہیں۔ اس رسالہ کو شمس العارفین اور مشکل کشا اور حضور نما کا خطاب دیا گیا ہے۔

پہلے باب میں اس کتاب کو پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کے فضائل بیان کیے گئے ہیں۔ دوسرے

باب میں ذکر و فکر کے آغاز، تصور اور مشقِ مرقوم وجودیہ کی ترتیب، ان کے مقامات اور اسمِ اللہ ذات کی تاثیر قبول نہ کرنے والے سیاہ دل کا علاج بیان ہوا ہے۔ تیسرے باب میں مراقبہ، مکاشفہ اور ان کے احوالات کا بیان ہے۔ چوتھا باب فنا فی الشیخ، فنا فی الرسول ﷺ اور فنا فی اللہ کے بیان میں ہے۔ پانچویں باب میں مجلسِ محمدی ﷺ کی حضوری و ملازمت اختیار کرنے اور اس کے فضائل کا بیان ہے۔ چھٹے باب میں دعوتِ قبور پڑھنے کی ترتیب بیان کی گئی ہے جو تمام دعوتوں سے افضل اور اعلیٰ ہے۔ ساتویں باب میں متفرق مضامین کا بیان ہے۔

جان لے لے کہ ہر طالبِ قادری مرید پر فرضِ عین ہے کہ سب سے پہلے اس رسالہ کو ابتدا سے انتہا تک پڑھ کر اس طریق کو سمجھے اور اس کے بعد باطن میں توفیقِ الہی سے حق کی رفاقت حاصل کرے۔ اے عزیز اللہ تعالیٰ نے بندہ کو اپنی عبادت، معرفت اور پہچان کے لیے پیدا کیا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ﴾ (الذاریات-56) ”اَیُّ لِيَعْرِفُونِ“<sup>۱</sup>

ترجمہ: اور میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لیے پیدا فرمایا۔ ”یعنی اپنی معرفت کے لیے“

<sup>۱</sup> طریقہ سروری قادری

<sup>۲</sup> حضرت ابن عباسؓ نے اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے ”لِيَعْبُدُونِ“ (عبادت کے لیے) کی وضاحت میں یہاں ”اَیُّ لِيَعْرِفُونِ“ (یعنی اپنی معرفت کے لیے) کا اضافہ فرمایا۔



# باب اول

## اس کتاب کو پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کے بیان میں

اگر کسی کا نفس سرکش ہو اور شیطان کی طرح ہو ا میں غرق ہو کر اللہ کا مخالف ہو، کسی بھی طرح کا علاج کرنے سے گناہوں سے باز نہ آتا ہو اور اللہ کی طرف رجوع نہ کرتا ہو، بہت زیادہ غفلت کی وجہ سے اس کا دل مردہ ہو چکا ہو اور شیطان کی قید میں پھنس کر زندہ نہ رہا ہو اور اس کے قلب میں اسم اللہ ذات کا ذکر بھی تاثیر نہ کرتا ہو، وہ غریب<sup>۱</sup>، مظلوم، عاجز، محتاج اور پریشان ہو، دنیاوی روزگار کے غم میں نڈھال ہو کر ہلاک ہو چکا ہو، زیادہ اولاد کی وجہ سے مستحق ہو، اس کے حالات بہت ہی کمزور ہوں، اس کے پاس کوئی طاقت اور قوت باقی نہ رہی ہو، وہ فقر و فاقہ سے گزر اوقات کرتا ہو تو اسے چاہیے کہ اس کتاب، جس میں دین اور دنیا کے تمام خزانے موجود ہیں، سے ظاہری اور باطنی خزانوں کو معلوم کرے تاکہ مخلوق اس کی خادم اور وہ ان پر مخدوم بن جائے۔ وہ اس کتاب سے اپنے تمام مطالب حاصل کر کے اللہ تعالیٰ کے تمام خزانے اپنی دسترس میں لے آئے اور علم تصوف کے مشکل نکات کو طریق تحقیق سے کھول لے۔

جو شخص اس کتاب کو مطالعہ میں رکھے گا اور اس پر عمل بھی کرے گا وہ عارف باللہ اور صاحب توفیق ہو جائے گا، ہمیشہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری سے مشرف رہے گا، تمام

۱۔ ہوس، نفسانی لذات و شہوات۔

۲۔ یہاں غریب سے مراد وہ شخص ہے جس کے اعمال صالح نفس و شیطان کی پیروی سے غارت ہو گئے ہوں اور مظلوم و عاجز وہ ہے جو نفس و شیطان کے خلاف قوت فیصلہ اور قوت نافعہ کی کمی کا شکار ہو۔

انبیاء اور اولیاء کی ارواح اس سے ملاقات کریں گی، اور ظاہر و باطن کی کوئی چیز اس سے چھپی نہیں رہے گی۔

یہ کتاب طریق محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (کے مطابق لکھی گئی) ہے جو اللہ تعالیٰ کی عطا، فضل اور فیض اور طریق تحقیق ہے۔

یہ کتاب ابتدائی اور انتہائی مقام کے سالک دونوں کے لیے کافی ہے۔ اگر اس کتاب کو کوئی عالم فاضل صاحب تفسیر پڑھے گا تو اسے اس کتاب سے چار علم حاصل ہوں گے: علم کیمیا اکسیر<sup>۱</sup>، علم دعوت تکسیر<sup>۲</sup>، روشن ضمیر کرنے والا علم ذکر اللہ اور علم استغراق، جن کی تاثیر سے وہ صاحب نظر اور اپنے نفس پر حکمران ہو جائے گا۔

یہ کتاب مریدان صدیق، طالبان تصدیق، عارفان تحقیق، واصدان حق رفیق، باتوفیق علماء اور فنا فی اللہ فقیر جو وحدانیت کے دریائے عمیق میں غرق ہوں، کے لیے کسوٹی ہے۔ جس نے اس کتاب سے اسم اعظم اور بے ریاضت و مشقت (قرب الہی کا) خزانہ نہ پایا تو اس کے سوال کا وبال اس کی گردن پر ہوگا۔ کیونکہ یہ تصرف<sup>۳</sup> کا علم ہے۔ اگر کوئی ان مراتب کو پالے تو اس (کتاب) کی تاثیر سے عرش سے تحت الثریٰ تک کے ستر ہزار مراتب اُس پر روشن اور واضح ہو جاتے ہیں۔ لوح محفوظ دائمی طور پر اس کی چشم ظاہر کے مطالعہ میں رہتی ہے۔ اس کی نظر سے خاک، سونا اور چاندی بن جاتی

۱۔ کمتر دھاتوں مثلاً لوہے کو سونے میں ڈھالنے کا عمل، تصوف و فقر میں اس سے مراد ایک عام و خام انسان کو تزکیہ نفس کے ذریعے کامل اور ولی اللہ بنانے کا عمل ہے۔

۲۔ راہ فقر میں مرشد کامل کی مہربانی سے ابتدائی درجہ کا طالب علم دعوت کے ذریعے انبیاء و اولیاء سے ملاقات کرتا ہے۔ علم دعوت کے ذریعے وہ قرب الہی میں ترقی کرتا ہے اور انتہائی درجہ پر ”ھو“ سے ملاقات و دیدار کرتا ہے۔ لمحہ بہ لمحہ ترقی کرنے والے اس عمل کو علم دعوت تکسیر کہتے ہیں۔

۳۔ اس سے مراد یہ ہے کہ اس کتاب میں پایا جانے والا علم تصرف و قوت رکھتا ہے اور طالب کو دیدار و قرب الہی کے خزانہ اور اسم اعظم تک پہنچانے کی طاقت رکھتا ہے۔ جو اس کو حاصل نہ کر سکے، کمی اور خامی اس میں ہے نہ کہ کتاب کے علم تصرف میں۔

ہے۔ ماضی، حال اور مستقبل کشف و کرامت سے اس پر ظاہر ہو جاتے ہیں۔ اگر وہ مٹی کی دیوار یا پہاڑ یا درخت پر سوار ہو جائے تو وہ بہتے ہوئے پانی کی طرح چلنے لگتے ہیں۔ اگر وہ قبرستان میں چلا جائے تو روحانی حاضر ہو جاتے ہیں۔ اگر وہ خشک درخت کی طرف دیکھ لے تو وہ سرسبز ہو جاتا ہے، اس پر اسی لمحے پھول لگ جاتے ہیں اور پھل پک کر کھانے کے لائق ہو جاتے ہیں۔ اگر وہ زمین سے پانی طلب کرے تو زمین فوراً اسے پانی دیتی ہے۔ اگر وہ آسمان کی طرف نظر ڈالے تو فوراً بادل چھا جاتے ہیں اور اتنی ہی بارش برستی ہے جتنی لوگوں کو ضرورت ہے۔ اگر وہ پانی کی طرف نگاہ کرے تو وہ گھی بن جاتا ہے اور اگر وہ ریت پر نظر ڈال دے تو وہ سفید چینی میں بدل جاتی ہے اور اسی طرح کے دیگر کام (وہ باسانی کر لیتا ہے)۔ یہ تمام مراتب فقر محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہت دور اور معرفتِ الہی سے محروم ہیں۔

مرشد کو ایسا صاحبِ نظر ہونا چاہیے کہ جیسے میرے پیر محی الدینؒ ہیں جو ایک ہی نظر میں ہزاروں ہزار مریدوں اور طالبوں میں سے بعض کو معرفتِ اِلَّا اللّٰہِؑ میں غرق کرتے ہیں اور بعض کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی (مجلس کی) حضوری سے مشرف کر دیتے ہیں۔ پیر کو ایسا گنج بخش ہونا چاہیے کہ اپنے طالب کے دل کو بغیر کسی رنج اور ریاضت کے ایک ہی نگاہ سے ذکرِ اللہ کے ذریعے چاک کر دے، نفس کو ہلاک اور روح کو پاک کر دے۔ طالب کو رحمن سے موافقت رکھنے والا اور شیطان کی مخالفت کرنے والا بنا دے۔

اگر کسی کو کوئی مشکل پیش آجائے تو شیخ محی الدینؒ کی طرف یہ کہہ کر رجوع کرے کہ:

﴿ اُحْضِرُوا بَمَلِكِ الْاَرْوَا حِ الْمُقَدَّسِ وَالْحَقِّ الْحَقِّ يَا شَيْخَ عَبْدِ الْقَادِرِ جِيلَانِي حَاضِرِ شَوْ ﴾

اور تین دفعہ دل پر کلمہ طیب کی ضرب لگائے تو اسی وقت پیر صاحب تشریف لا کر اس کی امداد

۱۔ معرفتِ اِلَّا اللّٰہِؑ سے مراد اس حقیقت کا عرفان حاصل کرنا ہے کہ سوائے اللہ کے کچھ موجود نہیں یعنی

واحدانیت حق تعالیٰ کا ادراک حاصل کر لینا۔

فرمائیں گے اور مشکل حل ہو جائے گی۔

اگر کسی کو مکمل عقل، شعور اور دانشمندی حاصل ہے تو جان لے کہ یہ کتاب اللہ تعالیٰ کے حکم اور نظرِ رحمت سے لکھی گئی اور منظور ہوئی ہے اور حضرت محمد الرسول اللہ ﷺ کی حضوری اور اجازت سے لکھی گئی ہے۔

سالک کو چاہیے کہ سب سے پہلے عالم باعمل صاحب شریعت مرشد کامل مکمل سروری قادری کے ہاتھ پر بیعت کرے اس کے بعد راہ سلوک پر چلے۔ کسی بھی (روحانی) طریقہ کی انتہا کامل قادری سلسلہ کی ابتدا کو بھی نہیں پہنچ سکتی اگرچہ (اس طریقہ کا طالب مرید) تمام عمر ریاضت کرتے کرتے پتھر سے سر ٹکراتا رہے۔ قادری مرشد جامع مجمل ہوتا ہے۔ ظاہر اور باطن میں ہر وقت ذکر و فکر میں مشغول رہتا ہے۔ قادری طریقہ میں ظاہری و باطنی قرب و وصال، معرفتِ اِلَّا اللہ اور مجلسِ محمدی ﷺ کی حضوری پائی جاتی ہے۔

مطلب یہ کہ قدرتِ سبحانی، محبوبِ ربانی پیر دستگیر حضرت شاہ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ اپنی ظاہری حیات کے دوران اپنے پانچ ہزار طالبوں اور مریدوں کو کفر و شرک سے نجات دلا کر بابرکت عارف باللہ بناتے رہے۔ ان میں سے تین ہزار کو معرفتِ نور میں غرق کر کے مشاہدہ کے ذریعے واحدانیتِ اِلَّا اللہ کے مقام تک یوں لے جاتے کہ ان تین ہزار میں سے ہر ایک اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللہ کے مراتب پر پہنچ جاتا اور دو ہزار کو مجلسِ محمدی ﷺ کی حضوری سے مشرف کرواتے رہے۔ اسمِ اللہ ذات کی حاضرات اور کلمہ طیبہ کے ذکر کی ضرب سے باطنی توجہ کے ذریعے ذوق و سخاوت، تصور و تصرف اور حضوری عطا کرنے کی یہ خاص راہ اور سلوک طریقہ قادری میں ایک سے دوسرے کو منتقل ہوتا رہے گا اور قیامت تک نہ رُکے گا۔ یہ طریقہ آفتاب کی طرح روشن ہے جس کی تاب و تاب نے دونوں جہانوں کو اپنے فیض سے روشن کر رکھا ہے۔

بَاھُوْ اِن کیمیائے گنج مفلس را نمود ہر کرا عقل است حاصل کرد زود

ترجمہ: باھوؑ نے علمِ کیمیا کا یہ خزانہ مفلس<sup>۱</sup> لوگوں کو دکھا دیا ہے۔ جس میں بھی عقل ہوگی وہ اسے جلد ہی حاصل کر لے گا۔

باسمِ اعظمِ انتہا باھوؑ بود

ورد باھوؑ روز و شب یاھوؑ بود

ترجمہ: اسمِ اعظم سے ھو کے قرب کی انتہا نصیب ہوتی ہے اسی لیے باھوؑ کا ورد دن رات یاھوؑ رہتا ہے۔

کور چشم کے بہ بیند آفتاب

کور را از آفتابش صد حجاب

ترجمہ: اندھا سورج کو کیسے دیکھ سکتا ہے کیونکہ سورج اور اندھے کے درمیان سینکڑوں حجاب ہیں۔ جان لے قادریؒ کو جو کچھ بھی ملے گا قادریؒ سے ہی ملے گا۔ اگر قادری کسی دوسرے طریقہ کی طرف رجوع کرے گا تو گنہگار، گمراہ اور بے برکت ہو جائے گا اور اس کے تمام مراتب سلب ہو جائیں گے۔ البتہ سالک کے لیے مرشد پکڑنا ضروری ہے، جو کام مرشد کی رضا کے بغیر کیا جاتا ہے اس سے طالب کو کوئی فائدہ اور نتیجہ حاصل نہیں ہوتا، اور نہ ہی وہ اسے کسی مقام اور منزل تک پہنچاتا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ﴾ (سورة المائدہ-35)

ترجمہ: اے ایمان والو! تقویٰ اختیار کرو اور اس کی طرف وسیلہ تلاش کرو۔

حدیث مبارکہ ہے:

۱۔ یہاں مفلس سے مراد معرفتِ الہی کی دولت سے محروم لوگ ہیں۔

۲۔ قادری طالب مرید۔

۳۔ سروری قادری مرشد کامل اور طریقہ سروری قادری

❁ الكَرَفِيقُ ثُمَّ الطَّرِيقُ

ترجمہ: پہلے رفیق تلاش کرو پھر راہ پر چلو۔

اگر کسی کو کامل قادری مرشد نہ مل رہا ہو تو اس کے لیے لازم ہے کہ اس کتاب کو دن رات اپنے مطالعہ میں رکھے، اسے خلوص کے ساتھ پڑھے اور اس پر صادق یقین رکھے تاکہ یہ کتاب اسے مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچائے، اس پر اللہ کے راز منکشف کر دے اور اس سے زمین و آسمان کی کوئی چیز بھی مخفی اور پوشیدہ نہ رہے۔ اس کتاب کو پڑھنے والا حق تعالیٰ کا عارف اور مخلوق کا رہنما بن جائے گا۔ اگر کوئی محتاج اس تحریر کو پڑھے گا تو وہ لایحجاج ولی بن جائے گا۔ اگر کوئی مفلس پڑھے گا تو غنی ہو جائے گا اور اگر کوئی پریشان حال پڑھے گا تو وہ صاحبِ جمعیت ہو جائے گا۔ جو شخص اس کتاب کو ابتدا سے انتہا تک پڑھے گا اسے کسی مرشد سے ظاہری بیعت کرنے کی حاجت نہیں رہے گی، اگر کسی کو (روحانی مقام سے) رجعت ہوگئی ہو تو اس کتاب کو پڑھنے سے اس کو رجعت سے نجات مل جائے گی، اگر کوئی مردہ دل اس کتاب کو پڑھے تو وہ زندہ دل ہو جائے گا اور اگر کوئی جاہل اس کتاب کو پڑھے گا تو وہ علومِ کشف کے علم کے ذریعے احوالات<sup>۱</sup> حتیٰ و قیوم تک رسائی حاصل کر لے گا۔ اسے ماضی، حال اور مستقبل کی حقیقت معلوم ہو جائے گی۔

اصل یقین است یقین یار کن

محرم اسرار شوی از کنہہ کن

ترجمہ: یقین سے دوستی کر لے کیونکہ اصل چیز یقین ہے۔ اسی یقین سے توگن کے راز کا محرم ہو جائے گا۔

اصل یقین است یقین مصطفیٰ

اصل یقین است یقین مرضیٰ

۱۔ جمعیت: تمام ظاہری و باطنی مراتب کا طالبِ حق کے باطن میں جمع ہو جانا۔

۲۔ معرفتِ حق تعالیٰ کے احوال

ترجمہ: اصل یقین، یقینِ مصطفیٰ ﷺ ہے۔ اصل یقین، یقینِ مرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہے۔

اصل یقین است یقین گر شود

کار تو از ہفت فلک بگذرد

ترجمہ: اصل چیز یقین ہے اور اگر تجھے یہ یقین حاصل ہو جائے تو تیرا معاملہ سات آسمانوں سے بھی آگے بڑھ جائے گا۔

مطلب یہ کہ مرشدِ کامل کو چاہیے کہ طالبِ مولیٰ کو شروع میں ہی تصورِ اسمِ اللہ ذات کے ذریعے دیدارِ الہی اور حضوری سے مشرف کر کے مرتبہ نور فی اللہ تک پہنچا دے تاکہ طالبِ مولیٰ کو چلہ کشی، خلوت نشینی اور ریاضت کی حاجت نہ رہے۔ لایحتاجِ اہل حضور کو ورد و وظائف اور دعوت پڑھنے کی کیا حاجت؟ آدمی نفس اور شیطان کی قید سے ہرگز چھٹکارا نہیں پاسکتا اور نہ ہی اس کا دل دنیا سے اچاٹ ہو سکتا ہے جب تک کہ وہ مرشدِ کاملِ اکمل نہ پکڑ لے اور اسمِ اللہ ذات کے متبرکات میں مشغول نہ ہو جائے۔ کیونکہ تصورِ اسمِ اللہ ذات اور اس کے غرقِ ربوبیت کرنے والے ذکر سے ایسا نور ظاہر ہوتا ہے کہ طالبِ مولیٰ پر تمام حقائق اس نورِ حضور سے واضح ہو جاتے ہیں اور لوحِ محفوظ کا ظاہر و باطن اس کی لوحِ ضمیر میں سما جاتا ہے۔ تصورِ کلمہ طیبات لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ کے حضرات سے طالبِ پر غیبی پاک ذکر کھل جاتا ہے۔ یہ پاک ذکر طالبِ مولیٰ کو دونوں جہانوں میں نفع پہنچاتا اور ہر مطلب سے بہرہ ور کرتا ہے۔

مرشدِ کامل طالبِ صادق پر حضرات کے سات قفل ان سات چابیوں سے کھول دیتا ہے اور ایک ہی دم اور ایک ہی قدم میں طالبان کو دو جہانوں کے مطالب و مقصود کا مشاہدہ کرواتا ہے۔ وہ (سات چابیاں) یہ ہیں: تصرفِ ظاہری، تصرفِ باطنی، تصرفِ ازلی، تصرفِ ابدی، تصرفِ دنیا و عقبی، تصرفِ غرقِ فنا فی اللہ مولیٰ اور تصرفِ توحیدِ معرفت جو تمام مراتبِ قرب سے اعلیٰ اور اولیٰ ہے۔ یہی وہ بغیر ریاضت کے حاصل ہونے والا راز اور بغیر رنج کے حاصل ہونے والا خزانہ ہے جو تمام فضائل کا جامع مجموعہ سروری قادری مرشد (اپنے طالبوں کو) عطا کرتا ہے۔

جان لے! حضراتِ اسمِ اللہ ذات پر اختیار رکھنے والے فقراء کو اللہ تعالیٰ نے ایسی طاقت بخشی ہوتی ہے کہ اگر وہ چاہیں تو مَوَکَلات سے علمِ کیمیا کی تفصیل یا سنگِ پارس کہ جسے لوہے سے رگڑا جائے تو لوہا سونا بن جائے، طلب کریں تو مَوَکَلات اسمِ اعظم کے کلام کی برکت سے غیب الغیب سے لا کر فوراً حاضر خدمت کر دیں۔ لیکن اہل اللہ فقراء، جو دائمی طور پر ذاتِ حق تعالیٰ میں غرق رہتے ہیں، باطن میں مجلسِ محمدی ﷺ میں حاضر رہتے ہیں اور ظاہر میں ان کا دل اس قدر غنی ہوتا ہے کہ وہ مرتبہ مَوَکَل، دنیا کے تمام مراتب، کیمیاگری اور سنگِ پارس کی طرف ٹیڑھی آنکھ سے بھی نہیں دیکھتے چاہے وہ فقر و فاقہ کی بدولت خونِ جگر ہی کیوں نہ پی رہے ہوں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاتَّبَعْنَهُمْ فِي هَذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً﴾ (القصص-42)

ترجمہ: اور ہم نے اس دنیا میں ان کے پیچھے لعنت لگا دی ہے۔

جان لے کہ ایک دفعہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ کے اصحاب اور یاروں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ ﷺ! وہ بہترین چیز کونسی ہے جس سے دنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ کا قرب نصیب ہوتا ہے اور وہ کون سی کمتر چیز ہے جو دنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ سے دوری کا سبب بنتی ہے اور ذلت کا باعث ہے۔ آپ ﷺ نے اپنی زبانِ مبارک سے فرمایا ”اللہ کی معرفت اور فقر کو دوست رکھو کہ ان دونوں سے سرفرازی کی نعمت اور دو جہان کا فخر نصیب ہوتا ہے اور دنیا کی طرف مت دیکھو سوائے حقارت کی نظر سے، کیونکہ وہ شیطان کا ورثہ ہے۔“

اے عزیز! ظاہری اعمال سے آدمی کا دل ہرگز پاک نہیں ہوتا اور نہ اس میں سے نفاق نکلتا ہے۔ جب تک دل کو آتشِ تصورِ اسمِ اللہ ذات کی مشق سے جلا یا نہ جائے اس سے زنگار دور نہیں ہوتا اور اس کے ذکرِ خاص کے بغیر اخلاص پیدا نہیں ہوتا۔ ذکر کے بغیر دل ہرگز زندہ نہیں ہوتا اور نفس ہرگز

۱۔ راہِ فقر یا تصوف سے وابستہ طالبِ حق کے مطابق نبی یا ولی کی ایسی روحانی معاونت جو اس دنیا میں کارآمد ہو، عام طور پر اسے مَوَکَل سے موسوم کیا جاتا ہے۔ (از ڈاکٹر سلطان الطاف علی) عام لوگوں کے نزدیک مَوَکَل ایک مخلوق ہے جو مختلف حالات اور کاموں کا پتہ دیتے ہیں۔



نہیں مرتا اگرچہ تمام عمر قرآن پاک کی تلاوت کی جائے یا فقہ کے مسائل پڑھے جائیں یا زہد و ریاضت کی کثرت سے کمر کبڑی ہو جائے یا سوکھ کر بال کی طرح باریک ہو جائے دل اسی طرح سیاہ رہتا ہے۔ اسم اللہ ذات کے تصور کی مشق کے بغیر (زہد و ریاضت کا) کوئی فائدہ نہیں چاہے سر کو ریاضت کرتے کرتے پتھر سے پھوڑ لیا جائے۔ اسم اللہ ذات کے تصور کی مشق کرنے والا معشوق بے مشقت اور محبوب بے محنت ہوتا ہے یہ مراتب اللہ تعالیٰ کو بہت ہی پسند ہیں۔

اگر کوئی شخص زمین کو چند قدم میں طے کر لیتا ہے اور ہمیشہ خانہ کعبہ میں نماز پنجگانہ باجماعت ادا کرتا ہے یا ہمیشہ حضرت خضر علیہ السلام کی صحبت میں رہتا ہے اور ان سے تحصیل علم کرتا ہے یا حضرت آدم سے لے کر خاتم النبیین حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک اور حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لے کر قیامت تک تمام انبیاء و اولیاء اللہ اور صاحب مراتب مومن اور مسلمانوں کی ارواح سے دست مصافحہ و ملاقات کرتا اور ان سے ہم مجلس رہتا ہے اور ان سب ارواح کو ان کے نام سے جانتا پہچانتا ہے اور روئے زمین پر موجود تمام ورد و وظائف کرنے والوں، دعوت پڑھنے والوں، دن رات طہارت سے قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے حفاظ اور اس شخص سے کہ جس نے تمام دنیا کو اپنے قابو میں کر رکھا ہے اور دن رات اللہ کی راہ میں خرچ کر کے اور سخاوت کر کے مسلمانوں کو نفع پہنچاتا ہے، ان تمام سے بہتر یہ ہے کہ اسم اللہ کے تصور میں غرق ہو جائے اور مجلس سرور کائنات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ملازمت سے مشرف رہا جائے۔

اور جاننا چاہیے کہ بندے کو ایک سانس کے لیے بھی اللہ کے ذکر سے غافل نہیں ہونا چاہیے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے:

﴿الْأَنْفَاسُ مَعْدُودَةٌ وَكُلُّ نَفْسٍ يَخْرُجُ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللَّهِ تَعَالَى فَهُوَ مَيِّتٌ﴾

ترجمہ: سانس گنتی کے ہیں اور جو سانس اللہ کے ذکر کے بغیر نکلتا ہے وہ مردہ ہے۔

۱۔ حضور سلطان العارفين نے فارسی متن میں ”ملازم“ کا لفظ استعمال کیا ہے۔ جس کا مطلب فطری وابستگی ہے۔

ہر کہ دیوانہ شود با ذکر حق  
زیر پایش عرش و کرسی ہر طبق

ترجمہ: جو کوئی حق تعالیٰ کے ذکر میں دیوانہ ہو جاتا ہے، تمام طبقات، عرش اور کرسی اس کے قدموں کے نیچے آجاتے ہیں۔

ہر کہ غافل میشود ذکر از خدا  
نفس او فریبہ شود کفر از ریا

ترجمہ: جو کوئی اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل ہوتا ہے اس کا نفس کفر اور ریا میں مبتلا ہو کر مزید موٹا اور طاقتور ہو جاتا ہے۔

# باب دوم

## ذکر شروع کرنے کے بیان میں

جان لے کہ مرشد کامل پر سب سے پہلے فرض عین ہے کہ وہ طالب کو مقام خوف ورجاء، مقام کشف القبور اور مقام حضوری مجلس محمدی ﷺ دکھائے اور اس کے بعد طالب مولیٰ کو علم معرفت کی تلقین کرے۔ چنانچہ آغاز میں طالب کو تصور اسم اللہ سے حضوری عطا کرنے کے سوا کسی ذکر، فکر، مراقبہ اور ورد و وظائف میں مشغول نہ کرے کیونکہ اسم اللہ کے تفکر سے ہی باطن معمور ہوتا ہے۔

مرشد کامل کو چاہیے کہ سب سے پہلے خوشخط اسم اللہ لکھ کر طالب مولیٰ کو دے اور کہے کہ اے طالب! اسم اللہ کو اپنے دل پر لکھ۔ جب اسم اللہ طالب کے دل میں سکونت اور قرار پکڑ لیتا ہے تو مرشد کہتا ہے اے طالب! (دیکھ) اسم اللہ کے حروف سے سورج کی طرح تجلی نور اور روشنی ظاہر ہوتی ہے جس سے طالب کو اس کے دل کے گرداگرد ایک وسیع و لازوال سلطنت اور چودہ طبق سے اس قدر وسیع تر میدان نظر آتا ہے کہ اس میدان میں چودہ طبق اسپند کے دانے کی مانند سما جائیں۔ اس میدان میں اسے ایک سبز گنبد والا روضہ نظر آتا ہے۔ اس روضہ کے دروازے پر کلمہ طیب لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ کا قفل موجود ہوتا ہے۔ اس کلمہ طیب کے قفل کی چابی اسم اللہ ہے۔ جیسے ہی طالب اسم اللہ پڑھتا ہے تو یہ قفل کھل جاتا ہے اور طالب روضہ کے اندر داخل

۱۔ اسپند: ویرانوں میں پائی جانے والی حرم بوٹی کا بیج۔ یہاں سلطان العارفين حضرت سخی سلطان باھو نے طالب مولیٰ کی وسعت نظر کو بیان کیا ہے کہ اس مقام پر پہنچ کر طالب مولیٰ کو دونوں جہان اسپند کے دانے کے برابر دکھائی دیتے ہیں۔

ہو جاتا ہے جہاں وہ حضور محمد رسول اللہ ﷺ کی مجلسِ عظیم کو دیکھتا ہے جس میں صراطِ مستقیم پر چلنے والے آپ ﷺ کے اصحاب بھی موجود ہوتے ہیں۔ طالبِ مولیٰ مجلسِ محمدی ﷺ میں داخل ہو کر آپ ﷺ کی صحبت اختیار کر لیتا ہے اور اسے قربِ حبیب نصیب ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم اور مرشدِ کامل کی توفیق سے طالبِ مولیٰ صادق اور صدیق بن کر مرشدِ کامل کا رفیق ہو جاتا ہے۔ اگر کسی (طالب) کا دل ان شیطانی وساوس اور وہماتِ نفسانی کے سبب سے سیاہ، مردہ اور افسردہ ہے جن کے ہزاروں ہزار آثارِ آدمی کے وجود میں موجود ہیں، جن کی مجموعی تعداد ایک لاکھ ساٹھ ہزار ہے اور جن کے زنا<sup>۱</sup> کا وجود سے رشتہ یہود و نصاریٰ کے آپس کے رشتہ سے بھی سخت تر ہے تو مرشد کو چاہیے کہ ایسے طالب کو تصور اسمِ اللہ ذاتِ عطا فرمائے اور اپنے تفکر اور توجہ سے طالب کے دل کے گرد اسمِ اللہ ذات اور کلمہ طیب کے حروف لکھ دے۔ ان حروف کے لکھنے سے طالب کے سر سے پاؤں تک انوارِ قرب اور دیدارِ معرفت پروردگار کی ایسی آگ بھڑکتی ہے کہ طالب کے وجود سے ایک ہی دفعہ میں تمام بد کردار زنا ر جل جاتے ہیں۔ اس کے بعد طالبِ مولیٰ صفاتِ قلب<sup>۲</sup> اور حق الیقین رکھنے والا حقیقی مسلمان بن جاتا ہے۔ وہ دیدارِ پروردگار اور توحیدِ باری تعالیٰ میں غرق ہو کر کفر اور شرک سے بیزار ہو جاتا ہے۔

اے میری جان سن! مرشدوں اور طالبوں کے لیے یہی ایک بات کافی ہے کہ تمہارے بائیں پہلو میں مقامِ نفس ہے اور دائیں پہلو میں مقامِ شیطان ہے۔ ان دونوں دشمنوں سے تیری جنگ چھڑی ہوئی ہے۔ پس جس شخص کے دونوں پہلوؤں میں اس کے یہ دشمن تیر یا کانٹے کے زخم کی طرح چبھتے ہوں اور اس کے باطن کو خوار کر رکھا ہو اسے نیند اور سکون کیسے نصیب ہو سکتا ہے؟ اے عقلمند! ہوش کر اور ہر لمحے باخبر رہ کہ موت کا کوئی اعتبار نہیں، وہ جب چاہے آسکتی ہے۔ پس طالب کو چاہیے کہ اسمِ اللہ ذات کے تصور میں مشغول رہے اور اسمِ اللہ کے حروف سے پیدا ہونے والی تجلّٰ

۱۔ زنا: وہ دھاگہ جو ہندو برہمن گلے اور بغل کے درمیان ڈالتے ہیں یا وہ زنجیر جو عیسائی، مجوسی اور یہودی کمر میں باندھتے ہیں۔

۲۔ قلب سے مراد یہاں روح ہے۔ یعنی اس کی بشری و جسمانی صفات پر قلبی و روحانی صفات غالب آجاتی ہیں۔

انوار کے شعلوں میں غرق ہو کر اس طرح اللہ تعالیٰ کے دیدار سے مشرف رہے کہ اسے نہ تو جنت کی بہاریں یاد رہیں اور نہ ہی دوزخ کی آگ یاد رہے۔ فرمایا گیا ہے کہ:

❁ الْإِيمَانُ بَيْنَ الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ

ترجمہ: ایمان خوف اور رجاء کے درمیان ہے۔

جب فقیر تصور اسم اللہ ذات میں مشغول ہوتا ہے تو اس کے وجود کے ہر بال کو زبان مل جاتی ہے اور وہ جوش میں آکر ”اللہ، اللہ، اللہ“ پکارنے لگتے ہیں اور اس کا قلب ”ہو، ہو، ہو“ کے نعرے لگاتا ہے، اور اس کی روح ”هُوَ الْحَقُّ، هُوَ الْحَقُّ، هُوَ الْحَقُّ“ کی فریاد کرنے لگتی ہے۔ اور اس کا نفس رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا كَاوَرِد كَرْنِي لَكْتَا هِي۔ اسم اللہ ذات کے نقش کی مشق وجودیہ سے اسے مراتب محبوبیت اور مراتب معشوقی حاصل ہوتے ہیں۔ اسم اللہ ذات کا خوشخط نقش اس طرز کا ہوتا ہے:

يَا اَللّٰهُ

آدمی کے وجود میں دو سانس ہیں۔ ایک سانس اندر آتا ہے اور دوسرا سانس باہر نکلتا ہے۔ اندر جانے والے سانس پر مَوَکَل فرشتہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ اقدس میں عرض کرتا ہے کہ یا اللہ! اس سانس کو اندر ہی قبض کر لوں یا باہر آنے دوں اور باہر آنے والے سانس پر مَوَکَل فرشتہ بھی یہی عرض کرتا ہے۔ پس ہر سانس پر مَوَکَل فرشتے اللہ تعالیٰ کے حضور یہی عرض کرتے ہیں۔ جو سانس تصور اسم اللہ ذات کے ساتھ وجود سے باہر آتا ہے وہ اسی لمحے ایک خاص نوری صورت اختیار کر کے ”إِلَه“ کی بارگاہ اقدس میں پہنچتا ہے اور ایک موتی بن جاتا ہے۔ اگرچہ دونوں جہانوں کے تمام عالم اور دنیا و بہشت کی تمام دولت اکٹھی کر لی جائے تو بھی اس سانس کی قیمت کے برابر نہ ہوگی کیونکہ یہ

۱۔ اللہ کی ناراضگی کا خوف اور اس کی رحمت کی امید۔

موتی انمول ہے۔ اسی لیے تو فقیروں کو اللہ تعالیٰ کے خزانوں کا خزانچی کہا جاتا ہے۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔

لیکن طالبِ مولیٰ کو چاہیے کہ پہلے وضو کرے، پاک لباس پہنے اور کسی خالی جگہ قبلہ رخ ہو کر قعدہ<sup>۱</sup> کی حالت میں بیٹھ جائے۔ جب حالتِ استغراق اختیار کر کے توجہ کے ساتھ اشتغالِ اللہ شروع کرنا چاہے تو اپنی دونوں آنکھیں بند کر کے مراقبہ میں اسمِ اللہ ذات کا تفکر کرے۔ اس کے ساتھ ساتھ طالب کو چاہیے کہ شروع کرتے وقت ظاہر و باطن میں شیطان کا راستہ بند کر دے اور نفسانی خطرات کو خود سے دور کر لے۔ پھر تین مرتبہ آیت الکرسی پڑھے، تین مرتبہ درود شریف پڑھے، تین مرتبہ تسمیہ پڑھے، تین مرتبہ ”سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبِّ رَحِيمٍ“ پڑھے، تین مرتبہ چاروں قل پڑھے، تین مرتبہ سورۃ فاتحہ، تین مرتبہ ”سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ“ پڑھے، ہزار بار استغفار پڑھے، تین مرتبہ کلمہ شہادت، تین مرتبہ کلمہ طیب لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ پڑھے اور خود پر دم کر لے۔ پھر طالبِ مولیٰ کو چاہیے کہ اسمِ اللہ ذات کا تصور شروع کر کے اسمِ اللہ کو تفکر سے دل پر لکھے۔ اسمِ اللہ کی تاثیر سے قلب صاف ہو جاتا ہے اور خناس<sup>۲</sup> اور خرطوم<sup>۳</sup> مر جاتے ہیں۔ اس کے بعد اپنی آنکھوں میں دل کے ارد گرد موجود وسیع میدان کا تصور لائے اور مراقبہ میں نگاہ سے پرواز کر کے اس میدان میں

۱۔ قعدہ: دوزانو ہو کر بیٹھنا۔

۲۔ اشتغالِ اللہ: اسمِ اللہ ذات کا تصور کرنا۔ اللہ کی ذات میں فنا ہو کر مشاہدہ کرنا۔

۳۔ خناس کے لفظی معنی ہیں ”چھپ کر حملہ کرنے والا“۔ سورۃ الناس میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے ترجمہ: میں پناہ مانگتا ہوں ”خناس“ کے شر سے جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے، خواہ وہ جنات میں سے ہو یا انسانوں میں سے۔ (سورۃ الناس) حدیثِ نبویؐ ہے ”جن شیطان سے انسانی شیطان زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔“ خناس دل میں راہِ فقر کے خلاف وسوسہ ڈالنے والے کو کہتے ہیں خواہ وہ کوئی انسان ہو یا شیطان۔

۴۔ خرطوم کے لغوی معنی تیز نشے والی انگوری شراب کے ہیں۔ اس سے مراد کوئی بھی ایسا خلافِ شریعت و طریقت و فقرِ خط ہے جو ذہن پر اس طرح چھا جائے کہ ہر روحانی اور اخلاقی احساس کو ختم کر ڈالے۔ (شمس الفقرا: تصنیفِ لطیف خادم سلطان الفقر حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمن مدظلہ الاقدس)

داخل ہو کر مجلسِ محمدی ﷺ میں پہنچ جائے۔ اور اس وقت تک لا حول اور سبحان اللہ اور درود شریف پڑھتا رہے جب تک کہ مجلسِ محمدی ﷺ سے اُسے حکم ہو جائے کہ: اے تصور کرنے والے! یہ خاص مجلسِ محمدی ﷺ ہے، شیطان کو قدرت حاصل نہیں کہ اس مقام تک پہنچے۔ اس کے بعد طالبِ مولیٰ نگاہ سے حق اور باطل کی تحقیق کرے۔ اس کے لیے طالبِ سب سے پہلے اپنے دل کے گرد موجود چار میدانوں کا تحقیق سے معائنہ کرے۔ چنانچہ میدانِ ازل کا مشاہدہ، میدانِ ابد کا مشاہدہ، عرش سے تحت الثریٰ تک دنیا کے تمام طبقات کے میدان کا مشاہدہ اور میدانِ عقبیٰ کا مشاہدہ کرے۔ پھر دل میں قلب، قلب میں سر اور سر میں اللہ تعالیٰ کی معرفت، نورِ حضور، قرب اور دیدارِ الہی کے اسرار کا مشاہدہ کرے۔ کامل مرشد پہلے ہی دن ذوق رکھنے والے طالب کو مشاہدہٴ دل کے مرتبہ پر پہنچا دیتا ہے اور ناقص مرشد طالب کو دن رات ریاضت اور چلہ کشی میں مصروف رکھتا ہے۔ مرشد کامل طالب کے تصورِ دل کے میدان کو کشادہ کر دیتا ہے اور طالب کو سب کچھ دکھا دیتا ہے۔ **يَا فَتَّاحُ** (کی صفت) عطا کرنے والی کنجی **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ** ہے۔ اس کے بعد طالب کو اسمِ ”اللَّهُ“ اور اسمِ **مُحَمَّدٌ** ﷺ کا تصور نصیب ہوتا اور طالب انہی دونوں اسماء پر نظر رکھتا ہے۔ اس کے بعد توحیدِ الہی کے دریا میں غوطہ لگاتا ہے اور ذکرِ اللَّهِ کے غلبات سے اس میں غرق ہو جاتا ہے۔ **وَإِذْ كَرَّرْنَا بِكَ إِذْ أَنْسَيْتَ<sup>۲</sup>** کے موافق خود سے بے خود ہو جاتا ہے۔ یہ دونوں اسماءِ اعظم یہ ہیں:

اللَّهُ  
مُحَمَّدٌ

۱۔ اللہ کا صفاتی نام جس کے معنی ”کھولنے والا، کشادہ کرنے والا“ کے ہیں۔

۲۔ اپنے رب کا ذکر اس طرح کرو کہ تمہیں اپنی خبر نہ رہے۔

جان لے کہ معرفتِ محبت، روحانی ملاقات، قرب حضور، اللہ تعالیٰ کے رازوں کا مشاہدہ، فقر فانی اللہ بقا باللہ کے مراتب، ابتدا سے انتہا تک توحیدِ سبحانی، تصور، تفکر، تصرف، توجہ اور توکل کی بنیاد اسمِ اللہ ذات کی مشق ہے۔ ہر قسم کا ذکر، حضوری، کلماتِ ربّانی کا علم، الہام اور تصورِ مذکور اسمِ اللہ ذات کی مشق کی تاثیر سے حاصل ہوتا ہے جس میں انگلی سے تفکر کے ساتھ دل پر اسمِ اللہ ذات لکھتے ہیں۔ اسی اسمِ اللہ ذات کی بدولت تمام علوم معلوم ہو جاتے ہیں جیسا کہ مندرجہ ذیل تمام باتوں کا علم:

﴿ وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا ﴾ (البقرہ-31)

ترجمہ: اور (اللہ نے) آدم کو تمام اسماء کا علم سکھایا۔

﴿ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ ۝

الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۝ ﴾ (سورة العلق-1 تا 5)

ترجمہ: (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنے رب کے اسم (اللہ) سے پڑھیے کہ جس نے (ہر شے کو) کو پیدا کیا۔ جس نے انسان کو خون کے لوٹھڑے سے پیدا کیا۔ پڑھیے! اور آپ کا رب ہی سب سے زیادہ عزت والا ہے وہ رب کہ جس نے قلم سے علم سکھایا۔ اس نے انسان کو وہ علم سکھایا جو انسان پہلے نہیں جانتا تھا۔

﴿ الرَّحْمَنُ ۝ عَلَّمَ الْقُرْآنَ ۝ خَلَقَ الْإِنْسَانَ ۝ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۝ ﴾ (الرحمن-1 تا 4)

ترجمہ: وہ رحمن ہی ہے جس نے قرآن کا علم عطا کیا۔ انسان کو تخلیق کیا اور اسے بیان کرنے کا علم عطا کیا۔

﴿ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ ﴾ (بنی اسرائیل-70)

ترجمہ: اور بے شک ہم نے اولادِ آدم کو عزت عطا کی۔

﴿ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً ۗ ﴾ (البقرہ-30)

مذکور سے مراد ذاتِ ”ہُو“ ہے، جس کا ذکر کیا جاتا ہے۔



ترجمہ: بے شک میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں۔

﴿وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّىٰ ط (الاعلیٰ-15)﴾

ترجمہ: اور وہ اپنے رب کے اسم (اللہ) کا ذکر کرتا رہا اور نماز پڑھتا رہا۔

﴿الْعِلْمُ عِلْمَانِ عِلْمُ الْمُعَامِلَةِ وَعِلْمُ الْمُكَاشَفَةِ﴾

ترجمہ: علم دو قسم کے ہیں علمِ معاملہ اور علمِ مکاشفہ۔

چونکہ علمِ مکاشفہ سے اللہ تعالیٰ کی معرفت نصیب ہوتی ہے اس لیے یہی علمِ معاملات بھی ہے یعنی علمِ معاملات، علمِ مکاشفات میں ہی پایا جاتا ہے کیونکہ محنت سے تصور اسمِ اللہ ذات کی مشق کرنے سے کتبِ الاکتاب بے حجاب ہو جاتی ہے اور ہر ظاہری اور باطنی علم کے ساتھ کلمات الحق کا علم بھی حاصل ہو جاتا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لَّكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَنْ تَنْفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّي﴾

﴿وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا﴾ (الکہف-109)

ترجمہ: (اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ فرمادیں کہ کلماتِ ربانی لکھنے کے لیے سمندر سیاہی بن جائیں تو بے شک سمندر ختم ہو جائیں گے مگر کلماتِ ربانی ختم نہ ہوں گے چاہے ہم امداد کے لیے ان جیسے مزید (سمندر) ہی کیوں نہ لادیں۔

اس علم (مکاشفہ) اور تصور اسمِ اللہ کی مشق سے تزکیہ نفس، تصفیہ قلب، تجلیہ روح اور تجلیہ سر حاصل ہوتے ہیں۔ جو شخص ان مراتب تک پہنچ جاتا ہے اس کا جسم قلب کا لباس پہن لیتا ہے، قلب روح کا لباس پہن لیتا ہے، اور روح سر کا لباس پہن لیتی ہے۔ جب یہ سب ایک ہو جاتے ہیں تو طالب کے وجود سے اوصافِ ذمیمہ نکل جاتے ہیں۔ ظاہری حواسِ خمسہ بند ہو جاتے ہیں اور باطنی حواس کھل جاتے ہیں۔ اس کے بعد طالب کا دل ”وَنَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُوحِي“ (الحجر-29)

۱۔ اوصافِ ذمیمہ: برائی اور شر کے اوصاف

(ترجمہ: اور اس میں ہم نے اپنی روح پھونکی) کے علم تک پہنچ جاتا ہے۔ جب حضرت آدم صلوٰت اللہ علیہ کے وجودِ معظم میں یہ روحِ اعظم داخل ہوئی تو اس روح نے وجود میں سب سے پہلے ”یَا اللہ“ کہا جس سے عبد اور رب کے درمیان ہو کے سوا کوئی شے موجود نہ رہی اور تمام حجابات قیامت تک کے لیے اٹھ گئے۔ اس کے باوجود اب تک کوئی بھی اسمِ اللہ کی کنہہ تک نہیں پہنچ پایا۔

ہر چہ خوانی از علم اللہ بخوان

اسم اللہ با تو ماند جاودان

ترجمہ: تجھے جو بھی علم حاصل کرنا ہے علمِ اللہ سے حاصل کر۔ اسمِ اللہ ہمیشہ ہمیشہ تیرے ساتھ ہے۔ جو فقیر ظاہری علم سے دوستی نہیں رکھتا وہ (فقیری سے) خارج ہے اور جو عالم ظاہر اور باطن میں کامل فقیر سے معرفتِ اللہ اور ذکرِ اللہ طلب نہیں کرتا وہ عاقبت میں معرفتِ الہی سے محروم رہتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طلب کیے بغیر دنیا کی محبتِ دل سے باہر نہیں نکل سکتی۔

از دل بدر کن بیشہ خطرات را

تا بیابی وحدت حق ذات را

ترجمہ: اپنے دل سے خطرات کے جنگل کو باہر نکال دے تاکہ تجھے ذاتِ حق کی وحدت مل سکے۔  
حدیث مبارکہ ہے:

﴿ إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى صُورِكُمْ وَلَا يَنْظُرُ إِلَى أَعْمَالِكُمْ بَلْ يَنْظُرُ فِي قُلُوبِكُمْ وَنِيَّاتِكُمْ ﴾

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ نہ تمہاری صورتوں کو دیکھتا ہے اور نہ ہی تمہارے اعمال کو دیکھتا ہے بلکہ وہ تو تمہارے دلوں اور تمہاری نیتوں کو دیکھتا ہے۔

تصور اسمِ اللہ ذات کی مشقِ دل کو اس طرح زندہ کر دیتی ہے جس طرح بارانِ رحمت کے قطرے

۱۔ راہِ فقر پر چلنے کیلئے راہِ فقر کا ظاہری علم رکھنا بھی ضروری ہے۔ جو شخص راہِ فقر کا علم حاصل نہیں کرتا وہ راہِ فقر پر نہیں چل سکتا اور اس راہ سے نکال دیا جاتا ہے۔

خشک گھاس اور خشک زمین کو زندہ کر دیتے ہیں اور زمین سے سبزہ اُگ آتا ہے۔ اسمِ اللہ کا زیادہ تصور کرنے والے کے جسم کے ہر بال کی زبان ذکرِ اللہ میں مصروف رہتی ہے اور اسم ”یا اللہ“، ”یا اللہ“ کا ورد کرتی ہے۔ مشق کرنے والے کے لیے تصور اسمِ اللہ ذاتِ شیاطین اور اہل شیاطین کے شر سے تمام عمر کے لیے حصار بن جاتا ہے۔ اسمِ اللہ ذات کے تصور کی مشق کرنے والا دوزخ کی آگ سے نجات پالیتا ہے اور مشق کرنے والے صاحبِ تصور کی قبر اس کے لیے خلوت خانہ اور دلہن کی خواب گاہ بن جاتی ہے۔ منکر نکیر اسے دیکھ کر آداب بجالاتے ہیں، حیرانی سے ان کے ہونٹ سل جاتے ہیں اور بس اتنا ہی کہہ پاتے ہیں ”آفرین ہے تم پر! تمہارا یہاں آنا مبارک ہو“۔ تصور اسمِ اللہ ذات کی مشق کرنے والے کو سلک سلوک کی سب سے مختصر راہ یعنی فقر نصیب ہو جاتا ہے۔ وہ ہمیشہ ارواحِ انبیاء اور اولیاء اللہ کی مجلس میں ان سے ملاقات کرتا ہے جن میں سے بعض کو یہ جانتا ہے اور بعض کو نہیں جانتا۔ جنہیں یہ جانتا ہے وہ اولیاء اللہ ہیں جو ذکرِ جلالت کے وجد کے باعث شوریدہ حال اور جوش میں رہتے ہیں، جنہیں یہ نہیں جانتا وہ اس حدیثِ قدسی کے مطابق اللہ تعالیٰ کی قبا کے نیچے چھپے ہوئے ہیں:

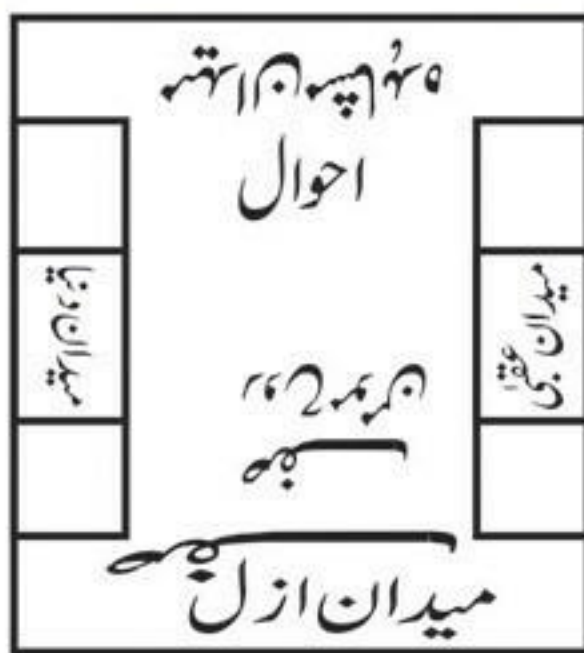
﴿ إِنَّ أَوْلِيَاءِي تَحْتَ قَبَائِي لَا يَعْرِفُهُمْ غَيْرِي ﴾

ترجمہ: بے شک میرے کچھ ولی میری قبا کے نیچے اس طرح پوشیدہ ہیں کہ انہیں میرے سوا کوئی نہیں جانتا۔

اسمِ اللہ ذات کی مشق کرنے والے صاحبِ تصور سے دوزخ کی آگ ستر سال کی دوری پر رہتی ہے۔

جان لے اسمِ اللہ کے چار حروف ہیں۔ ”ا، ل، ہ، ہ“ پس ان چاروں حروف میں چار

عالم پائے جاتے ہیں۔ ایک ازل، دوسرا ابد، تیسرا دنیا اور چوتھا جنت۔



جس کا دل حرف ”الف“ سے روشن ہو جاتا ہے اس کا دل جامِ جہاں نما بن جاتا ہے اور سکندر کے آئینہ کی طرح اتنا صاف ہو جاتا ہے کہ وہ اس میں اٹھارہ ہزار عالم کا تماشا دیکھتا ہے اور عالم احدیت تک پہنچ جاتا ہے۔ اسمِ اللہ کے پہلے ”ل“ سے لاهوت کے مقام اور دوسرے ”ل“ سے لامکان کے لامحدود عالم تک پہنچ جاتا ہے اور حرف ”ہ“ سے ہدایت کے عالم میں پہنچ کر صاحبِ ہدیٰ بن جاتا ہے۔ جس کے یہ احوال نہیں اس پر اسمِ اللہ تاثیر نہیں کرتا اور نہ ہی اسے اسمِ اللہ کی کوئی خبر ہوتی ہے۔

جب طالبِ مولیٰ کے وجود میں اسمِ اللہ ذات تاثیر کرتا ہے تو اس پر معرفت کارنگ چڑھ جاتا ہے، وہ کمال کو پہنچ جاتا ہے، اس کے وجود سے دوری ختم ہو جاتی ہے اور وہ اپنی مراد حاصل کر لیتا ہے۔ جب وہ اپنے دل کی طرف چشمِ عیاں سے نظر کرتا ہے تو دیکھتا ہے اس کے سر سے پاؤں تک ہر بال پر اسمِ اللہ نقش ہے اور اس کے تمام وجود پر اسمِ اللہ لکھا ہے۔ اس کے ہر بال، گوشت پوست، ہڈیوں، رگوں، مغز اور دل کو زبان مل گئی ہے (جن سے وہ ذکر اللہ کر رہے ہیں)، وہ درود یوار، بازار اور درختوں پر جس طرف بھی دیکھتا ہے اسے اسمِ اللہ کا نقش ہی نظر آتا ہے۔ وہ جو کچھ سنتایا بولتا ہے اسے اسمِ اللہ کی آواز ہی سنائی دیتی ہے۔

دوزخ کی آگ اس سے ستر سال کے فاصلے کی دوری سے گزرتی ہے اور جنت ستر سال کا فاصلہ طے کر کے اس کا استقبال کرتی ہے۔ تصور اسمِ اللہ ذات کی مشق چھ قسم کی ہے۔ یعنی اسم

۱۔ ہدایت عطا کرنے والا، حقیقتِ محمدیہ تک پہنچ جاتا ہے، صاحبِ لولاک ہو جاتا ہے۔

”اللَّهُ“۔ اسم ”لِلَّهِ“۔ اسم ”لَهُ“۔ اسم ”هُوَ“۔ اسم ”مُحَمَّدٌ“، مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کلمہ ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ“۔ جب کوئی ان میں سے کسی بھی اسم ذات یا اسم سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا کلمہ طیب کے تصور میں محو ہوتا ہے تو اس کا ہر گناہ اسم اللہ ذات کے نور کے لباس کے نیچے چھپ جاتا ہے۔

”إِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللَّهُ“ کے یہ مراتب بھی سروری قادری مرشد سے حاصل ہوتے ہیں۔ مرتبہ ”مُوتُوا قَبْلَ أَنْ تَمُوتُوا“ یہ ہے کہ موت کے تمام مراتب دنیاوی زندگی کے دوران ہی دیکھ لے یعنی (جان لے کہ) زندگی کی حقیقت کیا ہے اور مراتب موت کیا ہیں۔ مراتب موت یہ ہیں کہ بندہ جان کنی کی حالت، حساب، عذاب و ثواب اور پل صراط سے گزر جائے اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ سے حوضِ کوثر پر شراباً طہورا پیئے پھر رب العالمین کے حضور پانچ سو سال سجدے کی حالت میں رہنے اور بعد میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کرنے والوں کی صف میں کھڑے ہو کر صف میں موجود تمام روحانیوں کے ساتھ کلمہ طیبات لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ کا ذکر کرے، پھر ظاہری آنکھ سے دیدار و رویت رب العالمین سے مشرف و معزز ہو اور دل کی آنکھ ہمیشہ دیدار و لقاء کے راز پر رکھے۔ جامع مرشد اسم اللہ ذات اور کلمہ طیب لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ کے تصورات اور حضرات سے إِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللَّهُ اور مُوتُوا قَبْلَ أَنْ تَمُوتُوا کے یہ مراتب کھول کر دکھاتا ہے۔ مرشد جامع سروری قادری ایسا ہی ہونا چاہیے۔

اے عزیز! ذکر کرنے والوں کا ذکر اس وقت تک کامل نہیں ہوتا جب تک وہ ذکر کی کلید حاصل نہ کر لیں۔ ذکر کی کلید اسم اللہ ذات کا تصور ہے۔ اسم اللہ ذات کے تصور سے ذکر اس حد تک جاری و ساری ہو جاتا ہے کہ اسے شمار نہیں کیا جاسکتا۔ چنانچہ جسم کا ہر ایک بال علیحدہ علیحدہ ذکرِ اللہ کا نعرہ اس طرح لگاتا ہے کہ سر سے قدم تک وجود کے تمام اعضاء گوشت، پوست، رگ، مغز، ہڈیاں

۱۔ جہاں فقر مکمل ہوتا ہے وہیں اللہ ہوتا ہے۔

۲۔ مرنے سے پہلے مر جاؤ۔

جوش و خروش سے ذکرِ اللہ میں محو ہو جاتے ہیں۔ یہ مراتب صاحبِ تصور اسمِ اللہ ذات کے ہیں کہ ان کے مغز<sup>۱</sup> اور پوست<sup>۲</sup> میں اللہ ہی ہوتا ہے۔

نیز چار چیزوں کو حاصل کئے بغیر ذکرِ کامل نہیں ہوتا۔ پہلی چیز (مقام) فنا فی اللہ کے مشاہدہ میں غرق ہو جانا، دوسری چیز مجلسِ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری حاصل کرنا، تیسری چیز ماسویٰ اللہ ہر چیز کا وجود سے نکل جانا اور چوتھی چیز بقا باللہ کے مراتب تک پہنچنا ہے۔ ان چاروں مراتب کا تعلق ان اذکار سے ہے: چنانچہ ذکرِ خفیہ سے مرتبہ<sup>۳</sup> عین العیانی<sup>۳</sup> نصیب ہوتا ہے، ذکرِ حاصل سے نفس فنا ہو جاتا ہے، ذکرِ سلطانی سے روح کو فرحت نصیب ہوتی ہے اور ذکرِ قربانی سے قلب کو زندگی عطا ہوتی ہے۔ ان تمام اذکار کے مجموعہ کا علمِ رحمانی ہے جس کا حساب لکھنا کسی کے لیے ممکن نہیں۔ اگر کوئی شخص ذکر سے دیوانہ اور بے خود ہو جائے تو اس کے جسم کو چھو کر دیکھو، اگر اس کا جسم (ذکر کی) آتش سے انگارے کی طرح تپ رہا ہو تو سمجھ لو کہ یہ شخص معرفتِ اِلَّا اللہ کے مشاہدہ میں غرق ہے۔ اگر اس شخص کا جسم مردے کی طرح ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ سرد ہو تو سمجھ لو کہ وہ انبیاء اور اولیاء کی مجلس میں ان سے ملاقات کا شرف حاصل کر رہا ہے۔ پس یہی توحید کے مراتب ہیں۔ اگر اس کا وجود نہ گرم ہونہ ہی سرد ہو اور وہ آپس بھر رہا ہو، گریہ زاری اور شور و فغان مچا رہا ہو تو ایسا شخص اہلِ تقلید میں سے ہے۔

جان لے کہ جب قلب جنبش کرتا ہے تو صاحبِ قلب تصور اسمِ اللہ سے اپنے قلب پر اسمِ اللہ ذات کے منقش نقش کو واضح طور پر دیکھتا ہے اور اسمِ اللہ ذات کے ہر حرف سے سورج کے نور کی طرح روشن نور کے شعلے نکلتے ہیں جو اس کے قلب کے ارد گرد کو روشن اور درخشاں کر دیتے ہیں اور اس کا قلب سر سے پاؤں تک نورِ ذات کی تجلیات میں گھر جاتا ہے۔ اس کے قلب کی زبان یا اللہ،

۱۔ مغز سے مراد باطن ہے۔

۲۔ پوست (کھال) سے مراد ظاہر ہے۔

۳۔ عین العیانی سے مراد باطن کی آنکھ کھل جانے سے ہر شے کی حقیقت کا طالب پر عیاں یعنی ظاہر ہو جانا ہے۔

ياَ اللهُ، لَا اِلهَ اِلاَّ اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ کا ذکر کرتی ہے۔ اس کا قلب جتنی مرتبہ اسمِ اللہ کے ساتھ کلمہ طیب کا ذکر کرتا ہے ہر مرتبہ اسے ستر ہزار ختم قرآن کا ثواب ملتا ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ بے حد و بے شمار ثواب ملتا ہے۔ ایسا صاحبِ قلب ذکر جب اسمِ اللہ ذات کے تصور میں آنکھیں بند کر کے مراقبہ میں غرق ہو کر اپنے قلب کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو وہ تجلیاتِ ذات کے نور میں غرق ہو کر حضوری ربوبیت کا مشاہدہ کرتا ہے۔ پس اللہ کے حکم سے اسمِ اللہ ذات کے نور کی عصمت و برکت اور پاک کلمات کلمہ طیبات لَا اِلهَ اِلاَّ اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے اس کے اسی (80) سال کے گناہ کراماً کا تین کے دفاتر سے مٹا دیئے جاتے ہیں۔ یہ پوشیدہ اور بے ریا عمل اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہمیشہ قبول و منظور ہے کہ اللہ کی نظر ہمیشہ دل پر ہوتی ہے۔ مطلب یہ کہ جب صاحبِ تصور آنکھیں بند کر کے اسمِ اللہ ذات اور کلمہ طیب کی ترتیب کے ساتھ مراقبہ میں جاتا ہے تو گویا اس نے تصور اسمِ اللہ ذات کی تلوار ہاتھ میں لے لی ہے جس سے وہ تمام عمر کے صغیرہ و کبیرہ گناہوں، نفس و شیطان، خناس، خرطوم اور تمام خطرات یعنی روئے زمین پر موجود اپنے تمام دشمنوں کو قتل کر دیتا ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے:

تَفَكَّرَ السَّاعَةَ خَيْرٌ مِّنْ عِبَادَةِ الثَّقَلَيْنِ

ترجمہ: لمحہ بھر کا تفکر دونوں جہانوں کی عبادت سے افضل ہے۔

ایسے ذکرِ مداہ، تفکرِ تمام اور مراقبہ حضور علیہ السلام کو مجموع الحسنات کہتے ہیں جو اس آیت کریمہ کے عین مطابق ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ط ذَلِكَ ذِكْرِي لِلَّذِيْنَ جَوَّ (هود-114)

ترجمہ: بے شک حسنات سے گناہ مٹ جاتے ہیں اور یہ ذکرِ ذکرین کے لیے ہے۔

۱ ذکرِ مداہ سے مراد سلطان الاذکار ہو، کا ذکر ہے جو ہر سانس کے ساتھ مسلسل کیا جاتا ہے۔ ۲ نیکیاں

جان لے جب خفیہ ذاکر آنکھیں بند کرتا ہے تو وہ مراقبہ میں غرق ہو کر اپنے دل کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے اور سب سے پہلے بلند آواز سے مد کھینچ کر لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ کہتا ہے۔ جو اس نعمتِ عظمیٰ کو پالیتا ہے وہ حافظِ ذاکر رحمانی بن جاتا ہے اور جو کوئی اس نعمتِ عظمیٰ سے محروم رہتا ہے اس کا دل خراب، سیاہ اور شیطانی خطرات سے پُر رہتا ہے۔ انسان اور حیوان کے درمیان فرق کرنے والی چیز یہی قلب ہے۔ جس کا قلب سلیم اللہ کے ذکر سے جاری ہے وہ روشن ضمیر انسان ہے ورنہ حیوان ہے۔ انسان اُسے کہتے ہیں جو ظاہر میں عبودیت میں مشغول ہو اور اس کا باطن دل میں اللہ تعالیٰ کی حضوری میں غرق ہو کہ یہ دونوں (اعمال) اس کے بال و پر ہیں۔ جان لے ہر وہ طریقہ جس کا تعلق ظاہری اعمال سے ہے وہ چراغ کی مثل ہے اور تصور اسم اللہ ذات کے حاضرات اور اس سے حاصل ہونے والی حضوری کا راستہ آفتاب کی طرح ہے۔ جب نورِ توحید ذات کا یہ سورج طلوع ہوتا ہے تو اس کی تجلیات کے شعلہ سے قلب روشن ضمیر ہو جاتا ہے۔ جب اسم اللہ ذات کی روشنی لوحِ ضمیر پر نازل ہوتی ہے تو ایسی لوحِ ضمیر رکھنے والے کو اللہ تعالیٰ کی معرفت کا علم حاصل ہو جاتا ہے۔ اس علم سے اسے معرفتِ توحید کے مقامات اور حقیقیات ذات کے تمام علوم حاصل ہو جاتے ہیں اور وہ ان تمام علوم کا مفہوم جان لیتا ہے جو لوحِ محفوظ میں درج ہیں اس لیے کہ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری کی برکت سے اس کی لوحِ ضمیر آئینہ سکندری کی طرح صاف و شفاف ہو جاتی ہے۔ لوحِ محفوظ پر لکھی ہر حقیقت اور ہر علم اس کی لوحِ ضمیر میں سما جاتا ہے۔ پھر وہ لوحِ محفوظ اور لوحِ ضمیر پر لکھے اللہ کے کلام کا موازنہ کرتا ہے۔ اگر ظاہر و باطن کا موازنہ کرنے سے اللہ کا کلام درست تحقیق ہو جاتا ہے اور اگر (اس کی لوحِ ضمیر پر لکھے) تمام حروف (لوحِ محفوظ سے) مقابلہ کے بعد عظمت و کرم و شرف کے لحاظ سے اللہ کے ہاں مد نظر آ جاتے ہیں تو اسے اس بات کی حقیقت معلوم ہو جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نظر عرش، کرسی اور لوحِ محفوظ

۱۔ نعمتِ عظمیٰ لقائے الہی اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری ہے۔

۲۔ آئینہ سکندری: ایسا آئینہ جس میں دونوں جہان واضح نظر آتے ہیں۔



پر نہیں بلکہ لوحِ ضمیر پر رہتی ہے۔ صاحبِ لوحِ ضمیر وہ ہوتا ہے جو اپنے نفس پر حکمران ہو اور دائمی اطاعت اور بندگی میں لگا رہے۔ بندگی کے بغیر زندگی شرمندگی ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ﴾ (الذاریات-56)

ترجمہ: اور ہم نے جنوں اور انسانوں کو اپنی معرفت کے لیے پیدا کیا۔

ایسا دل جو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے حرکت کرتا ہے اور نورِ اللہ کی حضوری کے مشاہدہ میں رہتا ہے اسے معرفتِ الہی نصیب ہو جاتی ہے۔ ایسا دل خانہ کعبہ کے گرد طواف کرے یا عرشِ اکبر کے گرد طواف کرے یا عرشِ اکبر اس کعبہ دل کے گرد طواف کرے (ایک ہی بات ہے) اور یہ اس آیت مبارکہ کے عین مطابق ہے:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

☆ وَالسَّمَوَاتِ الْعُلَىٰ ۝ الرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰی ۝ لَهُ مَفَٰئِی السَّمٰوٰتِ وَمَفَٰئِی الْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰی ۝ وَاِنْ تَجْهَرُ بِالْقَوْلِ فَاِنَّهُ یَعْلَمُ السِّرَّ وَاخْفٰی ۝ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی ۝ (طہ 4-8)

ترجمہ: (تخلیق کیا) زمین کو اور بلند آسمانوں کو۔ وہ رحمن ہے جس کا استوئی عرش پر ہے۔ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین کے درمیان ہے اور جو کچھ تحت الثریٰ میں ہے۔ اگر تو بلند آواز سے کچھ کہتا ہے تو بے شک وہ جانتا ہے اس چیز کو بھی جو راز ہے اور جو چیز چھپی ہوئی ہے۔ اللہ کے سوا کچھ موجود نہیں۔ اسی کے ہیں سب اچھے نام۔

جو شخص اللہ کے ننانوے (99) ناموں میں سے ہر ایک نام کو اپنے تصرف میں لے آتا ہے تو اللہ کے ان ناموں کی تاثیر سے اس کے دل سے کدورت، سیاہی اور زنگار اتر جاتا ہے۔ ایسے ہی اوصاف رکھنے والا دل اللہ تعالیٰ کی معرفت کے نور سے روشن ہوتا ہے۔ ایسا بے زنگار، اللہ تعالیٰ کے ذکر سے پُر نور دل ہی ”اللہ“ کی نگاہ کے لائق اور روشن ضمیر ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اِذَا

تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللَّهُ ترجمہ: جہاں فقر مکمل ہوتا ہے وہیں اللہ ہوتا ہے۔ فقیر وہ ہوتا ہے جسے الہام بالہام<sup>۱</sup> اور جواب باصواب نصیب ہوتے ہیں۔ اے خام! اس مقام پر مغرور نہ ہو، یہ مقام بھی ابتدائی ہے۔ جان لے کہ دل ایک نور کے خانہ کی طرح ہے جو دائمی حضوری میں رہ کر اللہ کا مد نظر رہتا ہے۔ نورِ دل کے خانہ میں اللہ تعالیٰ کے نور کے سات خزانے موجود ہیں۔ پہلا خزانہ ایمان ہے، دوسرا خزانہ علم ہے، تیسرا خزانہ تصدیق ہے، چوتھا خزانہ توفیق ہے، پانچواں خزانہ محبت ہے، چھٹا خزانہ فقر ہے اور ساتواں خزانہ معرفتِ توحیدِ الہی ہے۔ ان سات خزانوں کی حفاظت کے لیے خانہ دل کے گرد سات قلعے ہیں اور ہر قلعہ کے اندر نورِ الہی کے ستر ہزار لشکر ہیں جو ہر امر پر غالب ہیں۔ ان سات قلعوں کو ہفتے کے سات دن کے مطابق دل کے گرد آراستہ کر لیا جائے تو موت اور زندگی ہر حال میں خطرات، نفسانی خواہشات، وہمات، دنیا کے وساوس اور حادثات کے لشکروں سے دنیا اور آخرت میں اللہ کی امان میں آجاتے ہیں۔ یہ مراتب حضوری فقر میں فنا فی اللہ اہل مشاہدہ کے ہیں جنہیں عارف باللہ بھی کہتے ہیں۔ یہ سات قلعے سات تصور ہیں جو محض ایک ہفتہ کی محنت سے حاصل ہو سکتے ہیں۔ پہلا قلعہ تصور اسمِ اللہ ہے، دوسرا قلعہ تصور اسمِ اللہ ہے، تیسرا قلعہ تصور اسمِ لہ ہے، چوتھا قلعہ تصور اسمِ ہو ہے، پانچواں قلعہ تصور اسمِ محمّد ہے چھٹا تصور اسمِ فقر ہے اور ساتواں قلعہ تصور اسمِ کلمہ طیب لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ہے۔

جب سالک اسمِ اللہ کا تصور کرتا ہے تو اس کے قلب اور جسم کے ساتوں اندام اللہ تعالیٰ کے نورِ توحید کا لباس پہن لیتے ہیں اور سالک توحید کے گہرے دریا میں اس طرح غرق ہو جاتا ہے۔ جب وہ دریا ئے توحید میں ایک بار غرق ہو جاتا ہے تو پھر موت اور زندگی کسی بھی حالت میں توحید

۱ الہام سے مراد خیر کی وہ بات ہے جو غیب سے بطور فیض دل میں القا کی جاتی ہے۔

۲ لغت میں اندام سے مراد انگ (یعنی جسم کے حصے) ہیں۔ اور فقر میں اندام سے مراد سات باطنی حواس ہیں۔ سات اندام سے نفسی، قلبی، روحی، سری، خفی، انخفی اور انامراد ہیں۔

سے باہر نہیں آتا۔ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی حضوری میں رہ کر اللہ تعالیٰ سے ہم کلام رہتا ہے اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف رہتا ہے۔ دونوں جہانوں کا نظارہ کرتا ہے اور کچھ بھی اس کی نظر سے مخفی اور پوشیدہ نہیں رہتا۔ اسمِ اللہ یہ ہے:

# اللَّهُ

اور جب سالک اسمِ ”لِلَّهِ“ کا تصور کرتا ہے تو اسے حسن اور سرور<sup>۱</sup> اچھا نہیں لگتا اگرچہ حُسن حضرت یوسف علیہ السلام کی صورت جیسا ہو اور سرور حضرت داؤد علیہ السلام کے سرود کی مثل خوش آواز ہو۔ جو آوازِ الست کے سنتے ہی اللہ تعالیٰ کی انوار و تجلیات کے حسن کے دیدار میں مست ہو گیا ہو اسے بھلا مخلوق کے حسن سے کیا کام؟ وہ ایک کو ہی جانتا ہے اور ایک ہی سے واسطہ رکھتا ہے اور ہمیشہ توحید کی قید میں رہتا ہے۔ اسمِ اللہ یہ ہے:

# لِلَّهِ

جب سالک اسمِ ”لِلَّهِ“ کا تصور کرتا ہے تو حضوری عطا کرنے والا یہ اسم، جو تمام جہان کے لیے مشکل کشا اور باطن صفا ہے، اپنے پڑھنے والے کو توحید کی معرفت تک پہنچا دیتا ہے اور اسے ہمیشہ اللہ کے مد نظر رکھتا ہے۔ یہ اسم سالک کے نفس اور شیطان کو قتل کر کے اسے دونوں جہانوں سے بے نیاز کر دیتا ہے۔ اس کا نفس قلب کا لباس پہن لیتا ہے، قلب روح کا لباس پہن لیتا ہے اور روح سرِّ کا لباس پہن لیتی ہے اور یہ چاروں (ایک دوسرے میں) محو ہو جاتے ہیں۔ اس اسم کے

مراقبہ سے سالک کو فنا فی اللہ کا مرتبہ حاصل ہوتا ہے۔

## لَهُ

جب کوئی سالک اسم ”هُوَ“ کا تصور کرتا ہے تو اسے علم دعوت کا راز اور خزانہ حاصل ہوتا ہے جو اسے حضوری عطا کرتا ہے، وہ معیت حق تعالیٰ میں بار بار قرآن پاک کی آیات تلاوت کرتا ہے۔ یہ مراتب دعوت کے عامل حافظ ربانی کے ہیں جس کا قلب زندہ، نفس فانی اور روح بالبصیرت اور پُر فرحت ہے۔ جو شخص اس طریقہ سے دعوت پڑھتا ہے وہ دعوت قبور کا عامل اور کامل حضوری رکھنے والا ہے۔ دعوت کی انتہا یہی ہے۔

## هُوَ

یہ جامع مراتب جوہر شناس<sup>۱</sup> لوگوں کے لیے جمعیت بخش ہیں۔ جب سالک اسم محمد ﷺ کا تصور کرتا ہے تو وہ ہر بات میں اپنی زبان نور محمدی ﷺ سے کھولتا ہے اور لایحتاج ہو جاتا ہے۔ جس شخص پر اسم محمد ﷺ تاثیر کرتا ہے وہ روشن ضمیر ہو جاتا ہے، اس کا قلب سلیم ہو جاتا ہے، وہ صراطِ مستقیم پر قائم رہتا ہے اور اسے عظیم عظمت نصیب ہو جاتی ہے۔ وہ حضرت محمد ﷺ کا ہم دم، ہم قدم، ہم جان، ہم زبان، ہم کلام، ہم نظر اور ہم شنو<sup>۲</sup> ہو جاتا ہے۔ وجود پر لباس شریعت پہن

۱ جوہر شناس: وہ لوگ ہیں جو اپنے وجود میں ”مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ“ کی حقیقت پہچان لیتے ہیں۔ جو اپنے جسمانی وجود میں موجود نور حق کی معرفت حاصل کر لیتے ہیں۔ یہاں نور حق کو جوہر کہا گیا ہے کیونکہ یہی انسانی وجود کا اصل جوہر ہے۔

۲ شنو سے مراد سننے کی حس ہے۔

لیتا ہے۔ صاحب تصور اسمِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نہ دم مارتا ہے اور نہ ہی شور مچاتا ہے۔ وہ اَلتَّهَيَّاتَةُ هُوَ الرَّجُوعُ إِلَى الْبِدَايَةِ کا مرتبہ حاصل کر لیتا ہے۔ اسمِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے حرف ”م“ کے تصور سے معرفتِ الہی کا مشاہدہ ہوتا ہے۔ حرف ”ح“ سے مجلسِ محمدی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی حضوری حاصل ہوتی ہے۔ اسمِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے دوسرے ”م“ سے اسے دونوں جہانوں کا نظارہ کرنے کی قوت حاصل ہو جاتی ہے اور حرف ”ذ“ سے ورد شروع کرتے ہی اسے تمام مقاصد حاصل ہو جاتے ہیں۔ یہ چاروں حروف کفار و یہود کو قتل کرنے والی ننگی تلوار ہیں۔

## مُحَمَّدٌ

جو سالک اسمِ فقر کا تصور کرتا ہے وہ لایحتماح ہو جاتا ہے۔ اُسے دنیا اور عقبیٰ کے تمام خزانوں پر تصرف حاصل ہو جاتا ہے اور وہ جس کام کو کہتا ہے کہ ”اللہ کے حکم سے ہو جا“ وہ ہو جاتا ہے۔ اسمِ فقر کا تصور سالک کو ”سلطان الفقر“ تک پہنچا دیتا ہے۔ اسے جزو کل کی جمعیت حاصل ہو جاتی ہے اور اسے آیت وَ كَفَى بِاللَّهِ وَكِيلًا<sup>۱</sup> کے مطابق مرتبہ فنا فی اللہ بقا باللہ حاصل ہو جاتا ہے۔ اسمِ فقر یہ ہے:

## فَقْرٌ

جب طالب کلمہ طیب کا تصور کرتا ہے تو تمام علوم اس پر ظاہر ہو جاتے ہیں اور اُسے قرآنِ پاک سے

۱ ترجمہ: انتہا ابتدا کی طرف لوٹ جانے کا نام ہے۔

۲ ترجمہ: میرے لیے اللہ ہی کافی ہے۔

اسمِ اعظم مل جاتا ہے۔ تمام انبیاء اور اولیاء اللہ کی ارواح اس سے ملاقات کرتی ہیں۔ اسے ماضی، حال اور مستقبل کی حقیقت معلوم ہو جاتی ہے۔ اسے پہاڑوں سے سنگِ پارس مل جاتا ہے۔ تمام جن، انسان اور فرشتے اس کے فرمانبردار ہو جاتے ہیں اور اس کی کوئی حاجت باقی نہیں رہتی۔ اگر صاحبِ تصور کلمہ طیب زمین سے گزرے تو تمام درختوں اور گھاس پھوس میں کلام کرنے کی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے اور وہ اس سے بات کرتے ہیں۔ اگر وہ مٹی یا پہاڑ پر توجہ کرے اور چاہے کہ یہ سونا بن جائے تو وہ پہاڑ اور مٹی فوراً سونا بن جاتے ہیں۔ اگر وہ آگ اور پانی کو پیدا کرنا چاہے تو اللہ کے حکم سے وہ پیدا ہو جاتے ہیں۔ اگر کافر پر توجہ کرے تو وہ مسلمان ہو جاتا ہے اگر جاہل پر توجہ کرے تو وہ عالم بن جاتا ہے۔ اگر مریض پر نظر ڈالے تو اسے شفا نصیب ہو جاتی ہے۔ وہ جو چاہتا ہے حاصل کر لیتا ہے۔ ان تمام باتوں کی چابی اسی نقش میں ہے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

ذکرِ قلبی وہ ہے جو قلب کے ساتوں قلعوں میں داخل ہو کر ولایتِ قلب تک پہنچ جائے اور اس میں پائے جانے والے اللہ تعالیٰ کے ساتوں خزانوں کو بغیر کسی ریاضت اور رنج کے اپنے تصرف میں لے آئے۔ اس (ذکرِ قلبی) کو صاحبِ ولایتِ قلب کا نام دیا جاتا ہے۔

۱۔ یہاں پہاڑ سے مراد انسان کا عنصری بشری وجود ہے۔

۲۔ پارس کو انسان کے عنصری بشری وجود میں موجود نورِ ذاتِ الہی سے تشبیہ دی گئی ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے:

❁ الْإِيْمَانُ بَيْنَ الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ

ترجمہ: ایمان خوف اور رجا کے درمیان ہے۔

پس مقامات تین ہیں۔ مقام خوفِ نفس، جو شخص خوفِ نفس کے مقام پر رہتا ہے وہ گناہوں سے توبہ کر کے رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا پکارتا ہے۔ جب وہ مقامِ رجا پر پہنچتا ہے تو وہ اطاعت و بندگی کی طرف رجوع کر لیتا ہے جس سے اس کی روح کو حلاوت نصیب ہو جاتی ہے کیونکہ روزِ ازل سے روح کا مقام رجا ہی ہے۔ نفس اور روح کے درمیان قلب کا مقام ہے۔ جب وہ مقامِ قلب کی طرف متوجہ ہو کر اس میں غرق ہو جاتا ہے تو اس کا جسم قلب بن جاتا ہے اور اس کے ساتوں اندام نوری لباس پہن لیتے ہیں۔ مقامِ رجا اور خوفِ دونوں اس کے مد نظر رہتے ہیں اور وہ اولیاء اللہ کے مراتب پر پہنچ جاتا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

❁ الْآئِنَ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ (یونس-62)

ترجمہ: خبردار! بے شک اولیاء اللہ کو نہ خوف ہے اور نہ ہی کوئی غم ہے۔

اولیاء اللہ انہیں کہتے ہیں جنہوں نے سر سے قدم تک اللہ کی رحمت کو ایمان، صدق، تصدیق اور یقین کے ساتھ اوڑھ رکھا ہو اور جو کلمہ طیب لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے ذاکر ہوں۔ یہ تمام چیزیں ایمان اور رحمت کی بنیاد ہیں جو صرف اہل ایمان والے کو ہی نصیب ہوتی ہیں اور انہی سے عاقبت سنورتی اور خاتمہ بالخیر ہوتا ہے۔ جو شخص اس دنیا سے ایمان کے ساتھ گیا وہ اپنے ساتھ سینکڑوں خزانے لے گیا اور جو ایمان کے بغیر مرا وہ گویا مفلسی کی موت مرا۔

جان لے ذکر چار انداز سے کیا جاتا ہے، زبان سے، قلب سے، روح سے اور سر سے۔ صاحبِ ذکر زبان کی زبان تلوار بن جاتی ہے۔ صاحبِ ذکر قلب کے دل میں ذکر قلب سے اللہ تعالیٰ کی

۱ ترجمہ: اے ہمارے رب! ہم نے اپنے نفس پر ظلم کیا۔

محبت کا ایسا داغ لگتا ہے کہ وہ ذکرِ اللہ کے سوا کسی اور چیز سے انس، الفت اور محبت نہیں کرتا۔ ذکر سے اس کا قلب تصدیق کے مرتبہ پر پہنچ کر زندہ ہو جاتا ہے اور زندگی اور موت کسی حالت میں نہیں مرتا۔ ذکرِ روح کرنے والا ہمیشہ ارواحِ انبیاء و اولیاء اللہ کا ہم مجلس رہتا ہے اور نفسانی لوگوں کی مجلس اسے ہرگز پسند نہیں آتی۔ صاحبِ ذکرِ برّ ظاہر اور باطن میں اللہ تعالیٰ کی تجلیات کا مشاہدہ کرتا ہے جو اس پر بارش کی طرح رحمت بن کر برستی رہتی ہیں۔ جب ان چاروں اذکار کا مجموعہ کسی پر یکبارگی کھل جاتا ہے تو وہ خاکسار، فقیر عارف باللہ ہو جاتا ہے۔

جان لے کہ جب صاحبِ تصور اسمِ اللہ ذات، اسمِ اللہ ذات کے حروف میں غرق ہوتا ہے تو اسے اسمِ اللہ ذات کا ہر حرف زمین و آسمان کے ساتوں طبقات، عرش، کرسی، لوح و قلم بلکہ دونوں جہانوں سے وسیع نظر آتا ہے۔ پس جو کوئی اس وسیع مقام میں آ جاتا ہے وہ مقامِ معرفت، توحیدِ مطلق، فنا فی اللہ، بقا باللہ، تجرید و تفرید کا حامل ہو جاتا ہے۔ جو کوئی اسمِ ذات کے ان حروف میں سے کسی ایک حرف کا بھی محرم ہو جاتا ہے وہ اہلِ ذات ہو جاتا ہے، اس کا وجود مطلق پاک ہو جاتا ہے۔ پس جو کوئی اسمِ اللہ ذات پاک کے حروف میں محو ہو جاتا ہے اسے قیامت کے دن حساب کتاب کا کیا خطرہ؟

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿الْآيَاتُ الْاُولِيَاءِ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ﴾ (یونس-62)

ترجمہ: خبردار! بے شک اولیاء اللہ کو نہ خوف ہے اور نہ ہی کوئی غم ہے۔

۱۔ تجرید و تفرید: تجرید یہ ہے کہ طالب ہر ایک مقام سے نکل کر تنہا ہو گیا ہے، نفس اور شیطان سے اس نے خلاصی پالی ہے۔ مقامِ حضور ہمیشہ اس کے مد نظر رہتا ہے۔ منظور ہو کر اس نے نفسِ مطمئنہ حاصل کر لیا ہے۔ اب اس مقام پر شیطان نہیں پہنچ سکتا۔ تفرید اسے کہتے ہیں کہ طالب فرد ہو بظاہر شب و روز عام لوگوں کی طرح رہتا بستا ہو اور ان سے تعلقات رکھتا ہو یعنی عام انسانوں کی طرح زندگی بسر کرتا ہو لیکن درحقیقت وہ مقامِ فردیت اور ربوبیت میں غرق ہو۔ حضرت شیخ شہاب الدین فرماتے ہیں: تجرید میں اغیار کی نفی ہے اور تفرید میں اپنے نفس کی نفی ہے۔ (شمس

الفقر: تصنیف لطیف خادم سلطان الفقر حضرت نخی سلطان محمد نجیب الرحمن مدظلہ الاقدس)



جو کوئی اسمِ اللہ کے حروف کی معرفت کا محرم ہو جاتا ہے، دنیا اور آخرت کی ہر چیز اس پر منکشف ہو جاتی ہے اور وہ معروف عارف بن جاتا ہے۔ ظاہر میں وہ مخلوق کے نزدیک حقیر اور خوار ہوتا ہے لیکن باطن میں وہ ہوشیار ہوتا ہے۔ تمام انبیاء، اولیاء اور اہل بہشت کی ارواح اس کی مشتاق ہوتی ہیں۔ ایسے عارف کو اسمِ اللہ ذات کے حروف کا عارف باللہ کہتے ہیں۔ پس معلوم ہوا کہ عارف باللہ اٹھتے بیٹھتے جو کام بھی کرتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے حکم اور حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اجازت سے کرتے ہیں۔ ان کا کوئی بھی دینی و دنیاوی کام حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔

﴿فِعْلُ الْحَكِيمِ لَا يَخْلُوا عَنِ الْحِكْمَةِ﴾

ترجمہ: حکیم کا کوئی کام بھی حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔

ان کا ہر حال، ہر حال، ہر عمل اور ہر فعل معرفت و وصالِ الہی کی بنا پر ہوتا ہے کیونکہ ان سب کی بنیاد تصور اسمِ اللہ ذات پر ہے۔ ان کے ہر کام کی بنیاد حقیقتِ مطلق اور اس سے وصل پر ہوتی ہے۔ اگرچہ اس کے عمل مخلوق کی نظر میں گناہ ہوتے ہیں لیکن خالق کی نظر میں وہ اعمال درست اور باعثِ ثواب ہوتے ہیں۔ جس طرح موسیٰ علیہ السلام اور خضر علیہ السلام کی ملاقات میں ان کے کام ایک دوسرے کے مخالف ہیں جیسا کہ سورۃ الکہف میں آیا ہے کہ خضر علیہ السلام نے کشتی کو توڑ کر غرق کر دیا، گرتی ہوئی دیوار کو دوبارہ کھڑا کر دیا اور بچے کو قتل کر دیا۔

﴿قَالَ هَذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ﴾ (الکہف-78)

ترجمہ: کہا (حضرت خضر نے) یہ میرے اور تمہارے درمیان جدائی (کا وقت) ہے۔

۱۔ عارف: وہ انسان یا طالب جو دیدارِ الہی میں غرق ہو اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری سے حاصل ہو اور تمام عبادات اللہ تعالیٰ کو دیکھ کر کرتا ہو۔ (شمس الفقرا: تصنیفِ لطیف خادم سلطان الفقر حضرت نخی سلطان محمد نجیب الرحمن مدظلہ الاقدس)

۲۔ عارف باللہ: یہ فنا کے بعد مقامِ بقا ہے جہاں انسان کامل ہو کر تلقین و ارشاد کی مسند پر فائز ہوتا ہے۔ (شمس الفقرا: تصنیفِ لطیف خادم سلطان الفقر حضرت نخی سلطان محمد نجیب الرحمن مدظلہ الاقدس)

جان لے کہ مخلوقات میں سے بحر و بر اور خشکی اور تری کی کوئی بھی چیز قرآنی آیات سے باہر نہیں ہے۔ جان لے! بعض بزرگ بارہ سال یا چالیس سال تک ریاضت کر کے لوح محفوظ پڑھنے کے قابل ہو جاتے ہیں، عرش پر پہنچ جاتے ہیں اور عرش سے بھی آگے ہزاروں ہزار مقامات تک اڑ کر پہنچ جاتے ہیں، مقامِ غوثیت و قطبیت حاصل کر کے طالب مرید بناتے ہیں، عز و جاہ دولت و شہرت حاصل کر لیتے ہیں، کشف و کرامات کے ذریعے جنوں اور موکلات پر اپنا حکم چلاتے ہیں اور انہی مراتب کو اللہ کی معرفت سمجھ بیٹھتے ہیں۔ بعض بزرگ ذکرِ قلب کرتے ہیں اور بہت زیادہ ذکرِ قلب کی بدولت لوح ضمیر کے مطالعہ میں غرق ہو جاتے ہیں جہاں انہیں الہام ہونے لگتا ہے جسے وہ اللہ تعالیٰ کی توحید کی کامل معرفت سمجھ بیٹھتے ہیں۔ بعض ذکرِ روح اختیار کرتے ہیں جس سے سر میں موجود دماغ جنبش کرنے لگتا ہے۔ دماغ تجلیاتِ روح سے نوری چراغ کا مشاہدہ کرتا ہے جسے وہ توحید اور معرفتِ الہی سمجھتے ہیں۔ یہ تمام مراتب مخلوق کے درجات ہیں اور مراتب و درجات کے حامل تمام لوگ اہل تقلید ہیں، وہ فقرِ محمدی ﷺ اور توحیدِ باری تعالیٰ کی معرفت سے بہت دور ہیں۔

مطلب یہ کہ ان میں سے کسی نے نہ تو اللہ کی ابتدا کو دیکھا ہے اور نہ ہی کوئی اللہ تعالیٰ کی انتہا تک پہنچا ہے۔ پس معرفت کیا چیز ہے؟ توحید کسے کہتے ہیں؟ مشاہدہٴ قرب اور حضور کیا ہے؟ سن! سلکِ سلوک، اللہ کی معرفت، قربِ توحید اور مشاہدہٴ حضوری یہ ہے کہ جب طالب اللہ تصور اسم اللہ کے ساتھ کلمہ طیبات لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ کا تصور کرتا ہے تو اسم اللہ ذات اور کلمہ طیبات کے ہر حرف سے نور کی تجلیات نکلتی ہیں اور اہل تصور کو لامکان میں مجلسِ محمدی ﷺ میں پہنچا دیتی ہیں کہ لامکان حضرت محمد الرسول اللہ ﷺ کے مد نظر رہتا ہے جہاں دریائے واحدانیت میں طرح طرح کی موجیں ”وَحَدَاةٌ وَوَحَدَاةٌ“ کے نعرے بلند کرتی رہتی ہیں۔ جو نور اللہ سے اس دریائے توحید کے کنارے تک پہنچ جاتا ہے اور اسے دیکھ لیتا ہے وہ عارف باللہ ہو جاتا ہے۔ پیغمبر ﷺ جس کا ہاتھ پکڑ کر اس دریائے وحدت میں ڈال کر غوطہ دیتے ہیں وہ غواص

توحید ہو جاتا ہے اور مرتبہ فنا فی اللہ پر پہنچ جاتا ہے۔ دریائے وحدت میں غوطہ زن ہونے کے بعد بعض سالک تو مجذوب ہو جاتے ہیں اور بعض مجذوب سالک اہل توحید ذات ہو جاتے ہیں۔ اہل درجات مراتب ذات سے حجاب میں ہیں۔ جو دریائے نور توحید میں غرق ہو جاتا ہے وہ لامکان میں پہنچ جاتا ہے جس کی مثال نہیں دی جاسکتی۔ لامکان غیر مخلوق ہے اور مکان لامکان کی مثال نہیں دی جاسکتی کیونکہ اس جگہ نہ دنیا کی گندگی کی بو ہے اور نہ ہی نفس کی ناپسندیدہ خواہشات کی گنجائش ہے۔ یہ بندگی میں دائمی غرق ہونے کی جگہ ہے۔ شیطان کا لامکان میں داخل ہونا ممکن نہیں۔ فرمان حق تعالیٰ:

﴿فَأَيْنَمَا تُولُوْنَ فَتَنَةً وَجْهَ اللّٰهِ﴾ (البقرہ۔ 115)

ترجمہ: پس تم جدھر بھی دیکھو گے تمہیں اللہ کا چہرہ ہی نظر آئے گا۔

مطلب یہ ہے کہ لامکان میں جدھر بھی دیکھو گے تمہیں ہر طرف توحید کا نور ہی نظر آئے گا۔ یہ مراتب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفاقت، شریعت کی برکت اور کلمہ طیب لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ سے حاصل ہوتے ہیں۔ لامکان کی یہ راہ تحقیق کی راہ ہے۔ جو اس میں شک کرتا ہے وہ زندیق ہے۔

اے عزیز! جب تک طالب کا وجود چار ذکر، چار مراقبوں اور چار فکر سے پختہ نہیں ہو جاتا اس وقت تک وہ مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری کے لائق نہیں ہوتا۔ پہلا ذکر زوال ہے۔ ذکر زوال کو شروع کرتے ہی ادنیٰ اور اعلیٰ ہر قسم کی مخلوقات اور بے شمار مرید اور طالب (ذاکر کی طرف) رجوع کرتے ہیں۔ جب ذکر زوال اختتام پذیر ہوتا ہے تو سب مرید اور طالب یہ کہتے ہوئے منہ موڑ لیتے ہیں کہ اس ذکر و فکر سے ہماری ہزار بار توبہ۔ پس وہی طالب مرید اپنے حال پر ثابت قدم رہتا ہے جو معرفت وصال الہی حاصل کر کے انتہا تک پہنچ چکا ہو۔ دوسرا ذکر کمال ہے جسے شروع کرتے ہی فرشتے ذاکر کی طرف رجوع کرتے ہیں اور فرشتوں کے لشکر اس کے ارد گرد اکٹھے ہو

جاتے ہیں۔ کراماً کاتبین اُسے نیکی اور بدی کے بارے میں الہام کرتے ہیں اور گناہوں سے بچا کر رکھتے ہیں۔ جب ذکرِ کمال مکمل ہوتا ہے تو تیسرا ذکرِ وصال شروع ہو جاتا ہے۔ ذکرِ وصال شروع کرتے ہی اسے باطن میں انبیاء اور اولیاء کی مجلس نصیب ہو جاتی ہے۔ جب انبیاء و اولیاء اللہ کا وصال عطا کرنے والا یہ ذکرِ وصال اختتام پذیر ہوتا ہے تو چوتھا ذکرِ احوال ہے۔ ذکرِ احوال کے نورِ تجلیات سے ذاکر کو مراتبِ فنا فی اللہ بقا باللہ حاصل ہو جاتے ہیں۔ جب ذاکر ان چاروں اذکار سے گزر جاتا ہے تو پھر اس کا وجود مجلسِ محمدی ﷺ کی حضوری کے لائق ہو جاتا ہے۔

جان لے کہ جس شخص پر مرشد کی تلقین و ارشاد اور تعلیم کا اثر نہ ہو رہا ہو نہ اس کا دل ذکرِ اللہ میں مشغول ہو رہا ہو اور نہ ہی اسمِ اللہ ذات اس کے دل میں قرار پکڑ رہا ہو تو اس کا علاج یہ ہے کہ وہ اسمِ اللہ کے تصور اور مشقِ مرقوم وجودیہ کو لازم کرے۔ اپنے تصور میں تفکر سے اسمِ اللہ اور فقر کو مدِ نظر رکھے۔ اپنی پیشانی پر، زبان پر، دونوں کانوں پر، دونوں آنکھوں پر اور قلب پر اسمِ اللہ ذات لکھنے کی مشق کرے۔ اپنے سینے پر اسمِ مُحَمَّد ﷺ کی مشق کرے۔ دونوں کندھوں اور ہاتھوں پر، ناف پر، ناف کے دائیں اور بائیں آگے پیچھے اور دونوں پہلوؤں پر اسمِ اللہ ذات کی مشق کرے۔ سر اور دماغ کے اوپر اسمِ ”ھُو“ کی مشق کرے۔ جب تصور سے وجود پر اسمِ اللہ ذات کی یہ تمام تر مشق کی جاتی ہے تو تصور کرنے والے کے وجود کے ساتوں اندام نور بن جاتے ہیں۔ اسمائے اللہ ذات اس کے وجود پر غالب آ جاتے ہیں۔ اس کے وجود میں اسمِ اللہ ذات کی مکمل تاثیر پیدا ہو جاتی ہے۔ اگر کسی کی یہ خواہش ہو کہ کسی بھی حال میں اس کا ایمان اُس سے جدا نہ ہو بلکہ ہمیشہ مزید روشن اور تاباں ہوتا رہے، ہرگز سلب نہ ہو اور اسے ہمیشہ اللہ کی معرفت حاصل رہے تو اسے چاہیے کہ ہمیشہ تصور میں اسمِ اللہ ذات کو دیکھتا رہے۔ حضرت محمد ﷺ ہمیشہ اسمِ اللہ ذات کے تصور میں غرق رہتے تھے۔

اگر کسی کے وجود میں اسمِ اللہ ذات سکونت اور قرار نہ پکڑ رہا ہو تو اسے چاہیے کہ دن رات تفکر سے



جنہیں دونوں جہانوں کی خبر ہوتی ہے۔ تیسرے اوتاد اور چوتھے قطب جو ساتوں زمین و آسمان کی خبر رکھتے ہیں۔ پانچویں غوث جو عرش اور عرش سے اوپر کے ستر ہزار حجابات کی خبر رکھتے ہیں۔ چھ اوتاد کے برابر ایک قطب کا مرتبہ ہے اور چھ قطب کے برابر ایک غوث کا مرتبہ ہے۔ ایک روایت ہے کہ ہر رات غوث کے تین سو ساٹھ ہزار جسم پیدا ہوتے ہیں اور غوث اپنے ہر جسم کے ساتھ سجدہ کرتا ہے اور قطب نیم پیر ہے جبکہ غوث مکمل پیر ہے۔ اگر کوئی دوسرا شخص ایسا دعویٰ کرتا ہے تو وہ قیامت کے روز شرمسار ہوگا۔

جان لے کہ اگر کسی کا نفس سرکش اور ابلیس کی موافقت اختیار کر کے ہو اور ہوس میں مبتلا ہو چکا ہو، یا کوئی اس قدر مفلس ہو چکا ہو کہ نہ ظاہر میں اس کا دل غنی ہو اور نہ باطن میں اُسے مجلسِ محمدی ﷺ کی حضوری نصیب ہو، فقر اور فاقہ کی ہلاکت کے خوف سے اس نے درویشوں کے سامنے گداگری شروع کر دی ہو اور اضطراری فقیری<sup>۱</sup> اختیار کر لی ہو جو کہ سراسر فقرِ مکب<sup>۲</sup> ہے، اگر کوئی شکستہ دل طالبِ فقیرِ کامل اور مرشدِ مکمل کے پاس جائے اور کہے کہ مجھے تجھ سے حق کا وصال نہیں ملا اور کچھ حاصل نہیں ہوا، اگر کوئی دائمی بیمار رہتا ہو، بیماری کی سختی سے بے قرار ہو، نیند بالکل نہ آتی ہو، ہر وقت جاگتا رہے، جو طبیب یا حکیم اس کی نبض دیکھے تو یہی کہے کہ یہ لاعلاج ہے اور ہرگز تندرست نہیں ہو سکتا، اگر کوئی دعوت پڑھنے سے رجعت کھا کر دیوانہ ہو جائے جیسے کہ کوئی افسردہ مردہ ہو، اگر کوئی فقیرِ علیین کے مراتب سے گر کر سچّین میں آ گیا ہو اور اس پر راہِ سلک سلوک بند ہو چکی ہو، اگر کسی کی کسی کے ساتھ اس قدر دشمنی ہو گئی ہو کہ اخلاص کے ساتھ دوستی ناممکن ہو چکی ہو، اگر کسی طالبِ کامرشد ہی اس سے دشمنی پر اتر آئے اور اس کا روشن ضمیر دل مردہ ہو چکا ہو اور ہر وقت اس کا حال بے حال ہی رہتا ہو، معرفتِ الہی اور وصالِ الہی سے محروم ہو گیا ہو اور دیوانگی کے عالم

۱۔ اضطراری فقیری: کچھ لوگ فقرِ مجبوری کی حالت میں یا لوگوں کو دھوکہ دینے کے لیے اختیار کرتے ہیں یا پھر مشائخ بن کر مقامِ عز و جاہ مقصود ہوتا ہے ایسے فقر کا اللہ کی معرفت و دیدار سے کوئی واسطہ نہیں ہوتا۔ اسے ”فقرِ اضطراری“ کہتے ہیں۔ فقرِ اضطراری حاصل کر کے فقیری کرنا اضطراری فقیری کہلاتی ہے۔

۲۔ فقرِ مکب: منہ کے بل گرانے والا فقر یعنی فقرِ اضطراری مراد ہے۔ ایسے فقر سے حضور ﷺ نے اللہ کی پناہ مانگی ہے۔

میں زوال کے مراتب پر پہنچ گیا ہو، اگر کسی کی دعوت رواں نہ ہو رہی ہو، اگر ذاکر قبض و بسط کی حالت سے باہر نہ آ رہا ہو اور سکر و صحو<sup>۲</sup> کی حالت سے چھٹکارہ نہ پار رہا ہو اور اگر کسی کو خواب اور مراقبہ کے دوران کفار کو دیکھتا ہو یا اہل بدعت کی مجلسِ نظر میں خود کو بیٹھے ہوئے دیکھتا ہو، اگر کسی پر بہت زیادہ نیند کا غلبہ ہو اور اسے بیداری اور دل کی زندگی نصیب نہ ہوتی ہو اور اگر کوئی فسق، فجور، ظلم و ستم اور شراب پینے پلانے سے نجات نہ پار رہا ہو تو ان تمام بیان کردہ چیزوں کا علاج اسمِ اللہ ذات کے حضرات اور کلمہ طیب لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ کے تصور سے ممکن ہے۔ اسمِ اللہ کی برکت، حضوری اور دعوتِ اہل قبور سے ان تمام احوالات میں سے ایک طریق تحقیق کے مطابق شناخت ہو جاتا ہے اور اس کا علاج ہو سکتا ہے۔ جو کوئی اس طریقہ کو سمجھ لیتا ہے وہ اپنے تمام مطالب، مقاصد اور مراتب کو پا لیتا ہے۔ عوام کی نظروں سے یہ خزانہ چھپا ہوا ہے۔ حکمت کا یہ خاص خزانہ دین اور دنیا دونوں پر مکمل تصرف رکھتا ہے۔ تصور اسمِ اللہ ذات کے حضرات کی راہ وحدانیت کی راہ ہے۔ یہ راہ اللہ کی عطا ہے جس کا راز ریاضت کرنے سے ہاتھ نہیں آتا۔ یہ اللہ کا فیض اور فضل ہے جو مجاہدہ کے بغیر مشاہدہ کروا تا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کا یہ خزانہ مشقت سے ہاتھ نہیں آتا۔ اللہ تعالیٰ کی اس بخشش کا تعلق محنت سے نہیں ہے، اللہ کی معرفت اور محبت سے ہے۔ اللہ کی اس راہِ رحمت کا تعلق ذکرِ مذکور سے نہیں ہے بلکہ قربِ حضور سے ہے۔ اللہ کے لطف و کرم کی یہ راہ فکر سے نہیں بلکہ نفس کو فنا کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔ یہ راہ اولیاء اللہ کے شرف کی راہ ہے،

۱۔ قبض سے مراد تنگی اور بسط سے مراد کشادگی ہے۔ یہ باطنی حال اللہ کے اسمِ قابض اور اسمِ باسط کی تجلیات سے طالب پر وارد ہوتے ہیں۔ قبض صفاتِ نفس کے غلبہ سے اور بسط صفاتِ قلب کے غلبہ سے ظہور پذیر ہوتا ہے۔ تسلیم و رضا کے انتہائی مقام پر پہنچ کر طالب ان احوال کی قید میں نہیں رہتا۔

۲۔ سکر و صحو: روحانی حال یا تجلی خاص کے غلبہ کا نام ”سکر و مستی“ ہے۔ ”سکر“ قلب کا جوش و خروش اور ”مستی“ ہے۔ جو ذکر یا تصور اسمِ اللہ ذات یا دیدارِ یار کے موقع پر پیدا ہوتا ہے اس سے طالب بے خود اور بیگانہ ہو جاتا ہے اور حالتِ سکر و مستی سے واپس آنے کا نام ”صحو“ ہے۔ صحو کے معنی ہوشیاری کے ہیں۔ (شمس الفقرا: تصنیف لطیف خادم

طلبِ دنیا مردار کی نہیں بلکہ اللہ کی توحید میں غرق ہو کر اس کے دیدار کی راہ ہے۔ یہ دعوت کی راہ نہیں ہے بلکہ مجلسِ محمدی ﷺ کی دائمی حضوری میں دیدار سے مشرف ہونے کی راہ ہے۔ یہ رجعت کی نہیں بلکہ جمعیت کی راہ ہے۔ یہ تمام مقاماتِ ذاتِ اُس وقت کھلتے ہیں جب نفس کی مخالفت کرتے ہوئے تصور میں تفکر کی انگلی سے ناف اور قلب سے سر اور دماغ تک ستر مرتبہ اسمِ اللہ ذات لکھنے کی مشق کی جائے۔ مشقِ مرقوم وجود یہ کرنے سے گل اور جز کی ہر چیز نورِ محمد ﷺ سے روشن ہو جاتی ہے۔ جمعیت، مقصودِ معرفت اور توحیدِ معبود کی کلید اسمِ اللہ ذات کے تصور سے حاصل ہوتی ہے۔

اسمِ اللہ کے چار حروف ہیں جن کی بدولت طالب کے وجود میں چار دریا ظاہر ہو جاتے ہیں۔ پہلا دریا توکل، دوسرا دریائے ترک، تیسرا دریائے توحید اور چوتھا دریائے معرفت ہے۔ جو شخص ان چاروں دریاؤں میں غوطہ لگا لیتا ہے وہ فقیرِ عارف باللہ ہو جاتا ہے۔ یہ مراتب ذکر کی ضرب لگانے اور قوت و قدرت رکھنے والے نور الہدیٰ عارفِ قادری کے ہیں۔

کسی را تصور بتا شیر شد

کہ غالب بکونین او میر شد

ترجمہ: جس پر (اسمِ اللہ ذات کے) تصور کی تاثیر ہو جاتی ہے وہ دونوں جہانوں پر غالب آکر ان پر حاکم ہو جاتا ہے۔

کہ روشن تصور بہ از آفتاب

جبابش نماںد شود بی حجاب

ترجمہ: اسمِ اللہ ذات کا تصور سورج سے زیادہ روشن ہے، یہ تمام حجابات کو بے حجاب کر دیتا ہے۔ تصور (اسمِ اللہ ذات) کے غلبہ سے نفس مغلوب ہو کر تابع اور فرمانبردار غلام بن جاتا ہے اور تصور کرنے والے کے وجود سے کلام کرتا اور سنتا ہے۔ تصور اسمِ اللہ ذات کی توجہ سے نفس کی پہچان ہوتی ہے اور نفس تباہ ہو جاتا ہے۔

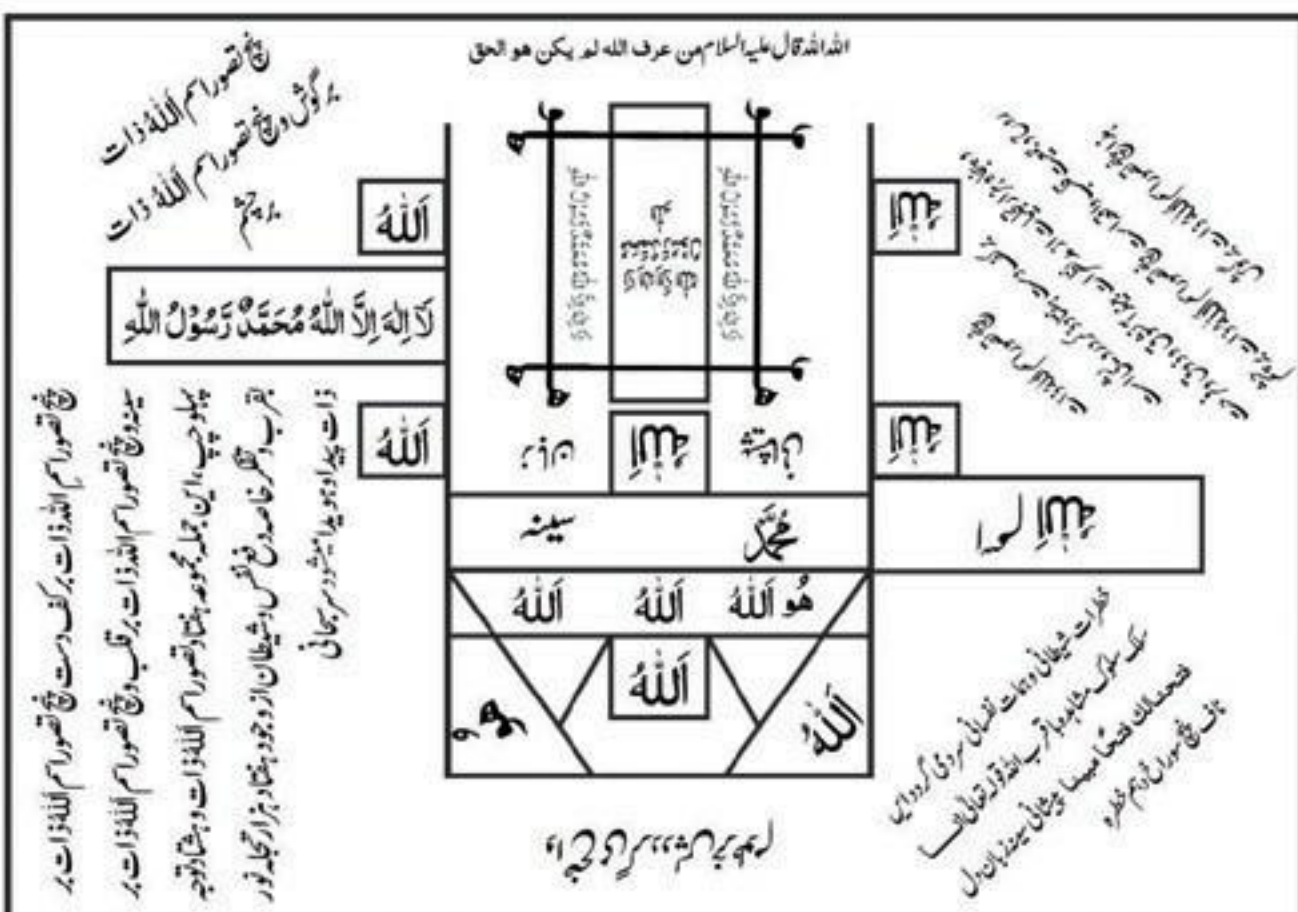
حدیثِ مبارکہ ہے:



❖ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ أَمْ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ بِالْفَنَاءِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ بِالْبَقَاءِ  
ترجمہ: جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا بے شک اس نے اپنے رب کو پہچان لیا۔ یعنی جس نے اپنے  
نفس کو فنا سے پہچانا بیشک اس نے اپنے رب کو بقا سے پہچانا۔

تصور کے غلبات سے قلب کو قوت، قدرت اور اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ اس تصور کے غلبات  
سے روح کو اللہ کی ذات کے نور کی لذت نصیب ہوتی ہے اور روح نفس کی قید سے آزاد ہو جاتی  
ہے۔ اسی تصور کے غلبات سے اللہ تعالیٰ کی ذات کے تمام رازوں کے انوار کے گونا گوں  
مشاہدات ہوتے ہیں۔ اسی تصور کے غلبات سے (طالب) صاحب راز، لایحتاج اور بے نیاز بنتا  
ہے۔ تصور اسم اللہ ذات، تصور اسم محمد رسول اللہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تصور کلمہ طیبات کو  
بنیاد بنانے والے صاحب تصور پر سب سے پہلے دو علم واضح اور روشن ہوتے ہیں۔ علم ظاہر جو  
عبادات کا علم ہے اور علم باطن جو معرفت توحید اور نور ذات کے مشاہدات کا علم ہے۔  
چنانچہ فرمان ہے:

❖ الْعِلْمُ عِلْمَانِ عِلْمُ الْمُعَامِلَةِ وَعِلْمُ الْمُكَاشِفَةِ  
ترجمہ: علم کی دو قسمیں ہیں ایک علم معاملہ اور دوسرا علم مکاشفہ۔  
اسم اللہ ذات کے مقامات کا دائرہ:



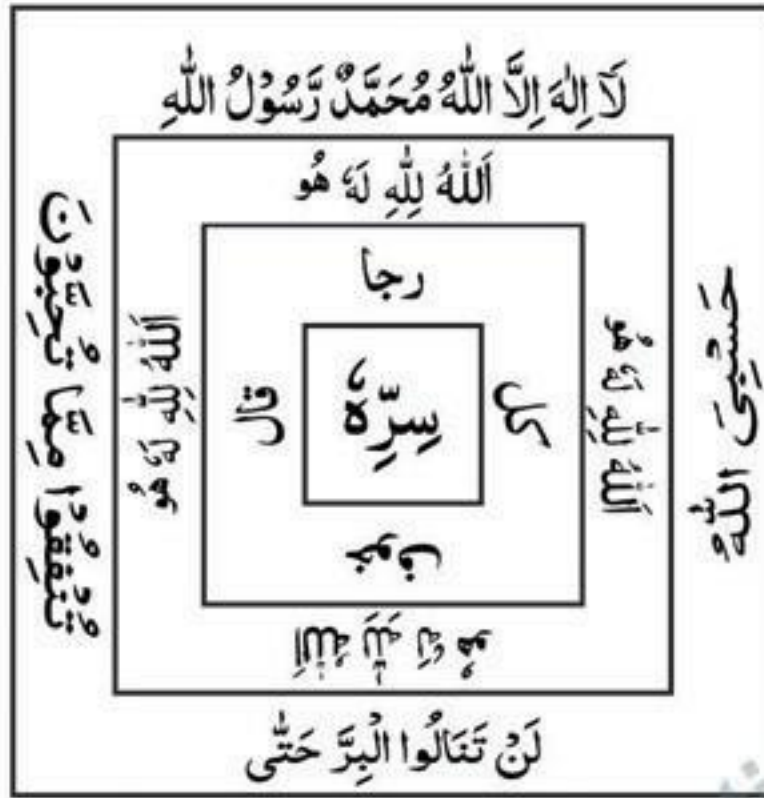
یہ نقش ہر مشکل کو دور کرتا ہے۔ جو کوئی اس نقش کی توجہ حاصل کر لیتا ہے عجب نہیں کہ وہ عرش سے تحت الثریٰ تک ہر چیز کی زیروزبر کو جان لیتا ہے۔ یہ راہ پڑھنے پڑھانے کی نہیں، مرتبہ فقر کی ہے جو ہر ملک اور ولایت پر غالب آکر (طالب کو) صاحب بست و کشادہ اور صاحب اختیار مالک المملکی فقیر بنا دیتا ہے۔ وہ جسے چاہتا ہے ملک کی ولایت دے کر نواز دیتا ہے اور جسے پسند نہیں کرتا اسے معزول کر کے ملک سے نکال دیتا ہے۔ یہ تمام کام اہل ذات کے تفکر سے ہوتے ہیں۔ چنانچہ اے باھو فنا فی ھو! فقیر سے ڈر کہ تمام خزانے اور دولت ان ہی کے تصرف میں ہے۔ اس نقش کامل سے ہر شے کھل کر واضح ہو جاتی ہے۔ یقین جانو کہ یہ نقش مقام انبیاء کا تاج ہے۔



اگر کوئی ساری عمر میں ایک دفعہ بھی اسم اللہ ذات کے نقش کو اپنے وجود پر تفکر اور تصور سے لکھنے کی مشق کر لیتا ہے تو قیامت تک اس کے وجود کے ساتوں اندام سے اسم اللہ ذات جدا نہ ہوگا۔ یہ (اسم اللہ ذات کا نقش) اس طرح اثر کرتا ہے کہ اس کے لیے زندگی اور موت برابر ہو جاتے ہیں۔ جو شخص اس نقش کو دماغ کے تحت پر لکھتا ہے تو اسے اللہ کی محبت کے سر و اسرار، اللہ کی حضوری کا مشاہدہ، مراقبہ، اللہ سے ملاقات اور معراج نصیب ہو جاتی ہے۔ اسم اللہ ذات کا یہ نقش سینہ پر لکھنے کا عمل کرنے سے تزکیہ نفس، تصفیہ قلب، تجلیہ روح اور تجلیہ سر نصیب ہوتے ہیں جن سے

صرف عارفان بالیقین ہی شناسا ہیں۔ نقش یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سَلْمٌ قَوْلًا مِنْ رَبِّ رَحِیْمٍ



اسم اللہ ذات اسم اعظم ہے، اسم ”للہ“، معظم ہے، اسم ”لہ“، مکرم ہے اور اسم ”هو“ عظیم عظمت والا ہے۔ یہ ایک ہی بار میں اللہ کی حضوری میں پہنچا کر پہلے ہی دن کامل اکمل مرتبہ حضور پر نور عطا کرتے ہیں جہاں نہ ہی رجعت ہے اور نہ ہی کوئی غم ہے۔ یہ اس دائرہ میں ہیں:

يَا فَتَّاحُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِیْمُ	هُوَ تَقْوَر تَقْرَف تَقْرَف تَقْرَف	لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ	لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ بِنِ الْحَيِّ اللَّهُ شَرَفُ طَه يَا مُتَّقِلِمْ اللَّهُ بِنِ الْحَيِّ
		اللَّهُ لِلّٰهِ لَهُ هُوَ	
		لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ اللَّهُ لِلّٰهِ لَهُ هُوَ	
		لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ اللَّهُ لِلّٰهِ لَهُ هُوَ	
		لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ اللَّهُ لِلّٰهِ لَهُ هُوَ	
		لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ اللَّهُ لِلّٰهِ لَهُ هُوَ	

اور اگر کوئی چاہتا ہے کہ وہ پہلے ہی دن قطب یا غوث کے مرتبہ کو پہنچ جائے اور ماہ سے ماہی تک تمام طبقات اس پر واضح ہو جائیں تو اسے چاہیے کہ اپنے دونوں پہلوؤں پر اس نقش کی مشق کرے۔ چنانچہ حدیث مبارکہ ہے:

مَنْ كَانَ لِلّٰهِ كَانَ اللَّهُ لَهُ ترجمہ: جو اللہ کا ہو گیا اللہ اس کا ہو گیا۔

# باب سوم

## ذکرِ مراقبہ

مراقبہ دل کی نگہبانی ہے جو اللہ کے رقیب غیر حق کو دل میں نہیں آنے دیتا جیسا کہ نفسانی و شیطانی خطرات، (باطنی) مرض اور پریشانیاں اور جو کچھ غیر ماسویٰ اللہ ہے۔ مراقبہ حق تک پہنچانے والے اور خاص مشاہدہ عطا کرنے والے عمل کو کہتے ہیں، مراقبہ محبوب کی محبت کو کہتے ہیں، مراقبہ اللہ کے اسرار کے محرم ہونے، مجلس محمدی ﷺ کی حضوری پانے اور نور الہدیٰ تجلی ذات کے مطالعہ کو کہتے ہیں۔

## شرح مراقبہ

جب کوئی علم مراقبہ کا مطالعہ کرتا ہے تو سب سے پہلے اس کے دل میں محبت بڑھتی ہے۔ اس محبت سے اس پر سات مجالس کھلتی ہیں۔ وہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ تک تمام نبیوں کی ارواح کو دیکھتا ہے۔ یقین کے ساتھ کئے جانے والے علم مراقبہ کا یہ ابتدائی سبق ہے۔ مراقبہ اسم ذات مراقبہ کرنے والے کو مشاہدات حضوری عطا کر کے لاهوت لامکان تک پہنچا دیتا ہے۔ مراقبہ کی قدر و قیمت ایسا پریشان نادان نہیں جانتا جو حیوانوں کی طرح جس دم کر کے ذکر و فکر کرتا ہو۔ نیز مراقبہ کی شرح یہ ہے کہ مراقبہ موت کے قریب ہے۔ جو شخص اسم اللہ ذات کے تصور میں رہ کر توجہ سے مراقبہ کرتا ہے اسے مراقبہ موت کے تمام احوالات کا مشاہدہ ہو جاتا ہے۔ وہ جان کنی، قبر کی حقیقت، منکر و نکیر کے سوالات اور قیامت کے دن کی حساب گاہ کو دیکھ لیتا ہے اور سلامتی سے پل صراط سے گزر کر جنت میں چلا جاتا ہے۔ حور و قصور کا تماشا دیکھ کر

پروردگار کے دیدار پر انوار سے مشرف ہو جاتا ہے۔ (مراقبہ کا حاصل یہ ہے کہ) اہل مراقبہ حق الیقین کے ساتھ اللہ کی ذات سے واصل ہو جاتے ہیں۔

گر بگویم شرح این احوال را

ہر یکی عبرت خورد عارف خدا

ترجمہ: اگر میں مراقبہ کے احوال کھول کر بیان کر دوں تو ہر ایک شخص عبرت حاصل کر کے اللہ کا عارف ہو جائے۔

مراقبہ ایمان کا جوہر ہے جس کا تعلق سبحان کے قرب اور حضوری سے ہے۔

جان لے لے کہ مراقبہ کا تعلق چار چیزوں سے ہے اور وہ چار ”م“ ہیں۔ جان لے لے کہ مراقبہ کا پہلا ”م“

محبت کا مراقبہ ہے جس سے اللہ کے رازوں کا مشاہدہ ہوتا ہے۔ ایسا مراقبہ اسمِ اللہ کے تصور سے

حاصل ہوتا ہے۔ دوسرا ”م“ معرفت کا مراقبہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی توحید کا نور نمودار ہوتا ہے۔

یہ اسمِ ”اللہ“ کے تصور کا مراقبہ ہے۔ تیسرا ”م“ معراجِ صلوٰۃ اللہ کا مراقبہ ہے۔ یہ مراقبہ کرنے

سے دل کشادہ ہو جاتا ہے، مشاہدہ ذکر جاری ہو جاتا ہے جو ذوق بخش اور بہت فرحت انگیز ہے۔

اس مراقبہ سے وجود ریزہ ریزہ ہو جاتا ہے اور ہر بال کو زبان مل جاتی ہے جس سے وہ ”یا اللہ“

پکارتا ہے۔ ایسا مراقبہ تصورِ اسمِ ”اللہ“ سے حاصل ہوتا ہے۔ چوتھا ”م“ مجموعِ العلم کا مراقبہ ہے

جس سے جسم کے ساتوں اندام سر سے پاؤں تک نایاب نور کے مشاہدہ میں ڈھل جاتے ہیں اور

مراقبہ کرنے والا نفس اور شیطان پر غالب اور قادر ہو جاتا ہے۔ یہ مراقبہ کرنے والا جب تک انبیاء

اور اولیاء کی مجلس میں داخل ہو کر ان سے ملاقات نہیں کر لیتا اس وقت تک مراقبہ سے باہر نہیں آتا۔

اگرچہ باطن میں وہ ستر سال مراقبہ میں گزار لیتا ہے لیکن لوگوں کی ایک نظر میں اس نے صرف ایک

لحہ یا ایک جملہ بولنے کے دورانیے جتنے وقت کے لیے آنکھیں بند کی ہوتی ہیں۔ اس مراقبہ سے

صاحبِ مراقبہ کے ساتوں اندام مراقبہ کی انتہا پر پہنچ کر کامل مکمل ہو جاتے ہیں بلکہ اس کے ہر اندام

سے مراقبہ کے دوران ستر ہزار نوری صورتیں اللہ کا ذکر کرتی ہوئی نمودار ہوتی ہیں۔ جب صاحبِ

مراقبہ (مراقبہ سے باہر آ کر) باخبر ہوتا ہے تو یہ تمام نوری صورتیں جسم میں واپس لوٹ جاتی ہیں۔ بعض لوگ ایسے صاحب مراقبہ کے مرتبہ کو جان لیتے ہیں اور بعض نہیں جانتے۔ یہ مراقبہ اسم ”ھُو“ کے تصور سے حاصل ہوتا ہے اور اسم ”ھُو“ سے چار انتہائی ذکر کھلتے ہیں جنہیں حضوری حق میں غرق رکھنے والا نور کہتے ہیں۔ پہلا ذکر ذکرِ حامل ہے جو مرشدِ کامل سے حاصل ہوتا ہے۔ دوسرا ذکر ذکرِ سلطانی ہے جو ہوائے نفس سے نجات دلا کر لاهوت لامکان تک پہنچا دیتا ہے۔ تیسرا ذکر ذکرِ قربانی ہے جس سے تمام شیطانی خطرات سے چھٹکارا ملتا ہے۔ چوتھا ذکر ذکرِ خفی ہے جس سے مجلسِ محمدی ﷺ کی دائمی حضوری حاصل ہو جاتی ہے۔ جسے یہ ذکر حاصل نہیں اس کا مراقبہ مردود ہے، اس کی طلب مردارِ دنیا ہے اور اس کا دل خطرات سے سیاہ ہے۔ اہل دنیا کو اللہ کا قرب ہرگز حاصل نہیں ہو سکتا اگرچہ وہ دنیا میں مراتبِ عز و جاہ پر فائز ہوں یا کسی روضہ و خانقاہ کے مالک ہوں۔ جس کی نظر آخرت کے مُلکِ عظیم پر ہو وہ نفس، دنیا اور رجیم شیطان سے فارغ ہوتا ہے اور اوصافِ کریم کا مالک ہوتا ہے۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔

صاحب مراقبہ کے مراتب بہت ہی عظیم ہیں کیونکہ وہ ہدایتِ الہی کے صراطِ مستقیم پر ہوتا ہے جو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی قدیم باطنی راہ ہے۔ صاحب مراقبہ کا مراقبہ اس وقت تک کامل نہیں ہوتا جب تک وہ تصور اسمِ اللہ ذات کے ساتھ مراقبہ میں داخل اور خارج نہ ہو۔ خاص الخاص مراقبہ کی بنیاد اسمِ اللہ ذات کے صحیح ذکر، فکر اور تسبیح پر ہے۔ راہِ ہدایتِ الہی کے عظیم مراتب رکھنے والا صاحب مراقبہ باطن اور خواب میں جو بھی مشاہدہ کرتا ہے دراصل اللہ کی معرفت اور مجلسِ محمدی ﷺ دیکھتا ہے اور انبیاء و اولیاء اللہ کی مجلس میں ان سے ملاقات کرتا ہے۔ جو مراقبہ کے ذریعے یہ دو مراتب بطور گواہ حاصل نہیں کرتا اس کا مراقبہ غلط ہے بلکہ وہ مراقبہ کی راہ ہی نہیں جانتا۔ مراقبہ ایسا نگہبان اور محافظ ہے جو نفس، شیطان اور دنیا کی پریشانیوں اور خطرات سے بچاتا ہے۔ منزل بہ منزل، مقام بہ مقام طے کرواتا ہے اور اللہ کی ذات میں غرق کر کے مجلسِ محمدی ﷺ تک پہنچا

دیتا ہے۔ تحقیق کے طریقہ سے اس طرح کا صاحبِ مراقبہ جس وقت چاہتا ہے ملازمِ حضور ہو جاتا ہے۔ کامل عارف باللہ کا خاتمہ بالخیر اور اس کا باطن معمور ہوتا ہے، اس پر اسے مبارک ہو۔

جان لے لے کہ تین چیزیں کبھی چھپی نہیں رہ سکتیں چاہے انہیں ہزاروں پردوں میں چھپایا جائے۔ ایک سورج، دوسری دین محمدی ﷺ کی معطر خوشبو لا اِلهَ اِلاَّ اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهُ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تیسری معرفتِ اِلاَّ اللهُ رکھنے والا عارف باللہ۔ اگر کوئی شخص مراقبہ یا خواب کے دوران جنت میں جا کر وہاں کا کھانا کھا لیتا ہے اور وہاں کی ندی سے پانی پی لیتا ہے، حور و قصور کا تماشا دیکھ لیتا ہے تو اس مراقبہ یا خواب سے باہر آ کر وہ ساری عمر کھانے پینے کا محتاج نہیں رہتا، اس کے وجود سے بھوک اور پیاس ختم ہو جاتی ہے اور اسے عمر بھر نیند نہیں آتی اگرچہ بظاہر وہ سوتا ہوا ہی دکھائی کیوں نہ دے۔ وہ ہر وقت حالتِ نماز میں رہتا ہے اور تمام عمر ایک ہی وضو سے گزار دیتا ہے۔ اس کے وجود میں اطاعت کی ایسی توفیق پیدا ہوتی ہے کہ وہ دن رات سجدہ سے کبھی سر نہیں اٹھاتا۔ وہ دن بہ دن فریبہ ہوتا جاتا ہے اور وہ ظاہر میں صرف لوگوں کی ملامت سے بچنے اور پوشیدہ رہنے کی خاطر کھاتا پیتا ہے۔ اس کے لیے موسمِ گرما اور موسمِ سرما ایک جیسے ہو جاتے ہیں۔ اور گرمی اور سردی دونوں ہی اسے لذت دیتی ہیں۔ یہ تمام مراتب حقیر اور کمتر درویش کے ہیں۔ فقیروں کو ان مراتب سے شرم و حیا آتی ہے کیونکہ یہ تمام مراتب فقرِ محمدی ﷺ سے بہت دور ہیں اور ان کا تعلق بھی نفس کی خواہشات سے ہے۔ مراقبہ کی انتہا یہ ہے کہ مراقبہ یا خواب کے دوران لقائے الہی<sup>۱</sup> نصیب ہو جس کی مثال ظاہری طور پر کسی چیز سے نہیں دی جاسکتی۔ ایسا مراقبہ کرنے والے کے وجود میں توحید، اللہ کی معرفت، تصور اسمِ اللہ ذات، طلب اور محبت سے ایسی

<sup>۱</sup> فریبہ کے لغوی معنی موٹاپے کے ہیں لیکن یہاں اس سے مراد ہے کہ روحانی طور پر صحت مند ہوتا جاتا ہے۔

<sup>۲</sup> لقائے الہی: لقاعربی کا لفظ ہے جسے دیدارِ الہی یا مشاہدہ حق تعالیٰ کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ لقا کے لغوی معنی دیدار، چہرہ، صورت، شکل اور ملاقات کے ہیں۔ عارفین اور فقراء کے ہاں لقائے الہی سے مراد دیدارِ الہی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِلِقَاءِ اللَّهِ (الانعام-31) ترجمہ: بے شک وہ لوگ خسارے میں ہیں جنہوں نے لقائے الہی کو جھٹلایا۔

آگ پیدا ہوتی ہے جس کی جلالت اور ضرب سے نفس پر دن رات قہر اور غضب نازل ہوتا رہتا ہے۔ وہ شریعت کی پیروی میں کوشاں رہتا ہے اور اس کا وجود شریعت کا لباس پہن لیتا ہے۔ وہ ہمیشہ یہ پکارتا رہتا ہے:

تَفَكَّرُوا فِي آيَاتِهِ وَلَا تَفَكَّرُوا فِي ذَاتِهِ

ترجمہ: اللہ کی نشانیوں میں تفکر کرو لیکن اس کی ذات میں تفکر نہ کرو۔

سب سے عظیم نعمت معرفت اور توحید کی نعمت ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی صورت، جسم اور جوہر کے متعلق تفکر نہیں کرتا کیونکہ وہ بے مثل و بے مثال ہے۔ وہ ہمیشہ تنور کی مثل اپنے وجود میں اپنے اعضاء کے ایندھن کو اللہ کے ذکر کی آگ سے اس طرح جلاتا رہتا ہے جس طرح آگ خشک لکڑیوں کو جلاتی ہے۔ اگر وہ حضوری کی اس آتش جلالت کے ذرہ بھر سے زمین یا آسمان کی طرف نظر کر لے تو وہ سب کے سب جل جائیں۔ لیکن اس پر آفرین ہے کہ وہ اس آگ میں جلتا رہتا ہے لیکن دم نہیں مارتا اور قیامت تک اس آگ سے خلاصی نہیں پاتا۔ کوئی اور ریاضت اس ریاضت سے سخت نہیں ہے۔ بعض لوگ ان مراتب پر پہنچ کر کافر اور مشرک ہو گئے اور بعض دیوانے، مجنون اور مجذوب۔ جو کوئی اس کا بوجھ اٹھا لیتا ہے وہ لباس شریعت پہن لیتا ہے۔ خلق خدا کو تنگ نہیں کرتا بلکہ خبردار اور ہوشیار رہتا ہے۔ ہزاروں ہزار مجذوب اس آگ میں جل گئے۔ ہزاروں میں سے کوئی ایک ہی معرفت اللہ کے آب رحمت سے اس آگ کو بجھاتا ہے اور مجذوب کے مراتب تک پہنچتا ہے۔ میرا یہ قال میرے حال کے مطابق ہے۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔

جان لے کہ زمین اور آسمان کے تمام طبقات اسم اللہ ذات کے ادب میں بغیر کسی ستون کے کھڑے ہیں اور قیامت تک اسی طرح اسم اللہ کی طرف متوجہ رہیں گے۔ زمین و آسمان میں موجود ہر چیز اسم اللہ کی تسبیح بیان کر رہی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يُسَبِّحُ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ



ترجمہ: بے شک زمین و آسمان کی ہر چیز اللہ کی تسبیح بیان کرتی ہے اور وہ غالب اور حکمت والا ہے۔  
ایک اور آیت میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَنْ يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ ۗ إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا ۝ ﴾ (الاحزاب-72)

ترجمہ: بے شک ہم نے اپنی امانت آسمانوں، زمینوں اور پہاڑوں (اور ان کے درمیان موجود ہر چیز) پر پیش کی لیکن وہ ڈر گئے اور اس امانت کو اٹھانے سے معذور رہے۔ لیکن انسان نے اس امانت کو اٹھالیا۔ بے شک انسان ظالم اور جاہل ہے۔

خواب اور مراقبہ کے احوال ایک جیسے ہوتے ہیں البتہ مراقبہ خواب سے زیادہ غالب ہوتا ہے۔ خواب دیکھنے والا شور و غل اور اونچی آواز سن کر نیند سے بیدار ہو جاتا ہے لیکن اگر کسی پر مراقبہ غالب آ جائے تو وہ نور و احدانیت ذات اور حضوری کے مقامات کے مشاہدہ میں اس قدر غرق ہو جاتا ہے کہ اگر اس حال میں صاحب مراقبہ کا سر اس کے تن سے جدا بھی کر دیا جائے تو اسے ہرگز خبر نہیں ہوتی۔ پس معلوم ہوا مراقبہ موت کی مثل ہے، ایسے مراقبہ موت میں صاحب مراقبہ باشعور رہ کر جواب باصواب پاتا رہتا ہے۔ مراقبہ معرفت سے عارفوں کو اللہ کی جانب سے مراتب نصیب ہوتے ہیں اور وہ نور سے سرفراز ہو کر رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ترجمہ: ”اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے“ کے مقام پر پہنچ جاتے ہیں اور اللہ کی دوستی پر راضی رہتے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ اِرْجِعْ إِلَىٰ رَبِّكَ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۗ فَادْخُلِي فِي عِبَادِي ۗ وَادْخُلِي جَنَّاتِي ۗ ﴾ (الفجر-28-30)

ترجمہ: لوٹ اپنے رب کی طرف، وہ تجھ سے راضی ہو اور تو اللہ سے راضی ہو۔ پس میرے بندوں میں شامل ہو کر میری جنتِ قرب میں آ جا۔

مراقبہ اللہ کے رازوں کا محرم ہے۔ صاحب مراقبہ کی بیداری نیند اور نیند ہوشیاری کے برابر ہے۔ وہ

اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور چیز کا مشاہدہ کرنے اور اُسے دیکھنے سے توبہ کرتا ہے۔ مراقبہ کے ذریعے محبین اور محققین کو محبت، معرفت، ملاقات اور مجلسِ محمدی ﷺ کے مراتب نصیب ہوتے ہیں۔ مراقبہ کے ان مراتب سے مردہ دل والے مردود محروم رہتے ہیں۔ مومنوں کا مراقبہ انہیں مجلسِ محمدی ﷺ کی دائمی حضوری عطا کرتا ہے جو ان کی معراج ہے۔

✽ الصَّلَاةُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِينَ

ترجمہ: نماز مومنوں کی معراج ہے۔

مراقبہ اور معرفت عارف باللہ کے بال و پر ہیں کہ عارف باللہ کی نظر ہمیشہ اللہ کی معرفت پر ہوتی ہے۔ مراقبہ کی بہت سی اقسام ہیں۔ مطلب یہ کہ جب کوئی صاحبِ اشتغال اللہ دوزانو ہو کر سر جھکاتا ہے اور آنکھیں بند کر کے مراقبہ میں تصور اسمِ اللہ ذات کی طرف متوجہ ہو کر اس میں غرق ہوتا ہے تو باطن میں اس طرح اپنے جسم کو آخرت میں لے جاتا ہے جس طرح مردہ بے جان ہو کر دارالفتنا سے دارالبقا میں پہنچ جاتا ہے۔ وہ عین العیان کے مراتب پر پہنچ جاتا ہے جہاں روحانیت کی ازلی حقیقت اور راز اس پر ظاہر ہو جاتے ہیں۔ احوالات اسمِ اللہ ذات سے بیدار ہونے والا صاحبِ استغراق جان نکلنے کے تلخ احوالات سے گزر کر گویا مردہ ہو جاتا ہے۔ اس وقت غسل سے غسل دیتا ہے، لوگ اس کے ارد گرد جمع ہو جاتے ہیں اور اس کی نمازِ جنازہ ادا کرتے ہیں۔ اس کے بعد اس کی روح دماغ کی اس ہڈی میں لائی جاتی ہے جس کا نام ولایت الابن ہے اور اسے الابيض استخوان بھی کہتے ہیں۔ یہ مقام زمین و آسمان کی وسعت سے بھی زیادہ وسیع ہے۔ پلک جھپکنے میں وہ فرشتوں کے پوچھے گئے ستر ہزار سوالات کا جواب دیتا ہے۔ اس کے بعد لوگ اس کا جنازہ اٹھالیتے ہیں۔ مقامِ قبر تک پہنچتے پہنچتے وہ بے آواز و بے زبان فرشتوں کے

۱۔ دارالفتنا: عالم خلق۔

۲۔ دارالبقا: عالم امر۔

۳۔ عین العیان کے مراتب سے مراد باطنی آنکھ پر ہر شے کی حقیقت کا عیاں ہو جانا ہے۔

ستر ہزار سوالوں کے جواب دیتا ہے۔ پھر اسے قبر میں اتار دیا جاتا ہے اور مقامِ لحد میں پہنچتا ہے جو زمین و آسمان سے زیادہ فراخ اور بے حد وسیع ہوتا ہے۔ یہاں فرشتے منکر و نکیر اسے اٹھا کر بٹھا دیتے ہیں اور اس سے سوال جواب کرتے ہیں۔ یہاں سے خلاصی پانے کے بعد منکر و نکیر اسے کہتے ہیں کہ نَمَّ فِي النَّوْمِ كَنَوْمِ الْعُرْوَسِ!۔ پھر اس کی دلہن کی نیند کے دوران ایک فرشتہ ”رومان“ آتا ہے جو اسے نیند سے جگاتا ہے، اپنی انگلی کو قلم، اپنے لعابِ دہن کو سیاہی، منہ کو دوات اور اس کے کفن کو کاغذ بنا کر اس کے تمام نیک اور بد اعمال اس پر لکھ دیتا ہے۔ پھر اس پر اس کے دستخط کرواتا ہے اور اس کا تمام اعمال نامہ تعویذ کی طرح اس کے گلے میں ڈال کر غائب ہو جاتا ہے۔ پھر اس مقامِ لحد میں ہزاروں ہزار سال بلکہ بے شمار زمانے گزر جاتے ہیں۔ اس کے بعد اس کے کانوں میں اسرافیل علیہ السلام کے صور پھونکنے کی آواز آتی ہے۔ فوراً تمام مردے گھاس اور پودوں کی طرح زمین سے نکل آتے ہیں۔ اٹھارہ ہزار عالم میدانِ حشر میں حاضر ہو جاتے ہیں اور ہر ایک کا اعمال نامہ اسکے ہاتھ میں تھما دیا جاتا ہے۔ پھر میزان میں اس کے اعمال کا وزن کیا جاتا ہے، پھر وہ پل صراط سے گزرتا ہے۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

﴿فَادْخُلِي فِي عِبَادِي ۝ وَاَدْخُلِي جَنَّتِي ۝﴾ (الفجر- 29-30)

ترجمہ: میرے مقرب بندوں میں شامل ہو کر میری جنت میں داخل ہو جا۔

جنت میں داخل ہو کر کلمہ طیب لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ پڑھتے ہوئے دستِ محمد رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے شراباً طہورا پیتا ہے۔ پھر وہ حق کی طرف متوجہ ہو کر پانچ سو سال رکوع میں رہتا ہے اور پانچ سو سال سجدے میں رہتا ہے۔ اس سجدہ کے بعد وہ حضرت محمد رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی صحبت میں پہنچتا ہے جہاں وہ اصحابِ اکرام سے چھلی صف میں بیٹھ کر رب العالمین کے دیدار سے مشرف ہوتا ہے۔ جب وہ ان مراتب کی انتہا یعنی لقاء رب العالمین

۱۔ دلہن کی نیند سو جاؤ۔

سے مشرف ہو کر تحقیق کے طریقہ سے دیدارِ الہی کے بعد بے ہوشی سے واپس ہوش میں آتا ہے تو وہ اس بے مثل، بے مثال غیر مخلوق صورت لَيْسَ كَمِثْلِهِ (جس کی مثل کوئی نہیں) کی کوئی مثال نہیں دے سکتا۔ پس وہ ہر وقت باطن کی طرف متوجہ ہو کر اللہ تعالیٰ کے دیدار کی لذت میں غرق رہتا ہے۔ اس کی آنکھیں کسی بھی حال میں اللہ تعالیٰ کے دیدار اور اس کی تجلیات کے مشاہدہ سے ایک لمحہ کے لیے بھی نہیں رکتیں۔ اگرچہ وہ ظاہر میں عوام سے کلام کر رہا ہوتا ہے لیکن باطن میں وہ دائمی حضوری میں رہتا ہے۔ یہ اللہ سے واصل عارفانِ باللہ کے مراتبِ مُؤْتُوا قَبْلَ أَنْ تَمُوتُوا ہیں جن کی انتہا إِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللَّهُ ہے۔ یہ مراتب کلامِ الہی کی آیات کی برکت اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی شریعت سے حاصل ہوتے ہیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے:

❁ مَنْ عَرَفَ رَبَّهُ فَقَدْ كَلَّ لِسَانَهُ

ترجمہ: جسے اللہ کی معرفت حاصل ہو جاتی ہے اس کی زبان گونگی ہو جاتی ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

❁ وَمَنْ كَانَ فِي هَذِهِ أَعْمَىٰ فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمَىٰ (بنی اسرائیل-72)

ترجمہ: اور جو یہاں اندھا رہا وہ آخرت میں بھی اندھا ہی رہے گا۔

یہ مراتب ایسے علماء باعمل کے ہیں جو کسی طالب فقیر کے ہاتھ پر بیعت ہیں۔

خندہ برسینہ صافان می کنی ہوشیار باش

ہر کہ بر آئینہ خندد ریش خندہ میکند

ترجمہ: خبردار! تو (آئینے جیسے) شفاف دل والے فقراء کا مذاق اڑاتا ہے؟ جو آئینہ پر ہنستا ہے

حقیقت میں خود پر ہنستا ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے:

❁ سَيِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُ الْفُقَرَاءِ

ترجمہ: قوم کا سردار فقراء کا خادم ہے۔

پس کسی دوسرے کی کیا مجال ان کے سامنے دم بھی مارے؟ جو ان سے گستاخی کرتا ہے وہ دونوں جہان میں خراب اور پریشان ہو جاتا ہے۔ بندہ اور خدا کے درمیان پیاز کے چھلکے جتنا باریک پردہ ہے۔ اگر تو آئے تو دروازہ کھلا ہے اور اگر نہ آئے تو حق بے نیاز ہے۔ بندہ خود اپنی مرضی سے پیدا نہیں ہوتا اور نہ ہی اس کا کوئی کام اور خواہش اس کی مرضی سے پایہ تکمیل کو پہنچتی ہے۔

حدیث مبارکہ ہے:

﴿فَعَلُ الْحَكِيمِ لَا يَخْلُوا عَنِ الْحِكْمَةِ﴾

ترجمہ: حکیم کا کوئی کام بھی حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔

پس بہتر یہ ہے کہ اپنا ہر کام خدا کے سپرد کر دے اور خود کو درمیان سے ہٹالے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَأَفِضْ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ﴾ (المومن-44)

ترجمہ: اور میں اپنا ہر معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں بے شک اللہ اپنے بندوں کو دیکھنے والا ہے۔

جان لے! اللہ عزوجل بے مثل اور بے مثال ہے۔ اللہ تعالیٰ وہ واحد جی القیوم ذات ہے جس نے

خود کو اپنی ہی صورت پر قائم رکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صورت غیر مخلوق ہے۔ جو کوئی اللہ تعالیٰ کو خواب یا

خواب سے غالب تر مراقبہ میں دیکھ لیتا ہے وہ مجذوب ہو جاتا ہے۔ جب وہ بیدار ہوتا ہے تو نور

توحید سے پھر ہوشیار ہو جاتا ہے۔ اللہ کے دیدار سے وجود میں اس قدر آگ کی گرمی پیدا ہو جاتی

ہے کہ وہ اس میں جل کر مر جاتا ہے یا پھر اس کی زبان پر خاموشی کی مہر لگ جاتی ہے اور وہ گونگا ہو

جاتا ہے یا پھر وہ دن رات سجدہ میں رہتا ہے۔ شریعت کا لباس اپنے وجود پر پہن کر شریعت میں

کوشاں رہتا ہے۔ اس وقت اللہ سے اصل عارف باللہ اس بے مثل صورت، جس کی کوئی مثال

نہیں دی جاسکتی، کے مشاہدہ حضوری سے مشرف ہو کر اللہ تعالیٰ (کے قرب) کی اس قدر نعمت

حاصل کر لیتا ہے جو وہم و گمان میں نہیں سما سکتی۔ یہ تمام مراتب بھی اسم اللہ ذات اور کلمہ طیبات لا

إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ کے حضرات سے حاصل ہوتے ہیں۔ کلمہ طیب کا طریقہ تحقیق کا طریقہ ہے۔

پس! معلوم ہوا کہ آوازِ نفس، مقامِ نفس، سوالِ نفس اور احوالِ نفس الگ ہیں اور آوازِ قلب، سوالِ قلب، رازِ قلب اور احوالِ قلب الگ ہیں۔ آوازِ روح، مقامِ روح، سوالِ روح اور احوالِ روح الگ ہیں۔ نفس کی آواز دنیا کا علم ہے اور اس کا مقام خواہشات ہیں۔ قلب کی آواز ذکر ہے۔ اس کا علم محبتِ الہی اور شوق ہے، اس کا مقام پاک باطن ہے۔ روح کی آواز اللہ کا کلام اور نص و حدیث ہے۔ روح کا مقام تمام علم و علوم کی جمعیت ہے۔ ان میں سے ہر ایک گروہ کو اس کے مقام سے پہچاننا چاہیے کہ یہ اہل نفس ہیں، یہ اہل قلب ہیں اور یہ اہل روح اللہ ہیں۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔

# باب چہارم

## فنائی الشیخ، فنائی اسمِ مُحَمَّد ﷺ اور فنائی اللہ کا بیان

مریدوں کے تین مراتب ہیں۔ پہلا مرتبہ فنائی الشیخ ہے۔ جب شیخ کی صورت مرید کے تصور میں رہتی ہے تو وہ جس طرف بھی نظر کرتا ہے اسے شیخ کا تصرف ہی نظر آتا ہے۔ دوسرا مرتبہ فنائی اسمِ مُحَمَّد ﷺ ہے۔ اس مرتبہ پر جب مرید کو صورتِ اسمِ مُحَمَّد ﷺ کا تصور حاصل ہوتا ہے تو تمام ماسویٰ اللہ اس کے وجود سے نکل جاتے ہیں۔ وہ جس طرف بھی دیکھتا ہے اسے مجلسِ محمدی ﷺ ہی نظر آتی ہے۔ تیسرا مرتبہ فنائی اللہ ہے۔ جب مرید کو اسمِ اللہ ذات کا تصور حاصل ہو جاتا ہے تو اس کا نفس مکمل مرجاتا ہے۔ وہ جس طرف بھی دیکھتا ہے اسمِ اللہ ذات کے انوار کی بے شمار تجلیات سے مشرف ہوتا ہے اس مرتبہ کو لامکان کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو مکان اور مقام سے تشبیہ دینا شرک اور کفر کا موجب ہے۔

جان لے! قرب کے مراتب تین قسم کے ہیں جو تین قسم کے تصور، تصور فنائی الشیخ، تصور فنائی اسمِ مُحَمَّد ﷺ اور فنائی اسمِ اللہ ذات سے حاصل ہوتے ہیں۔ جان لے! کل مخلوقات کا ظہور نورِ محمد ﷺ سے ہوا اور نورِ محمد ﷺ کا ظہور اللہ تعالیٰ کے نور سے ہوا۔ جو مرشد پہلے ہی روز طالب کی نوری صورت کو صورتِ نورِ حضورِ محمد ﷺ سے ملا کر واحدانیت کے نوری دریائے ربوبیت میں غرق نہیں کرتا اسے مرشد نہیں کہا جاسکتا۔ کامل مرشد تو پہلے ہی روز اسمِ اللہ کا تصور عطا کرتا ہے جس سے طالب کا تزکیہ نفس، تصفیہ قلب، تجلیہ روح اور تجلیہ سر ہوتا ہے اور یہ تمام یعنی نفس قلب، روح اور سر نور بن جاتے ہیں۔ جب ان چاروں کا نور اکٹھا ہوتا ہے تو یہ اپنی اصل کی

طرف رجوع کرتا ہے۔ جیسا کہ فرمایا:

كُلَّ شَيْءٍ يَرْجِعُ إِلَىٰ أَصْلِهِ

ترجمہ: ہر چیز اپنی اصل کی طرف رجوع کرتی ہے۔

راہِ حضوری کی ابتدا فنا فی الشیخ ہے، وسط فنا فی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور انتہا فنا فی اسم اللہ ذات ہے۔ جو شریعتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم، امر معروف اور نص احادیث سے باہر قدم رکھتا ہے وہ مردودِ خبیث ہو جاتا ہے۔ جان لے اور آگاہ ہو جا! ابتدائی طالب جب اسم اللہ ذات کو اپنے تصور اور تصرف میں لاتا ہے تو اسم اللہ اس کے دل میں ساکن اور اس پر نقش ہو جاتا ہے، پھر طالب جب اپنے دل کی طرف توجہ کرتا ہے تو اس کے دل کے گرد نور کی مثل آگ کا شعلہ پیدا ہوتا ہے۔ طالب اسے تجلی حضور سمجھ لیتا ہے۔ اس شیطانی آگ سے شیطان کی آواز آتی ہے ”میں تیرا یار ہوں اور تو میرا یار ہے۔ اب تو ظاہر اور باطن میں ہر قسم کی بندگی سے توبہ کر لے۔ تو صرف اس تجلی میں میرا دیدار کر۔“ اس کے بعد شیطان کی یہ تجلی بچے کی صورت اختیار کر لیتی ہے، پھر یہ تجلی جو ان اور آخر میں بوڑھے کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔ پھر شیطان کہتا ہے ”یہ تمام مراتب فقیر کے اسرار ہیں۔“ اس کے بعد یہ صورتِ شیطانی اسے اندر سے ہر سوال کا جواب دیتی ہے اور ماضی، حال اور مستقبل کے تمام حالات کی تفصیل سے آگاہ کر دیتی ہے۔ اور لوگ سمجھتے ہیں کہ فلاں فقیر بہت ہی صاحبِ کشف ہے۔ یہ تمام مراتب اندرونی شیطان کا استدراج ہیں۔ ان سے خبردار رہ! جب یہ شیطانی صورت، پیر کی صورت تم سے کلام کرے تو فوراً توجہ باطنی سے کلمہ طیب لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ پڑھتا کہ یہ شیطانی صورت دفع ہو جائے۔ اس کے بعد اسم اللہ کے حروف سے تجلی نور ظاہر ہوگی۔ یہ نوری تجلی تجھے جو صورت دکھائے گی وہ صورت نص و حدیث کے عین مطابق برحق اور ہدایت ہوگی۔ اَمَّا وَصَدَقْنَا ایسا باطن جو ظاہری شریعت، اسم اللہ ذات اور قرآن کے موافق نہ ہو وہ باطل ہے۔



حدیث مبارکہ ہے:

كُلُّ بَاطِنٍ مُّخَالِفٌ لِّظَاهِرٍ فَهُوَ بَاطِلٌ

ترجمہ: جو باطن ظاہر کے خلاف ہو وہ باطل ہے۔

فنا فی الشیخ کے مراتب کا تعلق اسمِ اللہ ذات کی حضوری سے نوری مشاہدات، تجلیات اور مجلسِ سرورِ کائنات صلوٰت اللہ علیہ سے ہے۔ فنا فی الشیطان کے مراتب رکھنے والے ناقص، نفس پرست، ست، مغرور، مست رہنے والے طالب اور شیخ بے شمار ہیں لیکن معرفتِ الٰہ اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی حضوری کے لائق فنا فی الشیخ اور روشن ضمیر طالب بہت کم ہیں جو شریعت میں ہوشیار اور فنا فی الشیخ کا تصور رکھنے والے کامل عارف ہوں۔

جان لے! تصورِ شیخ زیادہ کرنے سے طالب کے وجود میں غیبِ الغیب سے ایک نوری صورت کا ظہور ہوتا ہے۔ کبھی یہ صورت دن رات قرآنِ پاک کی تلاوت کر کے آیات کو حفظ کرتی ہے، کبھی یہ ذکرِ اللہ میں مشغول رہتی ہے۔ کبھی یہ صورت علومِ نص و حدیث، تفسیر، مسائلِ فقہ، فرض، واجب، سنت اور مستحب جیسے علمِ فضیلت بیان کرتی ہے۔ کبھی یہ صورت فرض اور سنت کے آداب بجالاتی ہے۔ کبھی یہ صورت اللہ کے ذکر میں غرق ہوتی ہے اور اس سے ”سِرِّهُو، سِرِّهُو، هُوَ الْحَقُّ، لَيْسَ فِي الدَّارَيْنِ إِلَّا هُوَ“ کی بلند آوازیں سنائی دیتی ہیں۔ کبھی اس صورت سے ماضی، حال اور مستقبل کی ہر حقیقت یک بہ یک معلوم ہو جاتی ہے۔ اکثر یہ صورت دن رات نماز، اطاعت اور بندگی میں رہتی ہے اور کبھی فارغ نہیں ہوتی۔ یہ صورت ہمیشہ شریعت کی نگہداری میں رہتی ہے اور اگر کبھی غلطی سے کوئی خطا یا خلافِ شرع کوئی کام ہو جائے یا وہ کلمہ کفر، شرک، بدعت یا گناہ کی کوئی بات کہہ بیٹھے تو یہ صورت فوراً ان معاملات میں اپنے نفس کا محاسبہ کرتی ہے اور اسے (ان باتوں سے) روک دیتی ہے اور نفس سے کہتی ہے کہ کہو لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۰ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ أَمْ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ بِالْفَنَاءِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ بِالْبَقَاءِ۔ جس سے نفس خدا کو فنا فی الشیخ کے مراتب پر پہنچ کر پہچان لیتا ہے۔ یہ صورت وجود کے

اندر گم رہ کر وجود کو گناہوں سے تائب رکھتی ہے۔ صرف یہی وہ صورت ہے جس نے باصفا تصور کی بدولت ازل میں اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ کے جواب میں قَالُوا بَلٰی کہا۔ یہ صورت نقصان پہنچانے والے نفس کی سرزنش کر کے نفس کو کچی اور سرکشی سے روکتی اور سیدھے راستے پر گامزن رکھتی ہے۔ نفس کو پہچاننا، شیخ کامل کے الہام اور پیغام پر اعتبار کرنا بچوں کے مراتب ہیں۔ ان مراتب میں معرفت کا پیغام اور فقر تمام نہیں ہے۔ ان (بچوں جیسے مراتب) پر مغرور نہ ہو کہ اللہ کے قرب و حضوری، منظوری و معموری اور شوق میں مسروری کی راہ ان مراتب سے بہت آگے ہے۔ مرشد کو کامل ہونا چاہیے۔ ناقص مرشد عورتوں جیسی عادات اور ہیجڑوں جیسی صورت رکھنے والے بے شرع، اہل بدعت کسی کام نہیں آتے۔ مرشد کامل کا طالب جو فنا فی الشیخ ہو کر صاحب صورت ہو چکا ہو، اگر گناہ کی طرف مائل ہو جائے تو مرشد کامل گناہ اور اس کے درمیان مانع ہو کر اسے اس گناہ سے روک لیتا ہے اور اپنی پوری قوت سے اس کی شہوت اور نفسانی خواہشات کا غلبہ توڑ دیتا ہے۔ جب صاحب صورت فنا فی الشیخ طالب سوتا ہے تو وہ صورت توفیق حق سے اس کی رفیق ہوتی ہے اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے توحید اور معرفت اِلَّا اللّٰهُ میں غرق کر دیتی ہے۔ اگر فنا فی الشیخ صاحب صورت طالب مراقبہ کرتا ہے تو وہ صورت اس طالب کا ہاتھ پکڑ کر اسے مجلس سرور کائنات حضرت محمد رسول اللہ ﷺ میں لے جاتی ہے اور اس مجلس سے طالب کو منصب اور مراتب دلواتی ہے۔ یہ مراتب باطن صفا فنا فی الشیخ طالب کے لیے ہیں۔

✽ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اتَّبَعَ الْهُدٰی

ترجمہ: سلام ہو اس پر جس نے ہدایت کی اتباع کی۔

یہ نوری صورت ہمیشہ یہ تسبیح بیان کرتی رہتی ہے:

✽ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ ۝ سُبْحَانَ ذِي الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوتِ ۝ سُبْحَانَ ذِي الْعِزَّةِ وَالْعُظْمَةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْجَبْرُوتِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِي لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوتُ سُبُّوْهُ قُدُّوسٌ رَبَّنَا

وَرَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ

ترجمہ: پاک ہے اللہ، تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس کے سوا کچھ موجود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے اور کوئی طاقت اور کوئی قوت اللہ کے سوا بڑی اور عظیم نہیں ہے۔ پاک ہے وہ تمام ملکوں اور بادشاہی کا مالک۔ پاک ہے وہ عزت والا، عظمت والا، ہیبت والا، قدرت والا اور وہ کبریا اور مالکِ جبروت ہے۔ پاک ہے وہ حی القیوم ذات، جسے نہ نیند آتی ہے اور نہ موت۔ تمہارا رب پاک ہے وہ قدوس ہے، ملائکہ اور ارواح کا رب ہے۔

یہ نوری صورت سخاوت میں حاتم سے بڑھ کر ہے۔ یہ مراتب باطن صفا فنا فی الشیخ طالب کے ہیں۔ فنا فی الشیخ کا مقام یہ ہے کہ جب طالب مولیٰ شیخ کی صورت کا تصور کرتا ہے تو شیخ کی صورت اسی وقت حاضر ہو جاتی ہے اور طالب مولیٰ کا ہاتھ پکڑ کر اسے اللہ کی معرفت عطا کر دیتی ہے یا اسے مجلسِ محمدی ﷺ میں لے جاتی ہے۔ ایسا ہی شیخ یحییٰ وَیَمِیْتُ کہلاتا ہے۔ فنا فی اسمِ مُحَمَّد ﷺ کا مقام یہ ہے کہ جو طالب اسمِ مُحَمَّد ﷺ کا تصور کرتا ہے تو بے شک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روح مبارکہ اصحابِ کرام کی ارواح مبارکہ کے ساتھ لطف و کرم سے حاضر ہو جاتی ہے۔ آپ ﷺ صاحبِ تصور سے فرماتے ہیں ”میرا ہاتھ تھام لو“۔ جیسے ہی طالب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہاتھ پکڑتا ہے اس کے دل کی آنکھ کھل جاتی ہے اور اس پر اللہ تعالیٰ کی معرفت کا راز روشن اور واضح ہو جاتا ہے۔ طالب لائقِ ارشاد ہو جاتا ہے، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس صاحبِ تصور کو اپنی زبان مبارکہ سے فرماتے ہیں کہ خلقِ خدا کی امداد کرو۔ پس وہ رسولِ خدا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے حکم سے طالبوں کو اپنے ہاتھ پر بیعت کر کے انہیں تعلیم و تلقین سے آراستہ کرتا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ (الفتح-10)

یہ یحییٰ وَیَمِیْتُ: زندہ کرنے والا اور مارنے والا۔ مرشد مردہ قلب و روح کو زندہ کرتا ہے اور زندہ و قوی نفس کو مار دیتا ہے۔

ترجمہ: ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے۔

مجھے اس قوم پر تعجب ہوتا ہے جنہوں نے باطن میں اللہ تعالیٰ کے نور کی معرفت کی لذت نہیں چکھی اور فَفَرُّوْا اِلَى اللّٰهِ كُو فَفِرُّوْا مِّن اللّٰهِ<sup>۱</sup> سمجھتے ہیں۔ فنا فی اللہ کا مقام یہ ہے کہ جب کوئی اسم اللہ ذات کا تصور کرتا ہے تو اسم اللہ ذات کی تاثیر سے معرفتِ اِلَّا اللّٰهُ بخش دیتی ہے اور غیر ماسویٰ اللہ اس کے دل سے مکمل طور پر نکل جاتے ہیں۔ جو کوئی اس مقام پر پہنچتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی معرفت کے دریائے توحید سے جام بھر کر پی لیتا ہے، شریعت کا لباس اپنے سارے وجود پر سر سے پاؤں تک پہن لیتا ہے، معرفتِ الہی اور شریعت کے حکم کو پھیلانے میں کوشاں ہو جاتا ہے، اسے معرفتِ الہی کے جور از نصیب ہوتے ہیں ان کو جاہل لوگوں کے سامنے عیاں نہیں کرتا اور نہ ہی شور مچا کر لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کر کے خود فروشی کرتا ہے۔

تا توانی خویش را از خلق پوش

عارفان این کی پسندد خود فروش

ترجمہ: جہاں تک ممکن ہو خود کو مخلوق سے پوشیدہ رکھ۔ عارفین خود فروشی کو کیسے پسند کر سکتے ہیں۔

۱ فَفَرُّوْا اِلَى اللّٰهِ: دوڑو اللہ کی طرف۔

۲ فَفِرُّوْا مِّن اللّٰهِ: دوڑو اللہ سے دور۔

## باب پنجم

### مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیان

سلوک کی راہ کے سالک کے لیے مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں داخل ہونے کا طریقہ یہ ہے کہ جب طالب تصور سے اسم اللہ ذات کا نقش دل پر جماتا ہے تو اسم اللہ ذات اس کے دل میں سکونت اور قرار پکڑ لیتا ہے، اسے باطن میں اسم اللہ ذات اس طرح واضح دکھائی دینے لگتا ہے کہ جس طرح صبح صادق کا روشن سورج طلوع ہوتا ہے۔ پھر اس سے معرفت الہی کے نور کی تجلیات کا شعلہ نکلتا ہے جس سے اس کے دل میں موجود تاریکی، سیاہی، جھوٹی نفسانی اور شیطانی ظلمات کی رات ختم ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد مرشد کو چاہیے کہ وہ طالب سے کہے کہ تفکر اور باطنی تصور سے اپنے دل کے گرد اسم اللہ ذات کو دیکھے اور بتائے اس نے وہاں کیا دیکھا ہے؟ اگر طالب دل کے گرد اسم اللہ کو دیکھ کر اس میں غرق ہو جاتا ہے اور باطن میں اللہ کی حضوری کے شعور کو بھول جاتا ہے تو جان لو وہ اللہ تعالیٰ کی معرفت کے نور میں محو ہو چکا ہے۔ اگر وہ باطن میں باشعور ہوتا ہے تو بتاتا ہے کہ دل کے گرد اسم اللہ کا ایک لامحدود اور بے حد وسیع میدان نظر آ رہا ہے۔ طالب اپنے دل اور اسم اللہ کی طرف دوبارہ متوجہ ہو جاتا ہے۔ جب وہ مراقبہ سے باہر آتا ہے تو وہ بتاتا ہے کہ اس میدان میں روضہ کی طرح ایک گنبد ہے جس کے دروازہ پر لا اِلهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهُ لکھا ہوا ہے۔ جب اس کا تالا کھلتا ہے اور طالب مولیٰ اس روضہ کے اندر داخل ہوتا ہے تو اسے ایک خاص مجلس دکھائی دیتی ہے۔ اس مجلس میں ذکر مذکور اور قرآن و نص و حدیث کا درس ہو رہا ہوتا ہے۔ اسے معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سات مقامات پر میسر ہوتی ہے، پہلا مقام ازل، دوسرا مقام ابد، تیسرا مقام دنیا جہاں یہ چار مقامات پر میسر ہوتی ہے ایک مجلس مقام حرم مدینہ میں روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر، دوسری حرم کعبہ میں، باقی دو مقامات عرش اکبر

سے اوپر ہیں جہاں یہ مجلس قائم ہوتی ہے۔ ایک مجلس دریائے ژرف پر ہوتی ہے، دریائے ژرف توحیدِ مطلق کا وہ دریا ہے جس کی ہر موج اللہ تعالیٰ کی معرفت کے نور کی بدولت بے مثل ہے۔ ایک مجلس محمدی ﷺ لامکان میں قائم ہوتی ہے جس کی مثل کوئی چیز نہیں، اسے بیان نہیں کیا جاسکتا۔ ان تمام مذکورہ مقامات پر ذکرِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ جاری رہتا ہے۔ یہ صاحبِ تصور طالب جس مجلس میں بھی حاضر ہونا چاہتا ہے، مراقبہ اور اللہ کے ذکر سے باطن میں اس مجلس کی حضوری میں پہنچ جاتا ہے۔ (اس دوران) ظاہر میں ایسے لگتا ہے کہ وہ ایک بے جان مردہ ہے۔ مجلس محمدی ﷺ میں داخل ہونے کا یہ طریقہ عام اور ابتدائی طالب کا ہے۔ جب ظاہر اور باطن ایک ہو جاتے ہیں تو طالب انتہائی درجہ کا کامل عارف باللہ بن جاتا ہے۔

جان لے کا ملین کے لیے ہر جگہ مجلس محمدی ﷺ ہے جس طرح سورج ہر جگہ ہے اور اس مجلس کی دائمی حضوری رکھنے والا طالب ذرہ کی مثل ہے۔ یہ ذرہ سورج سے کبھی جدا نہیں ہوتا بلکہ یہ ذرہ سورج سے ہی روشن ہے۔

مطلب یہ کہ طالب مولیٰ ورد و وظائف اور اعمالِ ظاہر سے ہرگز باطن میں مجلس محمدی ﷺ تک نہیں پہنچ سکتا اگرچہ وہ تمام عمر ریاضت کرتا رہے۔ باطن کی راہ صاحبِ باطن مرشدِ کامل سے ہی حاصل ہوتی ہے جو ایک لمحہ میں مجلس محمدی ﷺ کی حضوری میں پہنچا کر واصل کر دیتا ہے۔

جان لے اُمتِ پیروکار کو کہتے ہیں۔ پیروکار وہ ہیں جو اپنا ہر قدم قدم محمدی ﷺ پر رکھتے ہوئے خود کو مجلس محمدی ﷺ تک پہنچاتے ہیں۔ مجھے اس قوم پر تعجب ہوتا ہے جو حضوری کی راہ نہیں جانتے اور تکبر، خواہشاتِ نفس، خودنمائی اور نفس پرستی کی وجہ سے عارفانِ باللہ سے طلب کرتے ہوئے شرماتے ہیں۔ جو شخص حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی نظر میں منظور نہیں وہ مسلمان، مومن،

فقیر، درویش، عالم، فقیہ، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اُمتی اور پیروکار کیسے ہو سکتا ہے؟

جان لے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ہدایت کا سر ہیں اور یہ ہدایتِ بدایت میں ہے۔

لہٰذا بدایت سے مراد ابتدا ہے اور ہر مومن مسلمان کی ابتدا نور محمد ہے یعنی عالمِ ناسوت کے بشری وجود میں رہتے ہوئے عالمِ وحدت میں نور محمد یا حقیقتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچنا بدایت ہے اور یہی ہدایت ہے۔

حدیث مبارکہ ہے:

❁ التَّهَيَّاتُ هُوَ الرَّجُوعُ إِلَى الْبِدَايَةِ

ترجمہ: انتہا ابتدا کی طرف لوٹ جانے کا نام ہے۔

حدیث مبارکہ ہے:

❁ مَنْ رَأَى فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِبَيِّنَةٍ

ترجمہ: جس نے مجھے دیکھا بے شک اس نے حق دیکھا کیونکہ یقیناً شیطان میری مثل نہیں ہو سکتا۔

جان لے کہ باطن میں حضور ﷺ کی حضوری اور ملازمت میں رہنے والا طالب اگر کسی دینی یا دنیاوی کام کی التماس کرتا ہے اور حضور ﷺ اس کام کا حکم عالی فرما دیتے ہیں اور حکم دیتے وقت اپنے اصحاب کے ہمراہ اس کے لیے دعائے خیر بھی فرما دیتے ہیں، لیکن اس کے باوجود اگر ظاہر میں وہ کام نہیں ہوتا تو اس کی کیا وجہ ہے؟ اس طالب مولیٰ کو معلوم ہونا چاہیے کہ ابھی وہ کمال کے مرتبہ پر نہیں پہنچا اور ابھی تک ترقی کے مراتب طے کر رہا ہے۔ ابھی وہ طالب طلب کے مشکل مقام پر ہے۔ اس لئے باطن میں اس کی درخواست کے موافق بہتر نعم البدل عطا کر دیا جاتا ہے جس سے وہ خوش ہو جاتا ہے۔ اس مرتبے اور ترقیٰ قرب پر اسے مبارکباد۔ اگر وہ طالب جاہل ہے یا دنیا مردار کا طالب ہے اور حضور ﷺ کی مجلس خاص میں دنیا کی طلب کرتا ہے تو ایسے نالائق طالب کو مجلس محمدی ﷺ سے نکال دیا جاتا ہے یا اس کے اعلیٰ مراتب سلب کر لیے جاتے ہیں۔ اگر کسی طالب کا ظاہر اور باطن ایک ہو چکا ہو تو وہ اس مقام پر قدم رکھتا ہے جہاں اس کے مراتب ترقی سے بالاتر ہو جاتے ہیں۔ جو کوئی (دائرہ) توحید میں آجاتا ہے تو حید الہی ایسے ہی اہل توحید پر مجلس محمدی ﷺ کا دروازہ کھولتی ہے۔

جان لے! خاص مجلس محمدی ﷺ دیگر نو (9) مقامات پر قائم ہوتی ہے جو مراتب بمراتب اور مقام بمقام (بڑھتے ہوئے) کامل و مکمل ہو جاتی ہے۔ پہلی مجلس محمدی ﷺ مقام ازل میں ہے، دوسری مجلس محمدی ﷺ مقام ابد میں ہے، تیسری حرم مدینہ میں روضہ رسول ﷺ میں، چوتھی

خانہ کعبہ کے داخلی مقام پر یا حرم خانہ کعبہ میں یا جبل عرفات پر جہاں لبیک کی دعائے حج قبول ہوتی ہے، پانچویں عرش سے اوپر، چھٹی قاب قوسین کے مقام پر، ساتویں بہشت میں جہاں سے اگر کچھ کھاپی لیا جائے تو تمام عمر بھوک پیاس نہیں لگتی اور نہ ہی نیند آتی ہے، آٹھویں حوض کوثر کے مقام پر جہاں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے دستِ اقدس سے شراباً طہوراً پی لی جائے تو وجود پاک ہو کر مقام ترک و توکل<sup>۱</sup>، توحید، تجرید و تفرید، توفیق الہی اور رفاقتِ حق حاصل کر لیتا ہے۔ نویں مجلس محمدی ﷺ کا مقام رویتِ ربوبیت کے انوار میں غرق ہو کر دیدار سے مشرف ہونا ہے۔ جو خود کو فنا کر لیتا ہے وہ فقر کی معرفت کی انتہا تک پہنچ جاتا ہے۔ جو کوئی ان نو (9) مقامات میں موجود نو (9) خاص مجالس محمدی ﷺ میں دنیا کی کوئی طلب یا دنیا والوں کی کوئی غرض پیش کرتا ہے تو وہ مرتبہ محمود<sup>۲</sup> سے گر کر مجلس مردود میں پہنچ جاتا ہے۔ جب عارف باللہ ان مراتب پر پہنچ جاتا ہے اس کی روح خوش ہو جاتی ہے اور اس کا نفس نیست و نابود ہو جاتا ہے۔ جب کوئی طالب مولیٰ مجلس محمدی ﷺ میں داخل ہوتا ہے تو اس کے وجود پر چار نظروں سے چار تاثیریں پیدا ہوتی ہیں۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نظر سے طالب مولیٰ کے وجود میں صدق کی تاثیر پیدا ہوتی ہے اور طالب مولیٰ کے وجود سے جھوٹ اور نفاق نکل جاتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نظر سے طالب مولیٰ کے وجود میں عدل اور محاسبہ نفس کی تاثیر پیدا ہو جاتی ہے جس سے خطرات اور ہوائے نفسانی طالب کے وجود سے مکمل طور پر نکل جاتے ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی نظر سے طالب مولیٰ کے وجود میں ادب اور حیا کی تاثیر پیدا ہو جاتی ہے اور بے ادبی اور بے حیائی کے اوصاف نکل جاتے ہیں۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نظر طالب مولیٰ پر پڑتی ہے تو اس کے وجود میں

۱ ترک و توکل: ترک سے مراد اللہ تعالیٰ کے سوا ہر شے، سہارے اور موجود سے چھٹکارا، خلاصی اور نجات ہے اور توکل اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کا نام ہے۔ جب تک طالب ترک کی منزل سے نہیں گزرتا کامل توکل حاصل نہیں

ہوتا۔ (شمس الفقرا: تصنیف لطیف خادم سلطان الفقر حضرت نخی سلطان محمد نجیب الرحمن مدظلہ الاقدس)

۲ اللہ تعالیٰ کی محبوبیت کا مرتبہ۔



علم، ہدایت اور فکر کی تاثیر پیدا ہو جاتی ہے اور جہالت اور دنیا کی محبت نکل جاتی ہے۔ اس کے بعد طالبِ مولیٰ تلقین کے لائق ہو جاتا ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اسے اپنے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں اور اسے مرشدی کے لازوال مراتب پر پہنچا دیتے ہیں جہاں نہ کوئی خوف ہوتا ہے اور نہ ہی کوئی غم۔ مطلب یہ کہ مجلسِ محمدی ﷺ کی مثل ہے۔ بعض طالب جب حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے دیدار سے مشرف ہوتے ہیں تو ان کا صادق دل باصفا ہو جاتا ہے اور طالب کو کل اور جز کے تمام مطالب حاصل ہو جاتے ہیں یا وہ ترک و توکل اختیار کر کے توحید کے نور میں غرق ہو جاتا ہے اور ہمیشہ یقین کے ساتھ مجلسِ محمدی ﷺ میں باادب حاضر رہتا ہے۔ بعض جھوٹے طالب جب مجلسِ محمدی ﷺ میں پہنچتے ہیں تو اس مجلس میں ورد و وظائف اور نص و حدیث کا ذکر سنتے ہیں لیکن اپنے دل میں موجود نفاق کی وجہ سے اس پر یقین نہیں کرتے اور انکار کی راہ اختیار کر کے مقامِ محمود سے گر کر مردود اور مرتد ہو جاتے ہیں۔ اللہ اس سے اپنی پناہ میں رکھے۔ جب مجلسِ محمدی ﷺ کے ان احوال کی تاثیر طالب کے وجود پر ہوتی ہے تو اس کا خام وجود شریعتِ محمدی ﷺ کی برکت سے اکسیر ہو جاتا ہے اور ذوق اور شوقِ محمدی ﷺ، معرفت اور وصالِ محمدی ﷺ، جمعیت اور حالِ محمدی ﷺ جیسے نیک خصائل اس کے تمام وجود کو اپنے قبضہ اور تصرف میں لے آتے ہیں اور اسے حضرت محمد ﷺ کی رضا حاصل ہو جاتی ہے۔ ہر طرح کے ناشائستہ افعال اس کے وجود سے نکل جاتے ہیں۔ اس پر ظاہر اور پوشیدہ تمام مراتب ظاہر ہو جاتے ہیں اور وہ بذریعہ کشف ان سے آگاہ ہو جاتا ہے۔ جب عارف باللہ اس مقام پر پہنچتا ہے تو وہ دعا کے لیے ہاتھ نہیں پھیلاتا، اسے ایسا کرنے سے شرم آتی ہے۔ اہل حضور کا التماس والتجا سے کیا کام؟ وہ دعا اور بدعا کے لیے لب کھولنے اور کشف و کرامات کے اظہار سے ہزار دفعہ توبہ کرتے ہیں۔ اہل حضور کو اسمِ اللہ پر نگاہ رکھنے سے کشف اور آگاہی حاصل ہوتی ہے کیونکہ انہیں مقامِ وحدانیت سے وہم ہوتا ہے۔ جب طالب کو وہم کا مرتبہ حاصل ہو جاتا ہے تو اس کے ہر مشکل مسئلہ کا حل فوراً اس پر بذریعہ وہم کھل جاتا ہے۔ ظاہر اور باطن کی ہر شے اُس پر بہت جلد ظاہر ہو جاتی

ہے۔ قرب، وصال اور معرفتِ الہی کی بدولت اہل حضور کی (غیر ماسوی اللہ) تمام خواہشات ختم ہو جاتی ہیں۔ جو بھی معاملہ انہیں درپیش ہوتا ہے وہ اس کا حل پالیتے ہیں۔ انہیں حال سے ہی کبھی فرصت نہیں ملتی۔ اہل حضور کے دل کی دلیل رب جلیل کی حضوری حاصل کرنا ہے کیونکہ ان کا دل ذکرِ نور میں غرق ہوتا ہے۔ وہ جس کام کے لیے بھی دلیل بناتا ہے وہ فوراً ہو جاتا ہے۔ صاحبِ باطن عارف باللہ ہر وقت ہر لمحہ حضوری میں غرق ہو کر اللہ تعالیٰ سے کلام کرتا رہتا ہے اور ہمیشہ اللہ کے شوق میں ہی مسرور رہتا ہے۔ یہ مومن کے مراتب کی ابتدا ہے جس کے متعلق فرمان ہے:

﴿الْمُؤْمِنُ مِرْآةُ الْمُؤْمِنِ﴾

ترجمہ: مومن، مومن کا آئینہ ہے۔

جان لو کہ علماء وہ ہیں جو (اپنے علم پر) عمل کرتے ہیں اور اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں۔ ایسے علماء عامل کو ہر رات یا ہر جمعرات یا ہر ماہ یا ہر سال حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا دیدار پر انوار ہوتا ہے۔ ان میں سے بعض کو لوگ جانتے ہیں اور بعض کو نہیں۔ اس لیے علماء اور حافظِ قرآن کا ادب کیا کرو۔ یہی طریقہ (یعنی ان کا ادب کرنا) درست ہے۔ اللہ کی ذات میں غرق ہو کر نور حضور کا مشاہدہ کرنے والے اہل معرفت اور صاحبِ قرب اولیاء اللہ فقیر وہ ہیں جو اسمِ اللہ ذات کی مشق کرتے اور ہمیشہ صحبتِ محمدی ﷺ میں رہتے ہیں۔ ایسے خاص الخاص فقیروں کی سات نشانیاں ہیں۔ پہلی نشانی یہ ہے کہ (حضرت محمد ﷺ کی صحبت کی وجہ سے) ان کے مبارک وجود سے مشک سے بھی زیادہ معطر خوشبو آتی ہے۔ یہ اللہ کے رازوں میں سے ایک راز ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے وجود میں نفس امارہ نہیں تھا اور نہ ہی طمع، حرص اور خواہشاتِ نفسانی کا نام و نشان تھا۔ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی ذات میں دائمی غرق فنا فی اللہ ہیں۔ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی پیدائش آبِ منی سے نہیں ہوئی بلکہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کو جنت سے شجرۃ النور کا پھل لا کر دیا تھا۔ اسی نور کے درخت کی خوشبو آپ ﷺ کے وجودِ اطہر میں سر سے قدم

۱۔ یہاں دلیل سے مراد دعا اور خواہش ہے۔ ۲۔ نور کا درخت

تک رچی ہوئی ہے جس کا چرچا سارے جہان میں ہے۔ دوسری نشانی یہ ہے کہ ظاہر اور باطن میں ان کا دل غنی ہوتا ہے۔ تیسری نشانی یہ ہے کہ وہ جو کچھ بھی کہتے ہیں نص و حدیث کے مطابق کہتے ہیں۔ چوتھی یہ ہے کہ وہ ہمیشہ شریعت کا لباس پہنتے ہیں۔ پانچویں یہ ہے کہ وہ سنت اور جماعت کو خود پر لازم رکھتے ہیں۔ چھٹی نشانی یہ ہے کہ وہ مسلمانوں کے لیے نفع بخش ہوتے ہیں۔ ساتویں یہ ہے کہ وہ سخاوت میں بے نظیر ہوتے ہیں۔ ظاہر میں وہ لوگوں سے بات کر رہے ہوتے ہیں لیکن باطن میں اللہ کی ذات میں غرق فنا فی اللہ ہوتے ہیں۔

باھو ہر کرا از دل کشاید چشم نور

شد حضوری مصطفیٰ رست از غرور

ترجمہ: اے باھو (بی بی)! جس کے دل کی نوری آنکھ کھل جاتی ہے اسے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری حاصل ہو جاتی ہے اور وہ غرور سے پاک ہو جاتا ہے۔

شد مطالب دیدن رو مصطفیٰ

شد حضوری غرق فی اللہ با خدا

ترجمہ: حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ اقدس کو دیکھنے سے تمام مطالب پورے ہو جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی ذات میں غرق ہو کر حضوری حاصل ہو جاتی ہے۔

عرش و کرسی در دلت لوح و قلم

ہر کہ دل را یافت آزا نیست غم

ترجمہ: عرش و کرسی اور لوح و قلم تیرے دل میں سمائے ہوئے ہیں۔ جو ایسے دل کو حاصل کر لیتا ہے اس کے لیے کوئی غم باقی نہیں رہتا۔

مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو فوائد حاصل ہوتے ہیں انہیں بیان نہیں کیا جاسکتا۔

## باب ششم

### اہل قبور پر دعوت پڑھنے کا بیان

جو کوئی توجہ اور تصرف کے ساتھ روح کی زبان سے علم دعوت پڑھتا ہے تو انبیاء، اولیاء اور اہل ایمان کی تمام ارواح دعوت پڑھنے والے کے گرد حلقہ بنا کر علم دعوت میں اس کی مدد کرتی ہیں اور ساتھ دیتی ہیں۔ ایسی دعوت پڑھنے سے ایک ہی قدم اور ایک ہی دم میں مشرق سے مغرب تک تمام ملک سلیمانی اس کے قبضہ اور عمل میں آجاتا ہے۔ ایسی دعوت کو مستجاب الدعوت کہتے ہیں۔ جو کوئی نور کی زبان سے تصور اسمِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ دعوت پڑھتا ہے تو بے شک یہ تمام مقدس و معظم و مکرم ارواحِ اعلیٰ و ادنیٰ تمام اصحابِ اکرام (کی ارواح) کے ساتھ اس کے گرد حلقہ بنا لیتی ہیں اور اس کی رفاقت میں قرآنِ پاک کی آیات سے دعوت پڑھتی ہیں اور اس کی مدد کرتی ہیں۔ ایسی دعوتِ اکسیر کا تمام عمر میں ایک دفعہ ہی پڑھنا کافی ہے۔

۱۔ علم دعوت: یہ ایک دینی و روحانی عمل ہے جس میں کسی عارف، فقیر یا ولی کے مزار پر ایک خاص ترتیب سے قرآنِ پاک پڑھا جاتا ہے جس سے اہل مزار کی روح حاضر ہو جاتی ہے اور صاحبِ دعوت کی مدد کرتی ہے۔ لیکن یہ بات ذہن میں رہے کہ علم دعوت اور کشف القبور میں بڑا فرق ہے۔ کشف القبور میں عام مسلمانوں کی قبر پر دعوت پڑھ کر اہل قبر کے حالات معلوم کئے جاتے ہیں کہ وہ برزخ میں کس حالت میں ہیں لیکن علم دعوت میں صرف فقراء یا اولیاء کرام کے مزارات پر دعوت پڑھی جاتی ہے۔ اس علم کو حضرت سخی سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی کتب میں مختلف ناموں مثلاً علمِ تکسیر، کیمیا اکسیر اور تصرفِ تحقیق سے بھی موسوم کیا گیا ہے۔ (شمس الفقراء: تصنیفِ لطیف خادم سلطان الفقیر حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمن مدظلہ الاقدس)

دعوت کی شرح یہ ہے کہ دعوت وہ عمل ہے جس سے دونوں جہانوں کے مطالب حاصل ہو جاتے ہیں۔ وہ کونسی دعوت ہے جس کے دوران قرآن پڑھنے سے میدانِ جنگ میں کافر دشمن کے ہزاروں ہزار لشکر حیرت اور عبرت کا نشان بن جاتے ہیں، یہ تمام لشکر ہاتھ باندھ کر ادب سے حاضر ہو جاتے ہیں اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا دین قبول کر لیتے ہیں؟ وہ کونسی دعوت ہے جو قرآن پاک اور اسمِ اللہ سے پڑھی جاتی ہے، جس کی بدولت تمام دشمن اندھے ہو جاتے ہیں اور جب یہ دشمن صلح کر کے سامنے آتے ہیں تو ان کی آنکھیں روشن ہو جاتی ہیں؟ وہ کونسی دعوت ہے جس کے دوران قرآن پڑھا جائے تو تمام دین کے دشمن دیوانے اور مجنون ہو جاتے ہیں اور ان کا تمام لشکر اتنا بے خود ہو جاتا ہے کہ انہیں نہ تو گھریا درہتا ہے اور نہ ہی اسلحہ کی خبر رہتی ہے اور نہ وہ زبان کھول پاتے ہیں۔ وہ اس وقت تک پریشان، خراب حال اور حیران رہتے ہیں جب تک انہیں دعوت پڑھنے والے بزرگ کی زیارت نہ ہو جائے اور وہ اس بزرگ سے جمعیت اور ہوشیاری حاصل نہ کر لیں؟ وہ کونسی دعوت ہے جس میں قرآن پڑھنے سے تمام جن، انسان اور موکل فرشتے دعوت پڑھنے والے کے قبضہ اور قید میں آ جاتے ہیں؟ اور وہ کونسی دعوت ہے جس کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کے تمام غیبی خزانے زمین سے باہر آ جاتے ہیں اور دعوت پڑھنے والے کو ان پر تصرف حاصل ہو جاتا ہے۔ مشرق سے مغرب تک ساتوں عالموں کے بادشاہ اس کے قبضہ اور قید میں آ کر اس کے حلقہ بگوش غلام، طالب اور مرید بن جاتے ہیں؟ اور وہ کونسی دعوت ہے جس میں اسمِ اعظم کا ورد کر کے مٹی کے ڈھیلے اور پتھر پر پھونک ماری جائے تو وہ سونے اور چاندی کے بن جاتے ہیں؟

اگر کوئی چاہے کہ اُسے علمِ دعوت کا عمل حاصل ہو جائے، اس کے ورد اور وظائف جاری ہو جائیں، موکل اُس کے حکم کے تابع ہو جائیں اور اللہ کا کلام اُس کے وجود میں تاثیر کر کے اُسے نفع دے اور جمعیت بخشے اور گل اور جز کی تمام مخلوقات اُس کی طرف رجوع کریں اور مسخر ہو کر اُس کی قید میں آ جائیں، اُسے مجلسِ محمدی ﷺ کی حضوری نصیب ہو جائے، ہر مشکل اور ہر مہم حل ہو جائے اور تمام خزانے اُس کے تصرف میں آ جائیں تو اُسے چاہیے کہ سب سے پہلے وضو کرے،



جب کوئی دعوت پڑھنے والا کسی کامل ولی اللہ کی قبر پر دعوت پڑھنے جائے تو سب سے پہلے وضو کرے، پھر دو رکعات نماز نفل ادا کرے اور پھر قبر کے قریب بیٹھ کر مذکورہ بالا سورتوں میں سے کسی ایک سورۃ مبارکہ کی تلاوت کرے یا اسے قرآن پاک میں سے جو کچھ یاد ہو دل کی توجہ سے پڑھے۔ اہل مزار کی روح حاضر ہو جائے گی۔ اگر دعوت پڑھنے والا غالب ہے تو دعوت پڑھنے کے دوران اہل مزار کی روح ہاتھ باندھ کر اُس کے سامنے کھڑی رہتی ہے اور ادب سے قرآن پاک کی تلاوت سنتی ہے۔ اگر دعوت پڑھنے والا ناقص ہے تو اہل مزار روحانی اس کے سامنے ایک ہاتھ یا ایک بالشت کے فاصلے پر بیٹھ کر با ادب قرآن سنے گا۔ اسی دوران دعوت پڑھنے والا اس روحانی کو اپنے علمِ دعوت کی ترتیب سے اس طرح قید کر لے گا کہ روحانی تمام عمر دعوت پڑھنے والے کی قید سے چھٹکارا نہ پاسکے گا۔ جب بھی وہ چاہے گا روحانی حاضر ہو جائے گا۔ صاحب باطن، صاحب نظر عارف باللہ کے پاس ایک روحانی ولی اللہ سے اس قدر زیادہ قوت اور توفیق ہوتی ہے کہ اگر وہ چاہے تو تمام عالم کے انسان، جن، فرشتے اور روئے زمین کی ہر چیز اس کے سامنے جمع ہو جائے۔ تمام عالموں پر زندہ روحانی غالب ہوتا ہے۔ اگر صاحب عیال ترتیب سے دعوت پڑھے تو تمام انبیاء، اولیاء، اصحاب، غوث، قطب، شہداء، ابدال، اوتاد، فقیر درویش اور عارف واصل ولی اللہ مومنین کی ارواح اور حضرت آدم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قیامت تک کل و جز کی تمام ارواح دعوت پڑھنے والے کے گرد صفیں باندھ کر کھڑی ہو جاتی ہیں یعنی دنیا کی تمام ارواح اُس کے سامنے حاضر ہو جاتی ہے اور دعوت پڑھنے والے سے مصافحہ اور ملاقات کرتی ہیں۔ حیات و موت کے دوران صاحب عیال کے لیے عمر بھر میں ایک ہی بار ایسی دعوت پڑھنا کافی ہوتا ہے کیونکہ اللہ کے حکم کی برکت سے ایسی عین العیان دعوت قبور پڑھ کر تمام ارواح کو قید کیا جاسکتا ہے۔ جو کوئی اس طریقے سے دعوت پڑھنے کی راہ نہیں جانتا وہ دعوت پڑھنے کے عمل سے ہرگز آگاہ نہیں۔ جو کوئی اہل حضور، اہل دعوت

فقیر، جو کہ ارواحِ قبور پر غالب ہے، کو کوئی تکلیف پہنچاتا ہے وہ دونوں جہان میں خراب ہوتا ہے۔ انتہائی درجہ کی کامل دعوت کی شرح یہ ہے کہ یہ شاہسوار کے ہاتھ میں ننگی تلوار ہے جس طرح کہ ایک غازی کے ہاتھ میں ذوالفقار ہو جس سے وہ اللہ کے حکم سے کفار کو قتل کر رہا ہو۔ جان لے کہ دعوت پڑھنے کی پانچ اقسام ہیں۔ پہلی دعوت ازل کا وسیلہ ہے جو مقامِ ازل تک پہنچاتی ہے۔ دوسری دعوت ابد کا وسیلہ ہے جو مقامِ ابد تک پہنچاتی ہے۔ تیسری دعوت وہ ہے جو مشرق سے مغرب تک تمام زمین پر قبضہ اور مکمل بادشاہت دے کر دنیا کی انتہا تک پہنچاتی ہے۔ چوتھی دعوت جنت کا وسیلہ ہے جو جنت تک پہنچاتی ہے۔ پانچویں دعوت اللہ تعالیٰ کی معرفت کا وسیلہ ہے جو مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری اور مقامِ معرفتِ الہی تک پہنچا کر اللہ کے لامحدود نور کا مشاہدہ کرواتی ہے۔

جان لے دعوت پڑھنے کے لائق وہ عامل عالم مکمل عارف باللہ صاحبِ قرب و وصال ہوتا ہے جس کا عمل رجعت سے پاک ہو اور جو اولیاء اللہ پر غالب ہونہ کہ نفس پر غرور کرنے والا اہل ہوس ہو۔ جو کوئی اس ترتیب سے متواتر تین دن وضو کر کے ہر رات دو رکعت میں قرآنِ پاک ختم کرتا ہے تو اس کے اس عمل کا اثر قیامت تک ختم نہیں ہوتا۔ ایسی دعوت پڑھنے والا دونوں جہان میں غالب الاولیاء ہوتا ہے لیکن عامل کامل (مرشد کامل) کی اجازت کے بغیر دعوت ہرگز رواں نہیں ہوتی۔ جو کوئی دو رکعت نہیں پڑھتا اور اسے قرآنِ پاک بھی حفظ نہیں تو ایک ہفتہ تک (دعوت میں) سورۃ مزمل پڑھنے سے کامل مکمل ہو جائے گا۔ دعوت کی ابتدا اور انتہا کی ترتیب یہ ہے کہ دعوت قرآنِ پاک کا کلام ہے جو دونوں جہانوں کا معتبر وسیلہ، پیشوا اور ہادی و رہنما ہے۔ اللہ تعالیٰ کے تمام ظاہری اور باطنی خزانے، خشکی اور تری، بحر و بر کی تمام مخلوقات کی حقیقت، توحید ذات و صفات اور چھ سمتوں کی تمام تفصیل اس قرآنِ مجید میں موجود ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿لَا رَطْبٌ وَلَا يَابِسٌ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ﴾ (الانعام-59)

ترجمہ: خشکی اور تری کی کوئی چیز ایسی نہیں جو کتابِ مبین میں نہ ہو۔



ہر ایک کو اس بات کی تحقیق کر لینی چاہیے کہ دینی اور دنیاوی کاموں کے لیے (آیاتِ قرآنی کے) علیحدہ علیحدہ عدد اور شمار ہیں اور ترتیب کے لحاظ سے ان کی خصوصیات بے شمار ہیں۔ چنانچہ معرفت کا حکم دینے، برائی سے روکنے، انبیاء کے قصوں، وعدہ و وعید اور ناسخ و منسوخ کے لیے الگ الگ آیات ہیں۔

بعض لوگ دعوت پڑھنے میں عامل اور کامل ہوتے ہیں اور بعض حکم و اجازت میں عامل اور کامل ہوتے ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ دعوت پڑھنے میں بھی عامل کامل ہو اور اجازت میں بھی۔ دینی اور دنیاوی مشکلات کے حل کے لیے دعوت پڑھنا کا ملین کمال کا کام ہے جو رجعت اور زوال سے پاک ہوں۔ جب وہ درود پڑھ کر دعوت شروع کرتے ہیں تو انہیں یہ دعوت پڑھنے کا حکم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی حضوری سے خود فرماتے ہیں۔ تحقیق کے مطابق یہ دعوت پڑھنے کے دو طریقے ہیں۔ ایک دعوت اسمِ اللہ ذات کی حضوری سے پڑھی جاتی ہے اور دوسری دعوت اولیاء اللہ، اہل قبور و روحانی کے مزار پر پڑھی جاتی ہے۔ جسے اسمِ اللہ ذات کی حضوری اور اولیاء اللہ کی قبر پر دعوت پڑھنا نہیں آتی وہ دعوت پڑھنے کے لائق ہی نہیں ہے۔ علمِ تکسیر اور عالمِ تکسیر امیر<sup>۱</sup> ہے۔ جان لے کہ علمِ تکسیر دعوت ہے اور دعوت کے چار حروف ہیں۔ ہر حرف بزرگی، عزت اور شرف رکھتا ہے۔ طاعت اور شرائط کے اعتبار سے دعوت کے چار حروف سے یہ مراد ہے: حرف ”ذ“ سے مراد دل کے دائرہ کو ذکرِ دوام<sup>۲</sup> کے ذریعے پاک کرنا ہے اور یہ ذکرِ دوام حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حاصل ہوتا ہے۔ حرف ”ع“ سے مراد علمِ غیب ہے جس میں کوئی شک نہیں۔ اس علم کی ہر تفصیل الہام، عالمِ غیب کے موکل فرشتوں اور ارواح (انبیاء، اولیاء) سے حاصل ہوتی ہے۔ حرف ”و“ سے مراد دو وظائف اور اللہ کے کلام کو ترتیب، ادب، عزت اور اعتقاد سے پڑھنا ہے۔

۱۔ دوسروں کو علمِ دعوت پڑھنے کی اجازت دینا

۲۔ افضل

۳۔ دائمی ذکر۔ مراد ذکر ”ھو“ سلطان الاذکار ہے۔

حرف ”ت“ سے ان تمام چیزوں کو ترک کرنا ہے جنہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ ﷺ کے اصحاب نے ترک کیا۔ یہ تمام معاملات ابتدائی دعوت پڑھنے والے کے ہیں۔ یقین کر لے کہ پارہ کبھی بھی کسی کامل کے بغیر کشتہ نہیں بنتا اور علم دعوت بھی کسی صاحب قبور، صاحب حضور کامل عامل کے حکم کے بغیر حاصل نہیں ہوتا۔ ناقص کے لیے دعوت پڑھنا دائمی رجعت اور غم کا سبب ہے جبکہ کاملوں کے لیے دعوت پڑھنا محمد رسول اللہ ﷺ کی حضوری اور جمعیت کا خزانہ ملنے کا باعث ہے۔ ایسی کامل دعوت پڑھنے والے کو زکوٰۃ، نصاب، وظائف کو دہرانا، ختم کرانا، دعوت پڑھنے کے لیے کسی خاص جگہ یا اوقات کا دھیان رکھنا، اچھے اور بُرے اعداد کا حساب رکھنا، جمالی اور جلالی حیوان کے گوشت کو ترک کر دینا جیسے اعمال کی کیا حاجت؟ یہ سب بے شمار وسوسے اور خطرات ناقصوں کو پیش آتے ہیں کیونکہ وہ دعوت کی ابتدا اور انتہا کی ترتیب کو نہیں جانتے اور اللہ کے نام کو صرف اللہ کی ہی خاطر درمیان میں نہیں لاتے۔

جان لے دعوتِ کل و جز، دعوتِ ذکر، دعوتِ فکر، دعوتِ تجلیات نور اللہ اور انتہائی دعوت کا تعلق ان دو آیاتِ کریمہ سے ہے جنہیں اسمِ اعظم کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَفِرُّوْا۟ اِلَى اللّٰهِ (الذاریات-50)﴾

ترجمہ: دوڑو اللہ کی طرف۔

اللہ کی طرف رجوع کرو جو ہر کام کو جاری و ساری کرنے والا ہے۔ طالب کی توجہ، وہم اور خیال اسی کے وصال کی بدولت ہے جو ان دو آیات کی برکت سے حاصل ہوتا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ (البقرہ-257)﴾

ترجمہ: اللہ ایمان والوں کا دوست ہے جو انہیں ظلمت سے نکال کر نور کی طرف لاتا ہے۔

پس مقامِ ازل، مقامِ ابد، مقامِ دنیا اور مقامِ عقبیٰ یہ چاروں ظلمات کے مقام ہیں، اگرچہ انہی مقام

ظلمات میں آبِ حیات بھی ہے۔ معرفتِ ”إِلَّا اللَّهُ“ کے بغیر ان ظلمات کے مقامات کی عاقبت موت ہے۔ عارف وہ ہے جو ان ظلمات کی لذت کو چھوڑ دے اور معرفتِ ”إِلَّا اللَّهُ“ کی لذت حاصل کر کے ذاتِ حق تعالیٰ کی واحدانیت میں غرق ہو جائے۔ یہ مراتبِ خواص کے ہیں جو معرفتِ مولیٰ کے روشن نور سے حضوریِ حق تعالیٰ میں پہنچتے ہیں۔ بندہ کے لیے اس سے بہتر اور کچھ نہیں کہ وہ اپنا رخ اللہ کی طرف کر دے اور دین و دنیا کے تمام معاملات اللہ کے سپرد کر دے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَأَفْوِضْ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بَصِيرٌ﴾ ۲ بِالْعِبَادِ (المومن-44)

ترجمہ: اور میں اپنے تمام کام اللہ کے سپرد کرتا ہوں بے شک وہ اپنے بندوں کی خبر گیری کرنے والا ہے۔

عارف کو اللہ تعالیٰ کی معرفت تک پہنچنے کے لیے سات مراتب سے گزرنا پڑتا ہے۔ پہلا مرتبہ نفی ”لَا إِلَهَ“ کا ہے۔ دوسرا مرتبہ اثباتِ ”إِلَّا اللَّهُ“ کا ہے۔ تیسرا مرتبہ تصدیق کے ساتھ ”مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ“ پڑھنے کا ہے۔ چوتھا مرتبہ قرآنِ پاک کی آیات پڑھنے کا ہے۔ پانچواں مرتبہ دعائے سیفی کے وظائف پڑھنے کا ہے۔ چھٹا مرتبہ اللہ تعالیٰ کے مکرم اسمائے حسنہ اور اسمِ اعظم پڑھنے کا ہے۔ ساتواں مرتبہ اسمِ اللہ ذات کی واحدانیت میں غرق ہونے کا ہے۔ یہ پانچ خزانے ہیں اور ہر ایک خزانے سے مزید ستر خزانے حاصل ہوتے ہیں۔ اَمَّنَّا وَصَدَقْنَا۔ اللہ کے سوا کسی بھی چیز پر یقین کر لینا کفر ہے۔ جو کوئی دعوت کی اس انتہا پر پہنچ جاتا ہے وہ عارف باللہ کامل اور کامل ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اس کی نظر کامل ہو جاتی ہے، اس کی زبان سے نکلنے والا ہر حرف اللہ کی کامل تلوار ہوتا ہے۔ ابھی وہ کسی کام کی خاطر لب کشائی کر رہی رہا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی خواہش کے مطابق وہ کام کر دیتا ہے۔ فرمایا گیا ہے کہ:

﴿لِسَانَ الْفَقْرَاءِ سَيْفٌ الرَّحْمَنِ﴾

ترجمہ: میں ایمان لایا اور تصدیق کی۔

ترجمہ: فقراء کی زبان اللہ کی تلوار ہوتی ہے۔

عارفوں کی زبان اس وقت تک ہرگز اللہ کی تلوار نہیں بنتی جب تک صاحب دعوت اولیاء اللہ کی قبر کے پاس بیٹھ کر دعائے سیفی نہیں پڑھ لیتا اور دعوت پڑھنے کی ترتیب نہیں جان لیتا۔

شہسوار قبر کامل شد فقیر

شہسوار قبر عالم ملک گیر

ترجمہ: قبر پر سواری کرنے والا شہسوار کامل فقیر بن جاتا ہے اور تمام عالموں پر حکمران ہو جاتا ہے۔

ہر کرا قوت بود اہل القبور

صاحب دعوت چنیں باشد حضور

ترجمہ: ایسے ہی صاحب دعوت کو حضوری حاصل ہوتی ہے جسے اہل قبور پر قوت حاصل ہو جائے۔

ہر کہ واقف میشود دعوت قبر

ہر حقیقت یافتہ زیر و زبر

ترجمہ: جو شخص دعوت قبور سے واقف ہو جاتا ہے وہ زیر و زبر کی ہر حقیقت سے آگاہ ہو جاتا ہے۔

دعوت تیغ برہنہ دست گیر

قتل موزی را کند فی اللہ فقیر

ترجمہ: جو دعوت کی اس ننگی تلوار کو تھام لیتا ہے وہ موزی نفس کو قتل کر کے فنا فی اللہ فقیر ہو جاتا ہے۔

جب کوئی شخص کسی قبر پر سوار ہو کر قرآن پڑھتا ہے تو قرآن پاک، کلام الہی کی برکت سے صاحب

قبر کی روح کا مرتبہ بڑھ جاتا ہے۔ جو شخص اولیاء اللہ کی قبر پر قرآن پڑھتا ہے اس کا یہ عمل دریا کی

طرح جاری ہو جاتا ہے اور قیامت تک نہیں رکتا۔ ایسی دعوت صرف تین کاموں کے لیے پڑھنی

چاہیے:

۱۔ کسی مسلمان بادشاہ کی فتح و سلامتی کے لیے جب وہ میدان جنگ میں جنگ کر رہا ہو۔

۲۔ خاص و عام مسلمانوں کو نفع پہنچانے کے لیے۔



پہنچاؤ۔ پس اسی وقت اُس کے تمام مطالب اپنے مقصود کو پہنچ جاتے ہیں۔ اسی لیے فرمایا گیا ہے:

﴿ إِذَا تَحَيَّرَ تَمَّ فِي الْأُمُورِ فَاسْتَعِينُوا مِنْ أَهْلِ الْقُبُورِ ﴾

ترجمہ: جب تم اپنے معاملات میں پریشان ہو جایا کرو تو اہل قبور سے مدد مانگ لیا کرو۔

اس طرح تمہاری ہر مشکل آسان ہو جائے گی اور تم مہماتِ دعوت میں عاجز نہیں رہو گے۔ ایک

رات کسی ولی اللہ کی قبر کے پاس قرآن پڑھنا چالیس چلوں کی ریاضت سے بہتر ہے۔

اگر کوئی یہ چاہتا ہے کہ اُسے دولت، نعمت، عظمت، بزرگی، اللہ کے تمام دینی و دنیاوی خزانے بغیر

محنت اور ریاضت کے حاصل ہو جائیں، نفسِ امارہ اُس کی قید میں آجائے، لعنتی شیطان دفع ہو

جائے، تمام عالم پر اُس کا حکم چلے، کل و جز کی تمام مخلوقات مسخر ہو جائیں، اسے قرآنِ پاک سے

اسمِ اعظم مل جائے، اسے علمِ تاثیر، علمِ تکسیر، علمِ روشن ضمیر اور علمِ کیمیا نظیر حاصل ہو جائے، مؤکل

اُسے ہر چیز کی تفصیل سے آگاہ کر کے الہام کے ذریعے اُس کی تعلیم و تربیت کریں اور ہر کام کے

لیے تحقیق کے طریقہ سے اسمِ اللہ کے نقش لکھنے کا علم اُسے دیں، وہ بلا شک مجلسِ محمدی سنیؐ سے

مشرف ہو جائے اور اصحابِ اکرام اُسے سرفراز فرمائیں تو اُسے سب سے پہلے چاہیے کہ غیر ماسویٰ

اللہ سے اپنے وجود کو پاک کرے، اپنا حوصلہ وسیع اور پختہ رکھے اور مرشد کی مہربانی سے اُسے جو خفیہ

رازی اللہ کے خزانے ملے ہیں اور اس پر زمین کے نیچے چھپے ہوئے جو خزانے منکشف ہوئے ہیں یا

اللہ کے حکم سے جو خزانے اس کے تصرف میں آگئے ہیں ان کے بارے میں کسی کو نہ بتائے۔ جو بھی

ان مراتب پر پہنچتا ہے وہ لایحتاج فقیر ہو جاتا ہے۔ اگرچہ ظاہر میں وہ عاجز اور سوال کرتا ہو ادکھائی

دیتا ہے لیکن باطن میں وہ صاحبِ معرفت و وصال ہوتا ہے۔ اولیاء اللہ کی قبر کے پاس دعوت

پڑھنے کے لائق وہی ہوتا ہے جو سب سے پہلے اپنے وجود کو پاک کرے۔

اس کے علاوہ دعوت پڑھنے کا ایک عمل ایسا بھی ہے جس سے عرش سے تختِ الشریٰ تک اٹھارہ ہزار

عالم دعوت پڑھنے والے کی قید میں دعوت پڑھنے کے دوران ہی آجاتے ہیں۔ یہ معظم اور مکرم

دعوت یہ ہے کہ قرآن مجید پر یقین رکھا جائے اور اسے اپنا پیشوا اور شفاعت کرنے والا بنا کر اور

پورے یقین کے ساتھ قرآن مجید کے سمندر میں غوطہ لگایا جائے۔ دعوت پڑھنے والا جب قرآن پاک کے سمندر میں غوطہ لگاتا ہے تو حاملانِ عرش، چاروں مقرب فرشتے یعنی جبرائیل، میکائیل، اسرافیل اور عزرائیل علیہم السلام چاہتے ہیں کہ زمین کو الٹ کر رکھ دیں۔ اس وقت ہر ایک مقدس روحانی حیرت میں آکر دعا کے لیے ہاتھ اٹھا دیتا ہے اور عرض کرتا ہے کہ: یا اللہ! اس دعوت پڑھنے والے کی حاجت پوری فرما اور اس کا کام جلدی کر دے تاکہ ہمیں اس کی قید سے رہائی مل سکے۔ ایسی دعوت سے سخت تر دعوت اور کوئی نہیں ہے۔

اس کے علاوہ دعوت پڑھنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ کسی دریا کے کنارے یا اولیاء اللہ کی قبر پر قرآن پڑھا جائے۔ اس دعوت کے شروع کرتے ہی مشرق سے مغرب تک تمام زمین جنبش میں آجاتی ہے، شہرِ مدینہ بھی لرزنے لگتا ہے، اس کے بعد سو موکل فرشتے دعوت پڑھنے والے کے پاس آکر اسے آواز دیتے ہیں اور سونے کی ایک ایک مہر دے کر غائب ہو جاتے ہیں، اس طرح ہر روز تین کروڑ فرشتے آتے ہیں، اسے آواز دے کر سونے کی ایک ایک مہر پیش کرتے ہیں اور چلے جاتے ہیں۔ اس کے بعد بے حد بے شمار فرشتے اس کے اختیار میں آکر اس کے کام میں لگ جاتے ہیں۔ یہ ایک آزمائش ہے کیونکہ علمِ دعوت پڑھنے والا لایحتاج ہوتا ہے۔ علمِ دعوت، علمِ اکسیر سے بہتر ہے۔ اس دعوت میں سورۃ منزل ضروری پڑھنی چاہیے تاکہ وہ کامل مکمل ہو جائے اور علمِ کیمیا اکسیر اس کی قید میں آجائے اور اسے علمِ تکسیر حاصل ہو جائے۔ اگر دعوت شروع کرتے وقت دعوت پڑھنے والے کی خواہش ہو کہ تمام کافروں کو مسلمان کر دے یا رافضیوں اور خارجیوں کو جڑ سے ختم کر دے یا انہیں وطن سے نکال دے یا ایک ہی سانس میں دین کے دشمنوں کی جان قبض کر لے یا انہیں ایسا بیمار کر دے کہ کبھی تندرست نہ ہو سکیں، یا چاہے کہ مشرق سے مغرب تک ہر ایک کو ہدایت اور تلقین نصیب کر دے، ہر ایک حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری سے بہرہ مند ہو جائے، اگر دعوت پڑھنے والا طالبِ چاہتا ہے کہ وہ ایسا صاحبِ نظر ہو جائے کہ دونوں جہانوں کے زیر و بر پر اس کا حکم چلے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صفت کی طرح اس کے دم میں اس قدر قوت

آجائے کہ ایک ہی پھونک سے مردہ کو زندہ کر کے اہل معرفت بنا دے تو ان اسماء مبارکہ کے تصور،  
توفیق اور تصرف کی راہ سے اس کا باطن رواں ہو جائے گا۔

وہ اسمائے مبارکہ یہ ہیں:



ان اسماء کے تصور سے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اور ان کی مجلس میں موجود اصحاب اکرام رضی اللہ  
عنہم کی ارواح حاضر ہو جاتی ہیں۔ انہی اسماء کے تصور سے شیخ کی صورت حاضر ہو جاتی ہے اور  
الہام بالہام دیتی ہے۔ اگر ان اسماء کے تصور سے میکائیلؑ کو حاضر کیا جائے تو وہ رحمت کی بارش  
برساتے ہیں۔ اگر ان کے تصور سے اسرافیلؑ کو حاضر کیا جائے تو وہ حاضر ہو کر جس ملک کو فنا کرنا  
ہو اسے ایک ہی دم میں تباہ و برباد کر دیتے ہیں اور پھر وہ قیامت تک آباد نہیں ہوتا۔ اگر ان اسماء  
کے تصور سے حضرت عزرائیلؑ کو حاضر کیا جائے تو وہ حاضر ہو کر الہام کے ذریعے بتاتے ہیں کہ  
(فقیر کے) دشمن کی جان ایک ہی دم کے تصور میں قبض کر لی گئی ہے۔

(مرشد کامل کی) توجہ سے وہم انتہا کو پہنچ جاتا ہے اور فقیر کا وہم تمام جہان کو گھیر لیتا ہے۔ جب  
صاحب دعوت دعوت پڑھ کر فارغ ہوتا ہے تو اس کے گرد چار باطنی لشکر اکٹھے ہو کر اس کی حفاظت  
کرتے ہیں۔ اگرچہ اسے ظاہری آنکھوں سے یہ لشکر دکھائی نہیں دیتے کیونکہ یہ باطنی لشکر ہیں۔

توجہ سے مراد مرشد کامل اکمل کی وہ باطنی نگاہ ہے جس سے وہ طالب یا مرید کا تزکیہ کرتا ہے (شمس الفقرا: تصنیف لطیف

خادم سلطان الفقر حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمن مدظلہ الاقدس)



پہلا لشکر اُسے اللہ کی نظر میں منظور رکھتا ہے۔ دوسرا لشکر اسے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی حضوری میں ان کے مد نظر رکھتا ہے۔ تیسرا لشکر مَوکلات فرشتوں کا ہے جو جنوں کو اس کے تابع رکھتے ہیں اور چوتھا لشکر شہداء کی ارواح کا ہے۔ صاحب دعوت ولی اللہ جب کسی پر غصہ کرتا ہے تو اُسے غیب سے ایسا زخم لگتا ہے جو کبھی ٹھیک نہیں ہوتا حتیٰ کہ وہ اسی زخم سے مر جاتا ہے۔ لیکن ان سب باتوں سے بہتر ہے کہ وہ خلق کا بوجھ برداشت کرے اور انہیں تکلیف نہ دے بلکہ مسلمانوں کے لیے نفع بخش بن کر رہے۔

## باب ہفتم

### متفرق مضامین کا بیان

جان لو کہ جمعیت لے کے پانچ حروف ہیں اور ہر حرف ایک مقام کی نشاندہی کرتا ہے اور اس ہر حرف کا تصور اس مقام کی تمام نعمتوں کا تصرف عطا کرتا ہے۔ صاحب جمعیت طالب مولیٰ جب ان پانچوں مقامات کو اپنے قبضہ اور تصرف میں لے آتا ہے تو اس کے دل میں نہ کوئی حاجت باقی رہتی ہے نہ کوئی افسوس۔ جو اسے جانتا ہے وہ اس سے بندھ جاتا ہے۔ مقام جمعیت تمام علوم کا جامع ہے کیونکہ اس میں حی القیوم ذات کی حقیقت کے تمام علوم پائے جاتے ہیں۔ وہ پانچ خزانے اور پانچ مقامات جن میں تمام نعمتوں کا تصرف پایا جاتا ہے یہ ہیں۔ مقام ازل، تصرف ازل، ازل کا خزانہ، نعمت ازل۔ نعمت ابد، تصرف ابد، ابد کا خزانہ۔ نعمت دنیا کا خزانہ یعنی زمین پر موجود تمام چیزوں پر تصرف حاصل کر کے دنیا کو اپنے ہاتھ میں لے آنا۔ تصرف عقبی، نعمت عقبی اور عقبی کا خزانہ۔ پانچواں خزانہ یہ ہے کہ مراتب نعمت پر تصرف حاصل کر لینا اور سب سے اعلیٰ خزانہ حق تعالیٰ کا قرب و احدانیت حاصل کر کے فنا فی اللہ بقا باللہ ہو جانا۔ یہ مکمل جمعیت ہے۔ جو مرشد پہلے

جمعیت کے لغوی معنی چیزوں کا ایک جگہ اکٹھا ہونا ہے۔ اطمینان اور سکون کو بھی جمعیت کہتے ہیں۔ حضرت سخی سلطان باہو کی تعلیمات کے مطابق صاحب جمعیت اس طالب کو کہتے ہیں جسے مقام ازل، ابد، دنیا، عقبی کے تمام مراتب، مقامات اور خزانوں پر تصرف حاصل ہو جائے اور اصل میں آپ فنا فی اللہ بقا باللہ کے مقام کو جمعیت مانتے ہیں یعنی طالب مقام ربوبیت میں پہنچ جائے اور مالک گل ہو جائے۔ اسی مقام کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے ”بے شک اولیاء کرام کو نہ تو کوئی غم ہوتا ہے اور نہ ہی خوف“۔ یہاں پر وہ سکون اور اطمینان کی نعمت سے مالا مال ہو جاتے ہیں۔ (شمس الفقرا: تصنیف لطیف خادم سلطان الفقہ حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمن مدظلہ الاقدس)

دن اسمِ اللہ ذات، اسمِ محمد سرور کائنات ﷺ اور کلمہ طیبات لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُهُ اللہ کی حضوری سے مقامِ جمعیت کے ہر مقام تک پہنچا دیتا ہے بیشک تحقیق کے طریق سے وہی کامل مرشد ہے ورنہ وہ مرشد خام، ناقص، زندیق، جھوٹا اور لافزن<sup>۱</sup> ہے۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔ جان لے کہ رحمانی، شیطانی اور نفسانی کاموں کے درمیان تاخیر اور مہلت میں کیا فرق ہے؟ مجھے اس قوم پر تعجب ہوتا ہے جن کے ہر خاص و عام فرد کی زبان پر اللہ کے نام کا ورد ہوتا ہے یا وہ قرآن حفظ کر کے اس کی تلاوت کرتے ہیں یا وہ فقہ کا علم اور مسائل بیان کرتے رہتے ہیں لیکن ان کی زبانوں پر جھوٹ اور ان کے دلوں میں نفاق ہے، ان کے جسموں سے حرص، حسد، کبر کیوں نہیں نکلتا؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اللہ کا نام خلوص سے نہیں لیتے، صرف اللہ کی خاطر کلامِ الہی کا علم نہیں سیکھتے۔ بلکہ یہ تو محض رسمی طور پر آندھی کی طرح تیز رفتاری سے اللہ کا نام دہراتے رہتے ہیں۔ جو اسمِ اللہ اور کلامِ الہی کے علم کی کنہہ کو پا کر ان سے آشنا ہو جاتا ہے اس کا نفس فنا ہو جاتا ہے، اس کا قلب صاف ہو جاتا ہے، اُسے مجلسِ محمدی ﷺ کی دائمی حضوری نصیب ہو جاتی ہے، اس کی روح کو بقاء مل جاتی ہے اور وہ دونوں جہانوں کو اپنے ناخن کی پشت پر دیکھتا ہے۔ جو اسمِ اللہ سے آشنا ہو جاتا ہے اور اسے پورے اخلاص کے ساتھ پڑھتا ہے وہ دونوں جہانوں کے میدان سے صدق کی چوگان<sup>۲</sup> کے ذریعے معرفت کو حاصل کر لیتا ہے۔ اسمِ اللہ ایسا عظمت والا عظیم نام ہے کہ ابتدا سے انتہا تک نورِ حضور کے مشاہدہ کی کامل معرفت اسی نام میں پائی جاتی ہے۔ اسمِ اللہ کو اخلاص سے پڑھنا اور اس کے مطالعہ میں استغراق کے ساتھ دل کو غرق کرنا ہی عارفوں کے لیے بال و پر ہیں۔

۱۔ جھوٹ بولنے والا

۲۔ اصل حقیقت۔

۳۔ کھیل میں استعمال ہونے والی چھڑی

بر در درویش رو ہر صبح و شام

تا ترا حاصل شود مطلب تمام

ترجمہ: درویش کے در پر صبح و شام حاضری دے تاکہ تجھے تیرا ہر مقصد حاصل ہو جائے۔

گر ترا بر سرزند سر پیش نہ

آنچہ داری در ملک درویش دہ

ترجمہ: اگر درویش تیری سرزنش بھی کرے تو تو اپنا سر جھکائے رکھ اور اپنا سب کچھ اس کے حوالے کر دے۔

دادہ درویش یابی جاودان

از نظر درویش شد شاہ جہان

ترجمہ: درویش کو اپنا سب کچھ دے دینے سے تو جاوداں زندگی پالے گا۔ اگر تجھ پر درویش نے نظر کرم ڈال دی تو تو دونوں جہانوں کا بادشاہ بن جائے گا۔

ہر کہ مقبول است درویش از نظر

شد مراتب او ز بالا عرش تر

ترجمہ: جو کوئی درویش کی نظر میں مقبول ہو جاتا ہے اسے عرش سے بالا تر مراتب نصیب ہو جاتے ہیں۔

جو ہر جمعیت کے دو نشان ہیں کہ ظاہر میں (طالب) شریعت میں ہوشیار ہو اور باطنی طور پر مراقبہ میں مشاہدہ ربوبیت سے مشرف ہو کر تجلی انوار کی رویت میں غرق ہو۔

جان لے آسمان اور زمین کی مخلوقات کو قیامت تک پہنچنے کے لیے پچاس ہزار سال درکار ہیں۔ ان پچاس ہزار سالوں کو دنیا کی ایک رات کہتے ہیں اور حساب گاہ قیامت کے پچاس ہزار سال کا عرصہ ایک دن کے برابر ہے۔ پس ظاہر اور باطن کے ایک لاکھ سال ہیں۔ پس دنیا کی شام لباس ہے اور قیامت کا دن معیشت ہے۔ لباس کا تعلق عبودیت سے ہے۔ معیشت کسب کو کہتے ہیں اور کسب کا

تعلق ذکر، فکر، معرفت اور ربوبیت تک پہنچانے والے اشتغالِ اللہ سے ہے۔ اہلِ عبودیت اور فقراءِ صاحبِ ربوبیت ہیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ لِبَاسًا ۗ وَجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا﴾ (النبا، 11-10)

ترجمہ: اور رات کو ہم نے لباس اور دن کو ہم نے ذریعہِ معاش بنایا ہے۔

پس رات والوں کی نظر دنیا پر ہوتی ہے اور دن والوں کی نظر قیامت کے دن پر ہوتی ہے۔ حق کے سوا وہ نہ تو کچھ خریدتے ہیں اور نہ ہی ساتھ لے کر جاتے ہیں۔ علماء اور فقراء کے درمیان کیا فرق ہے؟ علماء جب غضب و غصہ کی حالت میں ہوتے ہیں تو اپنے علم کی جلالت کی وجہ سے انائے منیٰ<sup>۱</sup> میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ جبکہ فقراء غصہ کے وقت معرفتِ ”إِلَّا اللّٰهُ“ کی جمالیت کے باعث انائے منیٰ (کے اثرات) سے باہر رہتے ہیں۔ جو کوئی ابتدا میں عالمِ عامل ہوتا ہے وہ انتہا پر پہنچ کر درویشِ کامل بن جاتا ہے۔

جان لے لے کہ علم ”عین“ سے ہے اور دو ”عین“ کا ایک جگہ اکٹھے ہونا مشکل ہے۔ جو کوئی عالمِ عامل ہو جاتا ہے وہ فقیرِ کامل عارف بن جاتا ہے۔ علم جس کو اپنی قید میں کر لیتا ہے اس کے وجود میں چار الہامی علم پیدا ہو جاتے ہیں۔ انہیں غیب الغیب کہتے ہیں۔ اس کی وجہ سے عالم کے تمام حجابات اٹھ جاتے ہیں اور وہ خُلقِ محمدی ﷺ اختیار کر لیتا ہے۔ پہلا حکم الہامِ ازلِ قدرتِ سبحانی کے قرب سے پیدا ہوتا ہے۔ دوسرا الہامِ تصور اسمِ مُحَمَّدٌ ﷺ سے پیدا ہوتا ہے جو اسے صراطِ مستقیم دکھاتا ہے۔ تیسرا الہامِ تمام صحابہ کرام کی طرف سے ہوتا ہے جو اسے عبادت و ثواب بخشتا ہے۔ چوتھا الہامِ کراما کا تبین اور تمام فرشتوں کی طرف سے ہوتا ہے جن سے وہ تمام نیک و بد اعمال اور ماضی، حال اور مستقبل کی حقیقت معلوم کرتا ہے اور وہ اسے بلند آواز سے جواب دیتے ہیں:

۱۔ انائے منیٰ سے مراد صفاتِ بشریت کے غلبہ سے پیدا ہونے والی نفسانیت اور انا ہے، کیونکہ آپ منیٰ بشری وجود کی تخلیق کی بنیاد ہے۔

حَسَنَاتُ الْأَبْرَارِ سَيِّئَاتِ الْمُقَرَّبِينَ

ترجمہ: نیک لوگوں کی نیکیاں مقربین کے نزدیک گناہ (کے زمرے میں آتی) ہیں۔

جان لے! عالم فاضل، صاحب فقہ و نص و حدیث و تفسیر کے مراتب اور ہیں اور ورد و وظائف اور ذکر کرنے والوں کے مراتب اور ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں تفکر کیا جائے تو ایسے تفکر کی تاثیر سے دل میں اللہ کے لیے حیا بڑھ جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے وعدہ و وعید میں تفکر کرنے سے دل میں اللہ کا خوف بڑھ جاتا ہے۔ اللہ کی معرفت میں تفکر کرنے سے دل میں نور تو حید مزید بڑھتا ہے۔ اگر قرآن مجید کی تلاوت اور علم میں تفکر کیا جائے تو اس سے دل میں اعمالِ صالحہ کی رغبت بڑھ جاتی ہے، دنیا کے بارے میں تفکر کرنے سے دل میں سیاہی جمع ہو جاتی ہے اور شیطانی منصوبہ بندی میں اضافہ ہوتا ہے۔

پورے جہان میں دنیا اور اہل دنیا سے بدتر کوئی اور چیز نہیں ہے۔ وہ عجیب نادان لوگ ہیں جو اس بدتر دنیا کو اسمِ اللہ ذات، دینِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور فقرِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بہتر سمجھتے ہیں۔ صحیح مسلمان اور مومن وہ ہے جو ہمیشہ اللہ تعالیٰ کو ہر قدرت پر غالب اور ہر جگہ حاضر ماننے کا عظیم فرض ادا کرتا ہو۔ یہ عظیم فرض تمام فرائض سے برتر ہے اور یہی فرض عین ہے۔ سب بڑی سنتوں سے عظیم سنت یہ ہے کہ اپنے گھر کو اللہ کی راہ میں خرچ کر دیا جائے تاکہ یہ عظیم سنت ادا ہو جائے۔ اس عظیم فرض اور سنت کو صرف اللہ والے ہی ادا کرتے ہیں۔

جو کوئی مردہ دل اہل دنیا سے جدا ہو جاتا ہے اس کا دل صاف اور نفس بالکل مرجاتا ہے۔ نفس کو تبھی مردہ قرار دیا جاسکتا ہے جب وہ شرک، کفر، کبر، نفسانی خواہشات اور بُری عادات سے باز آ جائے۔ گویا کہ گناہوں سے توبہ کر کے نیک اعمال کرنے سے نفس مرجاتا ہے۔ ایسا نفس صفائی قلب کی بدولت مقدس ارواح سے انس رکھتا ہے اور معرفت کی عبادت میں مشغول ہو کر مرتبہ مطمئنہ پر پہنچ جاتا ہے۔

احادیث مبارکہ ہیں:

﴿الدُّنْيَا قَوْسٌ وَحَوَادِثُهَا سِهَامٌ﴾

ترجمہ: دنیا کمان ہے اور اس کے حادثات تیر ہیں۔

﴿كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ كَعَابِرٍ سَبِيلٍ وَعِدْ نَفْسَكَ مِنْ أَصْحَابِ الْقُبُورِ﴾

ترجمہ: دنیا میں غریب الٰہی یا مسافر کی طرح رہو اور خود کو قبر والوں میں شمار کرو۔

تمام علوم ظاہر اور فخر معرفت الٰہی کے مجموعے کو ہم نے ایک نکتہ میں بیان کر دیا ہے اور وہ نکتہ ایک حرف ”ن“ میں ہے یعنی نیک نیت ہو کر طمع، حرص اور حسد سے پاک ہو جاؤ۔ جو شخص ان تینوں سے گزر جاتا ہے وہ علم اور معرفت دونوں کو پالیتا ہے کہ انہی (علم و معرفت) کو ہمیشہ رہنا ہے۔ فقراء کے لیے معرفت کی انتہا ان تینوں (طمع، حرص اور حسد) سے قطع تعلق کر لینا ہے۔

مصنف کہتا ہے کہ صاحب قلب کو قلب سے سات فتوحات حاصل ہوتی ہیں۔ ہر ایک فتح سے ستر ہزار فیوض کا نور ظاہر ہوتا ہے۔ ان کو صرف وہی جانتا ہے جو اس فیض کے نور سے فیض یاب ہو چکا ہو۔ اس مقام پر طالب مرید کو یقین کی بدولت ایسا قرار نصیب ہو جاتا ہے کہ پھر وہ (راہ فقر سے) ہرگز نہیں بھاگتا اور نہ ہی یہ مقام سلب ہونے سے طالب خوار ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذاتی تجلی اور ہے، اسماء کی تجلی اور ہے، حروف کی تجلی اور ہے اور ربانی تجلی اور ہے۔ تجلی چار قسم کی ہوتی ہے جسے محض ذات کا عطا کردہ فیض کہتے ہیں۔ جو تجلی اسم اللہ ذات کے حضرات سے ظاہر ہوتی ہے وہ توحید مطلق اور اللہ تعالیٰ کی واحدانیت کی تجلی ہوتی ہے، اسے نور معرفت الٰہی کہا جاتا ہے۔ جو تجلی اسماء سے ظاہر ہوتی ہے اسے نہ تو ذات کی تجلی کہا جاسکتا ہے اور نہ ہی صفات کی تجلی کہا جاسکتا ہے۔ یہ تجلی ذات و صفات دونوں سے متفق ہوتی ہے۔ جو تجلی قرآن پاک کی آیات اور نص و حدیث سے ظاہر ہوتی ہے اسے نفس کے خلاف جہاد اکبر کہا جاتا ہے۔ جو تجلی تیس (30) حروف سے ظاہر ہوتی ہے ایسی تجلی حروف کو قلب المکشوف کہتے ہیں۔ ہر تجلی یقین کے ساتھ تصور و تفکر کی مشق کرنے

۱۔ قلب المکشوف سے مراد قلب کو حالت کشف کا نصیب ہونا ہے یعنی ایسا قلب جس پر کشف کھل چکا ہو۔ کشف حجابات کے ہٹ جانے کو کہتے ہیں۔ قلب المکشوف ایسے قلب کو کہتے ہیں جس سے تمام حجابات ہٹ چکے ہوں۔

سے ظاہر ہوتی ہے اور عین بعین دکھائی دیتی ہے۔ آنکھ سے پوشیدہ رہنے والی تجلی اور ہے اور ظاہر ہو جانے والی تجلی اور ہے۔ تمام عمر کی ریاضت سے بہتر ہے کہ اپنی نظریں تجلی پر رکھی جائیں اور توجہ غرق فنا فی اللہ ہونے کی طرف ہو۔ تجلیات کے مطلب کئی میں غرق ہوئے بغیر تمام مراتب خام اور ناتمام ہیں۔ مطلب کئی کیا ہے؟ اپنی خودی سے گزر کر حق تک پہنچ جانا کہ یہ سب سے بہتر انجام ہے۔ یہ اللہ کے نور جمعیت کا جام پینا ہے۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔

جو مرشد طالب مولیٰ کو (اسم اللہ ذات کے) حاضرات سے ہر مقام اور تمام مقامات سے بالاتر معرفت الہی کا سبق نہیں دیتا اور انہیں کھول کر اس پر ظاہر نہیں کر دیتا وہ ناقص اور لافزن ہے۔

در تجلی ذات سوزم سر بسر سر الہ

این تجلی ذات رہبر با خدا

ترجمہ: میں ہر وقت اس ذاتی تجلی میں جلتا رہتا ہوں جو سر بسر ذات "الہ" کا راز ہے۔ یہی تجلی ذات اللہ تعالیٰ تک راہبر ہے۔

از ازل تا ابد باشم غرق نور

از ازل تا ابد باشم در حضور

ترجمہ: میں ازل سے ابد تک نور میں غرق ہوں اسی لیے ازل سے ابد تک حضوری میں رہتا ہوں۔

از ازل تا ابد باشم مست حال

از ازل تا ابد بودم با وصال

ترجمہ: میں ازل سے ابد تک مست حال اور اللہ سے با وصال ہوں۔

از ازل تا ابد از خود شد جدا

از ازل تا ابد بودم با خدا

ترجمہ: میں ازل سے ابد تک خود سے جدا ہو کر خدا کے ساتھ ہوں۔

دن رات میں چوبیس گھنٹے ہیں۔ آدمی دن رات میں چوبیس ہزار دفعہ سانس لیتا ہے۔ ہر سانس



سے باخبر رہ کہ ہر سانس میں چودہ (14) تجلیات، چودہ (14) الہام اور چودہ (14) علم پائے جاتے ہیں، جن میں بعض رحمانی، بعض شیطانی، بعض نفسانی، بعض دنیاوی پریشانیوں، بعض جنوں سے، بعض موکل فرشتوں سے اور بعض وجودِ قلبی<sup>۱</sup>، وجودِ روحی<sup>۲</sup> اور وجودِ سرّی<sup>۳</sup> سے تعلق رکھتے ہیں۔ اگر توفیقِ الہی اور رفیقِ مرشد کی عطا کردہ آگاہی ہو تو ہر ایک مقام کی حقیقت پا کر طالب سلامت رہتا ہے ورنہ اس سے ہر مرتبہ و مقام سلب کر لیا جاتا ہے۔ اس مقام پر ہزاروں ہزار طالب راہ سے بھٹک جاتے ہیں اور رجعت کھا کر شریعت کے خلاف کام کرنے سے (باطنی طور پر) مردہ ہو جاتے ہیں۔

حدیث مبارکہ ہے:

﴿حُذِّ مَاصِفًا وَدَاعًا مَا كَدَّرَ﴾

ترجمہ: صاف کو لے لو اور کدورت<sup>۴</sup> والے کو چھوڑ دو۔

یعنی جو نیک ہے اُسے قبول کر لو اور جو بُرا ہے اُسے چھوڑ دو۔

جان لے جب اللہ تعالیٰ نے کن فیکون کا اظہار کرنا چاہا تو فرمایا:

﴿كُنْتُ كَنْزًا مَخْفِيًّا فَاحْبَبْتُ أَنْ أُعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ لِأُعْرَفَ﴾

ترجمہ: میں ایک چھپا ہوا خزانہ تھا، میں نے چاہا کہ میں پہچانا جاؤں تو میں نے اپنی پہچان کی خاطر

مخلوق کو پیدا فرمایا۔

اس مقصد کی خاطر اللہ تعالیٰ نے بائیں طرف قہر اور جلالت سے دیکھا تو نارِ شیطانی پیدا ہو گئی اور

دائیں طرف کرم، لطف، جمعیت، رحمت، شفقت اور التفات سے دیکھا تو سورج سے زیادہ روشن

نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہو گیا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے کُن فرما کر تمام مخلوقات کی ارواح کو تخلیق فرمایا

جو اللہ کے حکم کے انتظار میں مراتب بمراتب، جماعت بجماعت، صف بصف اپنی اپنی جگہ پر اللہ

۱۔ ۲۔ ۳۔ قلب، روح اور سرّ باطنی حواس ہیں

۴۔ کدورت: غیر ماسوئی اللہ ہر چیز کدورت ہے، جس کے وجود میں غیر ماسوئی اللہ موجود ہوں کدورت کہلاتا ہے۔

کے سامنے ادب سے کھڑی ہو گئیں۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْؑ تو تمام ادنیٰ اور اعلیٰ ارواح نے یک زبان ہو کر جواب دیا ”قَالُوا بَلٰیؑ“ اس اقرارِ بلیٰ پر بعض ارواح تو اسی وقت پشیمان ہو گئیں جیسا کہ کافرین، مشرکین، منافقین اور کاذبین کی ارواح۔ اور بعض ارواح اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْؑ کے جواب میں ”بلیٰ“ کہہ کر بہت خوش اور مسرور ہو گئیں۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اے ارواح! مانگ لو مجھ سے جو تم مانگنا چاہتی ہوتی کہ میں تمہیں وہ عطا کر دوں۔“ ان تمام ارواح نے عرض کی ”یا اللہ! ہم تجھ سے تجھی کو مانگتے ہیں۔“ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ارواح کی دائیں طرف دنیا اور دنیا کی زینت کو پیش کیا تو خنزیر شیطان نمرود نفسِ امارہ کی مدد سے اس دنیا میں داخل ہو گیا۔ جب یہ شیطان دنیا میں پہنچا تو اس نے با آواز بلند چو بیس بانگیں دے دیں۔ نو (9) حصہ ارواح شیطان کی ان بلند آواز بانگوں کو سن کر شیطان کی راہ پر چل پڑیں۔ شیطان کی وہ چو بیس بانگیں یہ ہیں:

1- خوش آواز شیطان سرود کی بانگ

2- حسن پرستی کی بانگ

3- ہوائے انا کی مستی کی بانگ

4- شراب نوشی کی بانگ

5- بدعت کی بانگ

۱ ترجمہ: کیا میں تمہارا رب (یعنی تمہیں پالنے والا) نہیں ہوں۔

۲ سب نے کہا بے شک تو ہی ہمارا رب ہے۔

۳ چو بیس بانگوں سے مراد گمراہی کے چو بیس شعبہ جات ہیں۔

۴ گانا بجانا

۵ نفس کی خواہشات

۶ مراد تمام نشہ لانے والی اشیاء

- 6۔ نماز ترک کرنے کی بانگ
- 7۔ موسیقی کے آلات مثلاً طنبورہ، رباب و قانون و سرنا، دف، ڈھول جیسے آلات کی بانگ
- 8۔ جماعت کو ترک کرنے کی بانگ
- 9۔ غفلت کی بانگ
- 10۔ عُجب<sup>۱</sup> کی بانگ
- 11۔ حرص<sup>۲</sup> کی بانگ
- 12۔ حسد کی بانگ
- 13۔ ریا کی بانگ
- 14۔ کینہ<sup>۳</sup> کی بانگ
- 15۔ کبر کی بانگ
- 16۔ نفاق کی بانگ
- 17۔ غیبت کی بانگ
- 18۔ شرک کی بانگ
- 19۔ کفر کی بانگ
- 20۔ جہالت<sup>۴</sup> کی بانگ
- 21۔ کذب کی بانگ
- 22۔ بُرے ظن کی بانگ

۱۔ خود پسندی

۲۔ لالچ

۳۔ دل میں دشمنی رکھنا اور موقع ملنے پر بدلہ لینا۔

۴۔ گمراہی، لاعلمی اور اس پر اصرار

23۔ بڑی نظر کی بانگ

24۔ طمع کی بانگ

جس شخص میں یہ صفات پائی جاتی ہیں وہ انہی لوگوں میں سے ہے جنہوں نے شیطان کی بانگ سنی (اور اس کی راہ پر چل نکلے تھے)۔ اَلْاَنَّ كَمَا كَانَ ترجمہ: جیسے وہ اس وقت تھے اب بھی وہ ویسے ہی ہیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ (البقرہ-268)

ترجمہ: شیطان تمہیں فقر (فقرِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے ڈراتا ہے اور فواحش (غیر ماسویٰ اللہ) کا حکم دیتا ہے۔

جس نے شیطان سے تعلق رکھا اور شیطان کی اتباع کی وہ دنیا کے مراتب پر پہنچا، دنیا کا پسندیدہ ہوا اور اسی میں غرق ہو گیا۔ ان نو (9) حصہ ارواح کے علاوہ ایک حصہ ارواح اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑی رہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے لطف و کرم سے فرمایا ”اے ارواح! مانگ لو مجھ سے جو تم مانگنا چاہتی ہو۔ میں تمہیں وہ عطا کر دوں۔“ ان ایک حصہ باقی رہنے والی ارواح نے عرض کی ”یا اللہ! ہم تجھ سے تجھی کو مانگتے ہیں۔“ اس پر اللہ تعالیٰ نے جنت، حور و قصور، جنت کی لذات اور نعمتیں، جنت کی تمام زینت و زیبائش ان ارواح کے دائیں ہاتھ پر ظاہر کر دیں۔ ان ارواح میں سے نو (9) حصہ ارواح جنت کی طرف چلی گئیں۔ سب سے پہلے جو ارواح جنت میں داخل ہوئیں وہ متقی اور پرہیزگار لوگوں کی تھیں۔ وہاں انہوں نے بلند آواز سے تقویٰ کی بانگ دی جسے سُن کر (اُن نو حصہ ارواح میں سے) باقی تمام روحیں جنت میں داخل ہو گئیں اور انہوں نے شریعتِ محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر استقامت اختیار کر لی۔ چنانچہ یہ عالم فاضل، متقی اور پرہیزگار لوگ ہیں۔ باقی ایک حصہ ارواح اللہ تعالیٰ کے روبرو کھڑی رہیں۔ ان کے کانوں نے نہ دنیا کی بانگ سنی اور نہ ہی جنت کی بانگ سنی۔ وہ اشتیاقِ الہی میں غرق فنا فی اللہ نور بقا باللہ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت

اور حضوری رکھنے والے عارف باللہ فقراء کی ارواح تھیں جن کے بارے میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے:

❁ الْفَقْرُ فَخْرِي وَالْفَقْرُ مِنِّي ۝ الدُّنْيَا حَرَامٌ عَلَىٰ أَهْلِ الْعُقْبَىٰ وَالْعُقْبَىٰ حَرَامٌ عَلَىٰ أَهْلِ الدُّنْيَا وَالِدُنْيَا وَالْعُقْبَىٰ حَرَامٌ عَلَىٰ طَالِبِ الْمَوْلَىٰ ۝ مَنْ لَهُ الْمَوْلَىٰ فَلَهُ الْكُلُّ  
ترجمہ: فقر میرا فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے۔ دنیا اہل عقبیٰ پر حرام ہے اور عقبیٰ اہل دنیا پر حرام ہے اور دنیا و عقبیٰ دونوں طالب مولیٰ پر حرام ہیں۔ جسے مولیٰ مل گیا اُسے سب کچھ مل گیا۔

### شمس العارفين ختم ہوئی

چھبیس (26) رمضان المبارک کو آٹھ خادم الفقراء بہادر شاہ قادری سلطانی نے اس نسخہ کو رقم کیا، جن کی سابقہ رہائش حسوالی میں تھی اور حال میں وہ دیواسنگھ والا تحصیل کبیر والا ضلع ملتان میں خانہ بدوش ہیں۔

نوشتہ بماند سیہ بر سفید  
نویسندہ را نیست فردا امید

ترجمہ: اس کتاب کو لکھنے والے کی اس کے سوا کوئی خواہش نہیں کہ یہ کتاب (پڑھنے والے کے) سیاہ دل کو سفید (پاک) کر دے۔

ہر کہ خواند دعا طمع دارم  
زانکہ من بندہ گنہگارم

ترجمہ: چونکہ میں ایک گنہگار بندہ ہوں اسی لیے جو اس کتاب کو پڑھے اس سے دعا کا طلبگار ہوں۔

# شمس العارفين

(فارسی متن)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

رَبِّ يَسِّرْ وَلَا تُعَسِّرْ وَتَمِّمْ بِالْخَيْرِ ۝ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي نَوَّرَ قُلُوبَ الْعَارِفِينَ بِالْهُدَايَةِ وَالْعِرْفَانِ وَشَرَحَ  
صُدُورَ الصِّدِّيقِينَ بِالْصِّدْقِ وَالْإِيقَانَ ۝ وَالصَّلَاةَ وَالسَّلَامَ عَلَى رَسُولِهِ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ آخِرِ الزَّمَانِ  
وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ كُلِّهِمْ صَاحِبِ الْمَغْفِرَةِ وَالرِّضْوَانِ ۝

اما بعد! شروع می کنم بعون اللہ تعالیٰ رساله را که انتخاب کرده شد از کتاب کلید التوحید و قرب دیدار و مجموعه افضل و  
عقل بیدار و جامع الاسرار و نور الہدی و عین نمأ و فضل اللقاء من تصنیفات سلطان العارفين شیخنا حضرت سلطان  
باہور رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ در علم تصوف وَالْوُصُولِ إِلَى اللَّهِ الْمَلِكِ الْمَنَّانِ از طریقہ قادریہ علیہ الرَّحْمَةِ وَالْمَغْفِرَةِ  
بنام شمس العارفين و مشکل کشا و حضور نما خطاب داده شد۔

باب اول در فضائل خواندن این کتاب و عمل کردن بر آن۔ باب دوم در بیان شروع کردن ذکر و فکر و ترتیب تصور  
مشق و جودیه و مقامات آن و علاج دل سیاه کہ در و تا شیر اسم اللہ پیدا نشود۔ باب سیوم در مراقبہ و مکاشفہ و احوالات۔  
باب چهارم فنا فی الشیخ و فنا فی الرسول و فنا فی اللہ تعالیٰ۔ باب پنجم در مشرف و ملازم شدن مجلس محمدی صلی الہ علیہ وآلہ  
وسلم و فضائل آن۔ باب ششم در ترتیب خواندن دعوت بر اہل قبور کہ از ہمہ دعوتها اولی و افضل۔ باب ہفتم در  
متفرقات۔

بدانکہ بر طالب مرید قادری فرض عین است کہ اولاً این رسالہ را از ابتدا تا انتہا در مطالعہ آورده طریق تحقیق کند و بعدہ  
در باطن با توفیق بحق رفیق شود۔

اے عزیز! بندہ را پیدا کرد از برای عبادت و معرفت و شناس خود۔

قوله تعالیٰ: وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ - "أَيُّ لِيَعْرِفُونِ"

## باب اول

## در فضائل خواندن این کتاب و عمل کردن بر آن

اگر کسی رانفس سرکش و سرہوا موافق ابلیس و مخالف خدا باشد و بیخ علاج از گناہان بازگشت نخورد و ہرگز مراجعت بخدا نکند و دل مردہ از غایت غفلت در قید شیطان باشد و زندہ نشود و تاثیر ذکر اسم اللہ در قلب پیدا نیاید و غریب و مظلوم و عاجز و پریشان و محتاج و ہلاک از روزگار دنیا و مستحق کثیر العیال و سقیم الاحوال طاقت و قوت ندارد در فقر فاقہ میگذارد آنرا می باید کہ ازین کتاب کہ در گنج دین و دنیا تمام است ہر یک گنج ظاہری و باطنی میکند معلوم، خلق خادم او مخدوم و ازین ہر یک مطالب کلی در یابد و جمع خزائن اللہ در دست آورد و علم تصوف دقیق از طریق تحقیق می کشاید۔

ہر کہ این کتاب را در مطالعہ آورد بر آن عمل کند عارف باللہ صاحب توفیق شود ہمیشہ در حضور پر نور مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشرف باشد و ارواح جمیع انبیاء و اولیاء اللہ با ملاقات کنند و ہیچ چیز پیدا و پنهان از مخفی نماند۔

این طریق محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عطا اللہ فیض فضل اللہ از طریق تحقیق است۔

این کتاب صاحب ابتداء و انتہا تمام است۔ اگر می خواند عالم فاضل صاحب تفسیر ازین کتاب چہار علم در یابد، علم کیمیا اکسیر و علم دعوت تکسیر و علم ذکر اللہ روشن ضمیر و علم استغراق با تاثیر صاحب نظر بر نفس امیر۔

این کتاب محکم است از برائے مریدان صدیق و طالبان تصدیق و عارفان تحقیق و واصلان بحق رفیق و علمایان باتوفیق و فقیران فنا فی اللہ غریق بوحدانیت دریائے عمیق۔ ہر کہ ازین کتاب اسم اعظم و گنج پیرنج نیافت، سوال برگردن او وبال بر این تصرف علم است۔ کسیکہ باین مراتب رسیدہ از تاثیر ہفتاد ہزار مراتب از عرش تا تحت الثریٰ روشن و واضح گردد و لوح محفوظ پنجم ظاہر دوام در مطالعہ او باشد و از نظر خاک سیم و زر گردد، ماضی و حال و استقبال بکشف و کرامات مینماید۔ اگر بردیوار خاک یا برکوبہ یا بردرخت سوار شود، مثل آب بدواند۔ اگر در قبور رود اہل روحانی حاضر شوند و اگر جانب درخت خشک بیند سبز گردد و ہموند مشکوفہ بر آورده میوہ پختہ و لائق خوردن شود۔ اگر از زمین آب طلبد زمین بروے آب آورده میدہد۔ اگر جانب آسمان بنگرد ہموند ابر شود و باران ببارند ہر قدر یکہ مردم می خواہند و اگر جانب آب بیند روغن زرد شود و اگر جانب ریگ نظر کند شکر سفید شیرین گردد و مانند این چیز ہا۔ این مراتب از فقر محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعید و بی نصیب از معرفت اللہ تعالیٰ۔ اتچنین مرشد صاحب نظر باید چون پیر محی الدین پیر من است کہ ہزاران ہزار مریدان و طالبان را بیک نظر بعضی را غرق بمعرفت اللہ آورد و بعضی را مشرف حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آورد۔ این چنین پیر باید گنج بخش بے رنج و بے ریاضت و پیرنج کہ بانظر او دل بذکر اللہ چاک و نفس پاک و روح پاک موافق رحمن و مخالف شیطان۔

اگر کسی را مشکل پیش آید و بجناب شیخ محی الدین رحمۃ اللہ علیہ رجوع آورد و بگوید: "أَحْضُرُوا بِمَلَكِ الْكَذَوَاحِ الْمُقَدَّسِ وَالْحَسِيِّ الْحَقِّ يَا شَيْخَ عَبْدِ الْقَادِرِ جِيلَانِي حَاضِرًا شَوْ"۔ و سہ بار کلمہ طیب بردل ضرب زند، ہوندم پیر صاحب آمدہ امداد کند و مشکل را سرانجام رساند۔

کسی را کہ عقل و دانش و شعور تمام است کہ این کتاب بحکم اللہ تعالیٰ و بنظر رحمت اللہ تعالیٰ مرقوم و منظور و با جازت سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رقم حضور شدہ۔ و سالک را باید کہ اول مرشدی کامل مکمل عالم عامل صاحب شریعت قادری سروری باشد از و دست بیعت گیر دُبَعْدَہُ در سلوک در آید کہ ہر طریقہ را انتہا بابتدا قادری کامل نمیرسد اگر چہ تمام عمر بر ریاضت سر بسنگ زند۔ مرشد قادری جامع است مجمل، ظاہر و باطن باشتغال ذکر و فکر است۔ و در طریق طریقہ قادری ظاہری و باطنی قرب معرفت "إِلَّا اللَّهُ" و حضور مجلس محمدی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) با وصال است۔

المطلب آنکہ در حین حیات از کفر و شرک نجات عارف باللہ متبرکات قدرت سبحانی محبوب ربانی پیر و تنگبر حضرت شاہ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ پنج ہزار طالبان و مریدان خود را ہر روز کہ سہ ہزار در معرفت نور غرق بہ مشاہدہ می بردند در وحدانیت "إِلَّا اللَّهُ" کہ این ہر سہ ہزار بہ مراتب "إِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللَّهُ" رسیدند و دو ہزار داخل مشرف مجلس محمدی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) می بردند۔ این چنین سلک سلوک حضور ہیبتوہ باطنی از حضرات اسم اللہ ذات و کلمہ طیبات ذکر ضرب ذوق و سخاوت تصور و تصرف در طریقہ قادریہ از یک دیگر تا قیامت باز نہ ماند، مثل آفتاب روشنی طلوع تابش ہر دو جهان واضح و فیض بر میگردد۔ ابیات:

(۱) باھو این کیمیائے گنج مفلس را نمود ہر کرا عقل است حاصل کرد زود

(۲) باسم اعظم انتہا باھو بود ورد باھو روز و شب یاھو بود

(۳) کور چشم کے بہ بیند آفتاب کور را از آفتابش صد حجاب

بدان کہ قادری رافع از قادری است۔ اگر قادری بطریقہ دیگر رجوع آورد اہل گناہ گمراہ بے برکت مراتب اوسلب شود۔ اما سالک را مرشد گرفتن ضرور است، شغلے کہ بغیر از مرشد کند طالب را ہیچ فائدہ نہ دہد و نتیجہ نہ دارد و بمقام منزل نہ رساند۔

قوله تعالیٰ: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ

و در حدیث: "الرَّفِيقُ ثُمَّ الطَّرِيقُ"

اگر مرشد کامل قادری پیدا نمیشود لازم کہ باین کتاب شب و روز در مطالعہ در آرد و با خلاص خواند و یقین صادق دارد تا آزاد مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دست دہد و سراسر را الہی بروی کشف گردد و از وی ہیچ چیز آنچه "فِي السَّمُوتِ"



وَالْأَرْضِ“ مخفی و پوشیده نماند۔ خواننده این کتاب عارف الحق را بنما خلق شود۔ هر که محتاج این مرقوم را خواند اولیائی لایحتاج گردد و اگر مفلس خواند غنی گردد و پریشان حال خواند صاحب جمعیت گردد۔ هر که این کتاب را از ابتدا تا انتها خواند آنرا احتیاج دست بیعت ظاهر مرشد نه نماند۔ اگر صاحب رجعت خواند از رجعت خلاص شود۔ اگر مرده دل خواند زنده دل گردد و اگر جاہل خواند بعلم علوم کشف احوالات حتی قیوم رسد حقیقت ماضی و حال و مستقبل معلوم میکند۔

ابیات:

اصل یقین است یقین یار کن محرم اسرار شوی از کنه کن  
 اصل یقین است یقین مصطفیٰ اصل یقین است یقین مرتضیٰ  
 اصل یقین است یقین گر شود کار تو از هفت فلک بگذرد

المطلب آنکه مرشد کامل را باید که طالب اللہ را اول بشروع تصور اسم اللہ ذات بمرتبه نور فی اللہ مشرف دیدار حضور رساند که طالب اللہ را احتیاج ریاضت خلوت و چله نماند۔ اہل حضور لایحتاج را چه احتیاج کہ ورد و طائف دعوت خواند۔ آدمی از قید نفس و شیطان ہرگز خلاص نگردد و از دنیا دل سرد نہ شود تا آنکہ مرشد کامل نگیرد و باسم اللہ ذات متبرکات مشغول نگردد کہ از تصور اسم اللہ و ذکر غرق ربوبیت نور بکشايد طالب اللہ را ہر مطالب از نور حضور نماید و ظاہر و باطن لوح محفوظ در لوح ضمیر در آید و از حضرات تصور کلمہ ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ“ ذکر پاکی غیبی کشاید طالب اللہ را در ہر دو جهان بہرہ بخشید با مطلب بہرہ ور نماید۔  
 مرشد کامل طالب صادق را ازین ہفت کلید ہفت قفل حضرات میکشاید و بر یکدم و یا یک قدم طالبان را بہ طالب و مقصود ہر دو جهان بنماید آنچه تصرف ظاہری و تصرف باطنی و تصرف ازلی و تصرف ابدی و تصرف دنیا و عقبی و تصرف غرق فنا فی اللہ مولی و تصرف توحید معرفت از ہر مراتب قرب اعلیٰ و اولیٰ۔ این چنین راز بی ریاضت و گنج بیرنج مرشد قادری سروری کامل اکمل جامع مجموع الفضل میدہاند۔

بد آنکہ! فقیران صاحب حضرات اسم اللہ ذات را چنان قوت بخشیدہ است اگر خواہند از مؤکلان مشروحاً علم کیمیا و یا آنکہ سنگ پارس کہ باہن چسپانند ز سرخ گردد و مؤکلان از غیب الغیب برکت کلام اسم اعظم بدست آورده میدہند، لیکن فقیران اہل اللہ را کہ دوام استغراق بمع اللہ ظاہر چنان دل غنی و در باطن مجلس نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ مرتبہ مؤکل مراتب تمامیت دنیا و جانب کیمیا و سنگ پارس بگوشہ چشم نہ نگرزند اگر چه از فقر و فاقہ خون جگر خورند۔  
 ”وَاتَّبِعْنَهُمْ فِي هَذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً“

دانی کہ از حضرت پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اصحابان و یاران پرسیدند کہ یا حضرت کدام چیز بہتر است کہ

بقرب اللہ تعالیٰ رساند "فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ" و کد ام چیز کہتر است کہ از حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ بعید و دوری دہد "فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ" کہ موجب ذلت است۔ از زبان مبارک حضرت پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودند کہ دوست دارید معرفت اللہ و فقر را کہ ازین ہر دو نعمت سرفرازی و فخر دارین است و نہ بینید بسوئے دنیا مگر بحقارت کہ این متاع شیطان است۔

اے عزیز! آدمی را با اعمال ظاہری دل ظاہر گردد و از نفاق بیرون نبر آید تا آنکہ آتش تصور اسم اللہ مشق اور انسوزد دل از زنگار خلاص نشود و بذکر خاص اخلاص نہ پذیرد و بغیر از ذکر دل ہرگز زندہ نشود و نفس ہرگز نمیرد اگرچہ تمام عمر تلاوت قرآن مجید و مسئلہ فقہ خواند و یا بسیار زہد و ریاضت کند و کوز پشت شود و مثل موئے باریک گردد و همچنان دل سیاہ ماند بغیر از مشق تصور اسم اللہ ذات ہیچ فائدہ ندارد اگرچہ ریاضت سربسگ زند۔ و مشق تصور اسم اللہ ذات کنندہ معشوق بی مشقت و محبوب بی محنت آن مراتب مرغوب است۔

اگر کسی زمین را طی کند و بزریر قدم او نیم گام شود و مدام پنج وقت نماز بخانہ کعبہ با جماعت میخواند و یا ہمیشہ صحبت با مہتر خضر علیہ السلام دارد و مقابلہ علم کند و از حضرت آدم علیہ السلام تا خاتم النبیین صلوات اللہ علیہم اجمعین و از خاتم النبیین تا بروز جزا بہر یک ارواح انبیاء و اولیا اللہ صاحب مراتب مومن مسلمان دست مصافحہ کند و ملاقات مجلس بود و ہر یک ارواح را نام بدانند و بشناسند و آنچه بروی زمین صاحب ورد و وظائف اہل دعوت و حافظ تلاوت قرآن مجید کہ شب و روز بطہارت میخوانند یا شخصی تمام دنیا بدست آرد و شب و روز تصرف کند فی سبیل اللہ و سخاوت کند و نافع المسلمین باشد ازین ہمہ چیز با بہتر است کہ در تصور اسم اللہ غرق شدن و ملازم مشرف مجلس سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بودن۔

و باید دانست بندہ را کہ از ذکر خدا یک دم نباشد جدا "الْأَنْفَاسُ مَعْدُودَةٌ وَ كُلُّ نَفْسٍ یَخْرُجُ بِغَیْرِ ذِکْرِ اللّٰهِ تَعَالٰی فَهُوَ مَیِّتٌ"

فرد:

ہر کہ دیوانہ شود با ذکر حق  
زیر پایش عرش و کرسی ہر طبق  
ہر کہ غافل میشود ذکر از خدا  
نفس او فرہہ شود کفر از ریا

## باب دوم در بیان شروع کردن ذکر

بدانکہ اول مرشد کامل را فرض عین است کہ طالب را مقام خوف و رجاء و مقام کشف القبور و مقام مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضور بنماید بعد از ان طالب اللہ را علم معرفت تلقین کند چنانچہ اول بذکر و فکر و مراقبہ و ورود و طائف ہرگز مشغول نگردد اند بجز تصور اسم اللہ حضور کہ با تفکر اسم اللہ باطن معمور۔

مرشد کامل را باید کہ اول خوشخط اسم "اللہ" نوشته بدست طالب اللہ بدہد و بگوید کہ ای طالب! اسم اللہ بردل نویس و چون بردل اسم اللہ سکون و قرار گیرد، می گوید کہ ای طالب! از حروف اسم اللہ مثل آفتاب تجلی نور و روشنی طلوع زند و گرد بگردل ملک لایزالی و لازوالی و میدان وسیع از چہار دہ طبق کہ کونین در ان میدان بمقدار دانہ سپندی گنجد۔ و در آن میدان یک روضہ سبز گنبد است کہ طالب را در نظری آید۔ و بر دروازہ آن روضہ قفل کلمہ طیب است "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ" کہ کلید آن قفل کلمہ طیب اسم "اللہ" است۔ چون طالب اسم اللہ را بخواند قفل بکشاید و طالب اندرون روضہ در آید و می بیند مجلس عظیم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم با اصحاب کبار نبوی کریم بر صراط المستقیم و داخل مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم صحبت شود و قرب حبیب نصیب از حکم حق تعالی با توفیق مرشد کامل صادق صدیق ہمراہ رفیق خواهد شد۔

و اگر کسی رادل از وسوسہ شیطانی و وہمات نفسانی کہ ہزاران ہزار آثار در وجود آدمی بسبب مذکور موجود و جملہ مجموعہ آن آثار یک نیم لکھ و دہ ہزار کہ رشتہ زنا را آن سخت تر از رشتہ یہود و نصاریٰ ازین سبب سیاہ و مردہ و افسردہ باشد پس مرشد کامل را باید کہ تصور اسم اللہ ذات فرماید و حروف اسم اللہ ذات و حروف کلمہ طیب با تفکر و توجہات گرد بگردل طالب نویس کہ بنوشتن این حروف از سر تا قدم چنان پیدا میشود آتش انوار قرب و دیدار معرفت پروردگار کہ یکبارگی سوخته گردد زنا را بد کردار۔ بعد از ان طالب اللہ مسلمان حقیقی با صفات القلب و تصدیق الیقین گردد و غرق فی التوحید و دیدار پروردگار از کفر و شرک بیزار۔

بشنو اے جان من! کہ مرشدان و طالبان را بس بود این یک سخن کہ بہ پہلوی چپ تو مقام نفس و بہ پہلوی راست تو مقام شیطان و باین دو دشمنان جنگ تو واقع شد۔ پس کسی را کہ اتچنین دشمنان در ہر دو پہلو بمثل زخم تیر و یا خار، درون خوار پس آنرا خواب و خوش وقتی چہ در کار؟ اے دانا! ہوش دار و ہر دم با خبر باش کہ بلا فرصت موت را چہ اعتبار، پس طالب را باید کہ با تصور اسم اللہ ذات مشغول شود و از میان حروف اسم اللہ پیدا شود شعلہ تجلی انوار و در آن غرق شود مشرف دیدار پروردگار کہ نہ یاد ماند بہشت بہار و نہ یاد ماند دوزخ نار۔ الْإِيمَانُ بَيْنَ الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ واقع

است۔

چون فقیر بمشق اسم الله ذات مشغول شود، هر موعی از تن او زبان کشاید و در جوش در آید "الله، الله، الله" گویان شود و قلب او نعره زند سر "هو، هو، هو" و روح فریاد کند "هو الحق، هو الحق، هو الحق" و نفس خواندن این ورد گیرد "رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا" و نقش مشق وجودیه با اسم الله ذات مراتب معشوقی و محبوبی دارد۔ نقش خوشخط باین طرز باشد۔

يَا اَللّٰهُ

در وجود آدمی دو دم است؛ یکی دم اندرون و دیگر بیرون میرود۔ فرشته که بادم اندرون مؤکل است بحضور حق تعالی عرض کند "خداوند! دم اندرون قبض کنم یا باز بیرون آرم و دم که بیرون بر آید فرشته مؤکل او نیز همچنان گوید۔ پس با هر دم عرض حضور رب العالمین می شود۔ و دم که بتصور اسم الله ذات از وجود بیرون آید آن دم صورت می شود خاص نور و میرود بدرگاه "الله" حضور مثل گوهر میشود اگر چه کونین هر دو جهان جمع بکنند و آنچه متاع دنیا و بهشت هست تا برابر قیمت آن نشود که آن گوهر بے بها است، چنانچه فقیران را خزانچی گوهر خزان الله گویند الله بس ماسوی الله هوس۔ لیکن طالب را باید که اول وضو سازد و جامه پاک پوشد و جای خالی در آید و مستقبل قبله شده در قعده مربعه بنشیند۔ چون خواهد که متوجه باستغراق اشتغال الله شروع کند هر دو چشم پوشد و در مراقبه در آید و تفکر اسم الله ذات گیرد۔ اما طالب الله را می باید که وقت شروع راه شیطانی ظاهرو باطن بند سازد و خطر نفسانی از خود جدا اندازد و سه مرتبه آیت الکرسی بخواند و سه مرتبه درود و سه مرتبه تسمیه بخواند و سه مرتبه سَلَّمَ قَوْلًا مِّن رَّبِّ رَحِيمٍ و سه مرتبه چهار قل و سه مرتبه سوره فاتحه و سه مرتبه "سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ" و هزار مرتبه استغفار و سه مرتبه کلمه شهادت و سه مرتبه کلمه طیب لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ" بر خود بدد۔ اول طالب الله را باید که شروع تصور اسم الله ذات کند و اسم "الله" با تفکر بردل نویسد۔ از تاثیر اسم الله سینه صفائی گیرد و خناس خرطوم بمیرد۔ بعد در چشم تصور کند و در نظر مراقبه پرواز کند گرد بگردل بمیدان وسیع داخل میشود و در مجلس محمدی صلی الله علیه و آله و سلم و در آنوقت لاحول و سبحان الله و درود شریف بخواند تا از مجلس محمدی صلی الله علیه و آله و سلم حکم شود که ای صاحب تصور این خاص مجلس محمدی است، شیطان را قدرت نیست که باین مقام برسد۔ بعد طالب الله حق و باطل را تحقیق کند با عیان اول معاینه تحقیق کردن که گرد بگردل چهار میدان است۔ چنانچه مشاهده میدان

ازل و مشاهده میدان ابد و مشاهده میدان طبقات از عرش تا تحت الثری دنیا و مشاهده میدان عقربی و در دل قلب و فی القلب سرّ و فی السرّ اسرار مشاهده نور حضور معرفت اللہ قرب اللہ تعالی دیدار پروردگار۔ مرشد کامل طالب ذوق را روز اول بمرتبہ مشاهده دل رساند و مرشد ناقص شب و روز چله و ریاضت کشاند و صورت تصور دل بگردل میدان مرشد کامل بکشاید و بنماید۔ این است ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ“ مفتاح ”يَفْتَاْحُ“ بعد از ان اسم ”اللَّهُ“ و اسم ”مُحَمَّدٌ“ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در تصور درآرد و بر اسمین نظر دارد۔ بعدہ در دریای توحید الہی غوطہ خورد و از غلبات ذکر اللہ غرق شود و از خود بیخود گشته و بموافق آیت کریمہ ”وَإِذْ كَرَّمْنَا رَبِّيكَ إِذَا نَسِيتَ“ می شود۔ اسمین شریفین این است۔

# اللَّهُ

## مَحَلِّ

بدانکہ اساس معرفت محبت ملاقات روحانی و قرب حضور مشاہدات اسرار ربانی، مراتب فقر فنا فی اللہ بقا باللہ ابتداء تا انتہا توحید سبحانی، تصور و تفکر و تصرف و توجه توکل مشق کننده اسم اللہ ذات۔ بہر نوع انواع ذکر حضور و علم کلمات ربانی الہام مذکور تصور از تا تاثیر اسم اللہ ذات مشق است کہ با تفکر انگشت بردل نقش اسم اللہ ذات بنویسد۔ ازین اسم اللہ ذات معلوم شود علوم چنانچہ علم ”وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا وَعَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمِ“ علم ”الَّذِي خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۚ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ ۝ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمِ ۝“ و علم ”الرَّحْمٰنُ ۝ عَلَّمَ الْقُرْآنَ ط ۝ خَلَقَ الْإِنْسَانَ ۝ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۝ و چنانچہ ”وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَيْنِيْ أَدَمَ“ و علم ”إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً“ و علم ”وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّى“ ”الْعِلْمُ عِلْمَانِ عِلْمُ الْمُعَامِلَةِ وَعِلْمُ الْمُكَاشَفَةِ“۔ چون علم مکاشفہ معرفت الہی بکشاید چنانچہ علم معاملات و علم معاملات در علم مکاشفات درآید از آنکہ از مشق مشقت کتب الکتاب بی حجاب از تصور اسم اللہ ذات میگردد و ہر یک علم ظاہری و باطنی و کلمات الحق می ورزد۔

قوله تعالی: قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لَّكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَنْ تَنْفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا ۝“ و ازین علم مشق تصور اسم اللہ تزکیہ نفس و تصفیہ قلب و تجلیہ روح و تجلیہ سر۔ ہر کہ باین مراتب رسد قالب لباس قلب پوشد و قلب لباس روح پوشد و روح لباس سر پوشد۔ چون جملگی یکی گردد اوصاف ذمیمہ از وجود بر خیزد و

حواس خمسہ ظاہر بستہ گردد و حواس باطنی بکشاید۔ بعدہ علم ”وَنَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُوحِي“ برسد دل۔ چون روح اعظم در وجود معظم حضرت آدم صلوات اللہ علیہ داخل شد اول روح در وجود گفت ”يَا اَللّٰهُ“ فِيمَا بَيْنَ الْعَبْدِ وَالرَّبِّ يَتَّبِعُ نماںدہو، تا قیامت بر خیزد ہنوز بکنہ اسم اللہ نرسیدہ باشد۔

بیت:

ہر چہ خوانی از علم اللہ بخوان  
اسم اللہ با تو ماند جاودان

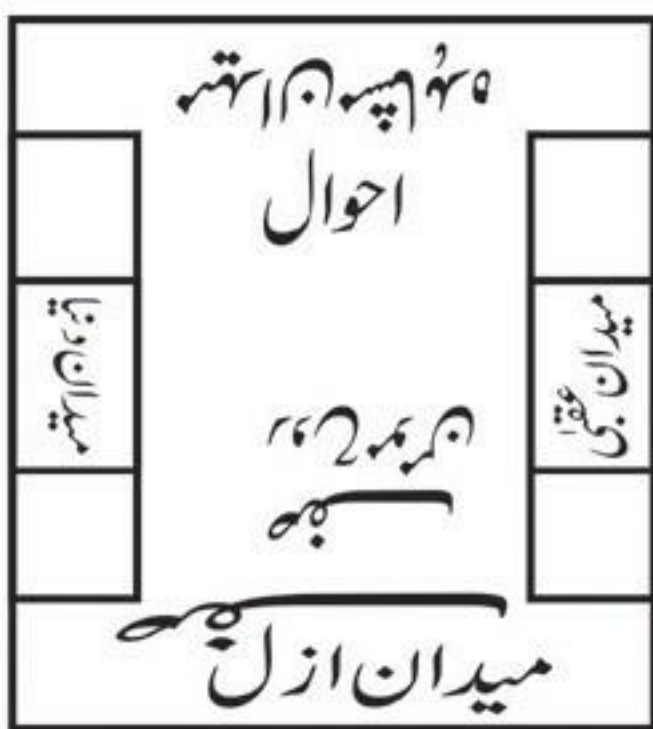
فقیر یکہ بعلم ظاہری دوستی ندارد، خارج است و عالمی کہ ظاہر و باطن از فقیر کامل طلب معرفت اللہ و ذکر اللہ نکند عاقبت از معرفت الہی محروم از بہر آنکہ بغیر از طلب اللہ حب دنیا از دل بیرون نرود۔

بیت:

از دل بدر کن بیشہ خطرات را  
تا بیابی وحدت حق ذات را

حدیث: ”اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلَى صُوَرِكُمْ وَلَا يَنْظُرُ اِلَى اَعْمَالِكُمْ بَلْ يَنْظُرُ فِي قُلُوبِكُمْ وَنِيَّاتِكُمْ“  
مشق تصور اسم اللہ ذات چنان دل رازندہ گرداند چنانچہ زندہ شود از باران رحمت قطرات گیاه خشک و زمین خشک و سبزہ از زمین سر برزند و زندہ شود و از بسیاری تصور کنندہ اسم اللہ را برتن آنچه مویست زبان بذکر اللہ کشاید بنام ”يَا اَللّٰهُ، يَا اَللّٰهُ“ و تصور اسم اللہ ذات کنندہ مشق را تمام عمر حصار شد از شر شیاطین و اہل شیاطین۔ و تصور اسم اللہ ذات کنندہ مشق نجات یافت از آتش دوزخ و صاحب تصور مشق کنندہ را قبر و خلوت خانہ خوابگاہ نوم العروس است و بدیدن او منکر نکیر در آداب در آیند چون حیران لب بستہ مانند و میگویند! آفرین باد خوش آمدی۔ از تصور اسم اللہ ذات مشق کنندہ خلاصہ سلک سلوک را از فقر است و مشق کنندہ ہمیشہ بمجلس ملاقات بہر ارواح انبیاء و اولیاء اللہ است، بعضی میدانند و بعضی نمیدانند۔ آنکہ نمیدانند ولی اللہ اند بذکر جلالت و جد حال شوریدہ و جوشیدہ۔ و آنکہ نمیدانند ز رقبای اللہ پوشیدہ۔ ”اِنَّ اَوْلِيَائِيْ تَحْتَ قَبَائِيْ لَا يَعْرِفُوْنِيْ غَيْرِيْ“ و از صاحب تصور مشق کنندہ اسم ذات آتش دوزخ ہفتاد سالہ دور۔

بدانکہ اسم اللہ چہا حروف است ”ا ل ل ہ“ پس ہر چہا ملک درین اسم است، یکی ازل دوم ابد سیوم دنیا چہا رم عقبی۔



هر کسی را از "الف" بدل روشنی دل او جام جهان نما و آئینه سکندری و صفائی میگیرد و هر هزار عالم را تماشا درو بیند و با حدیث رسد و از حرف "ل" اول مقام لاهوت و از حرف "ل" دوم در ملک لانهایت و لا مکان رسد و از حرف "ه" ملک هدایت صاحب هدی شود۔ هر که این احوالات ندارد از اسم اللّٰهُ تاثیر نکرده باشد و از اسم اللّٰهُ خبر ندارد۔

چون در وجود طالب اللّٰهُ ذات تاثیر بکندرنگ معرفت گیرد بکمال برسد و دوری از وجود او بر خیزد و بمراد رسد۔ جانب دل از سرتا قدم پنجم عیان بر و نظر کند و به بیند که اسم اللّٰهُ از هر موی نقش نگار بر همه وجود نوشته اند اسم اللّٰهُ و هر موی و گوشت و پوست و رگ دل و استخوان و مغز زبان گیرد و در دلیوار و بازار اسم اللّٰهُ به بیند و بر درختان اسم اللّٰهُ عیان کند و هر طرف که نظر کند اسم اللّٰهُ ذات ظاهر در نظری آرد و هر چه شنود و هر چه گوید آ و از اسم اللّٰهُ در آید۔

دوزخ من قدس سره هفتاد ساله راه میگذرد و بهشت هفتاد ساله راه پیش او استقبال کند و مشق تصور اسم اللّٰهُ ذات شش قسم است اسم "اللّٰهُ" ذات و اسم "لِلّٰهِ" و اسم "لَهُ" و اسم "هُوَ" و اسم "مُحَمَّدٌ" مصطفی صلی اللّٰهُ علیه و آله وسلم و کلمه "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَواتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَكَلِمَةٌ طَيِّبَةٌ مُجَوِّدَةٌ، هر گناه زیر لباس نور اسم اللّٰهُ ذات می باشد نهفته۔

این نیز مراتب "إِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللَّهُ" از مرشد سروری قادری۔ "مُوتُوا قَبْلَ أَنْ تَمُوتُوا" آنست که آنچه مراتب مماتست در حیات به بیند یعنی حیات چیست و مراتب ممات چه باشد مراتب بهبود آنکه از وقت جان کندن هر چه حساب است عذاب و ثواب از صراط گذشته در آید و از دست محمد رسول اللّٰهُ صلی اللّٰهُ علیه و آله وسلم از حوض کوثر ساغر شراباً طهوراً بنوشد و پانصد سال بسجود حضور رب العالمین افتاده ماند۔ و بعد از آن متابعت صف محمد رسول اللّٰهُ صلی اللّٰهُ علیه و آله وسلم که در آن صف بر روحانی ذکر کلمه طیب "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ" و بیدار رویت رب العالمین مشرف و معزز گردد و ناطق چشم، ازدل چشم دوام بیدار لقای راز۔ این مراتب "إِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللَّهُ ۝ مُوتُوا قَبْلَ أَنْ تَمُوتُوا" مرشد جامع از تصورات حضرات اسم اللّٰهُ ذات از کلمه طیبات "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ"

اللہ“ می کشاید وی نماید۔ مرشد جامع سروری قادری چنین باید۔ ای عزیز! بذا کران ذکر ثابت نگر دتا کہ کلید ذکر بدست نمگیرند۔ کلید ذکر تصور اسم اللہ ذات است۔ از تصور اسم اللہ ذات است چندان ذکر کشاید در شمار نیاید، چنانچہ در تن ہر موی است علیحدہ علیحدہ بذکر اللہ چنان نعرہ زند کہ از سرتا قدم گوشت پوست رگ، مغز، استخوان ہمہ درخروش بذکر اللہ درآیند۔ این است مراتب صاحب تصور اسم اللہ ذات کہ ہمہ از دست در مغز و پوست۔

و نیز ذکر اثبات نگر دد بغیر از چہار چیز یکی مشاہدہ غرق فنا فی اللہ، دوم حضوری مجلس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، سیوم بر آمدن از ماسوی اللہ چہارم رسیدن بمراتب بقا باللہ۔ این چہار مراتب باین ذکر ہا تعلق دارد و چنانچہ ذکر خفیہ عین العیانی و ذکر حامل نفس فانی و فرحت روح از ذکر سلطانی و زندگی قلب از ذکر قربانی و ذکر مجموع العلم رحمانی حسابش کے نوشتن توانی۔ شخصے کہ از ذکر دیوانہ از خود بیخود گردد برتن او دست بیندازند، اگر وجود او از آتش گرم تر است مثل اخگر، غرق است در مشاہدہ معرفت ”إِلَّا اللّٰهُ“۔ اگر وجود از آب سرد تر است گوئی کہ مردہ در مجلس انبیاء اللہ و اولیاء اللہ مشرف ملاقات۔ پس این مراتب از توحید است۔ وجودے کہ نہ سردی دارد نہ گرمی و بگریان آہ در شور و فغان او، از اہل تقلید است۔

بدانکہ چون قلب در جنبش درآید و صاحب قلب با تصور اسم اللہ بر سر قلب نقش منقش اسم اللہ ذات درست بہ بیند و از میان ہر یک حروف اسم اللہ ذات و شعلہ نور مثل نور آفتاب گرد بگرد قلب طلوع تابش روشنی زند و قلب از سرتا قدم در قبض تجلیات نور ذات درآید و زبان کشاید ”یا اللّٰهُ، یا اللّٰهُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ“۔ ہر بار کہ قلب نام اللہ گیرد مع کلمہ طیب، ثواب ہفتاد ہزار ختم قرآن است بلکہ ثواب بسیار بیشمار۔ چون اتچنین ذاکر صاحب قلب با تصور اسم اللہ چشم پوشیدہ در مراقبہ استغراق متوجہ قلب شود وی گردد در تجلیات ذات غرق نور مشاہدہ ربوبیت حضور پس پنجاہ وی سال گناہ از دفاتر کراما کاتبین محو منسوخ گردد با مر اللہ تعالیٰ و برکت نور عصمت اسم اللہ ذات و برکت کلمہ طیبات ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ“ این عمل تقبل اللہ پوشیدہ پیر یا است دوام بہ نظر خداست کہ نظر خدا تعالیٰ بردل است۔

المطلب! چون صاحب تصور با اسم اللہ ذات با ترتیب کلمہ طیب چشم پوشیدہ بمراقبہ رود تیغ تصور اسم اللہ ذات بدست گیرد و قتل کنندہ صغیرہ و کبیرہ گناہان تمام عمر قتل کنندہ نفس و شیطان را قتل کنندہ خناس و خرطوم و جمیع خطرات را گوئی جملہ دار حرب کہ بروئی زمین است قتل کردہ باشد۔

قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ”تَفَكَّرِ السَّاعَةَ خَيْرٌ مِّنْ عِبَادَةِ الثَّقَلَيْنِ“

آنچہ ذکر دمام و تفکر تمام و مراقبہ حضور علیہ السلام را مجموع الحسنات گویند بموجب این آیت کریمہ، قولہ تعالیٰ: ”إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرَى لِلذَّاكِرِينَ“۔



بدانکہ چون ذکر خفیہ چشم پوشیدہ متوجہ مراقبہ غرق بدل شود اول بعد دراز بلند آواز بگوید ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ“ ہر کہ باین نعمت عظمیٰ رسد ذکر رحمانی حافظ و ہر کہ ازین نعمت محروم اوسیاہ دل خراب بخطرات شیطانی۔ در میان انسان و حیوان ہمین قلب است، قلب سلیم پر ذکر اللہ روشن ضمیر انسان است و الا نہ حیوان۔ انسان آنرا گویند کہ ظاہر با عبودیت و باطن از مشاہدہ دل معرفت الہی نور حضور ربوبیت کہ ہر دو بال و پراست۔ بدانکہ ہر یک سلک سلوک اعمال ظاہر مثل چراغ است و راہ سلک حضوری تصور حاضرات اسم اللہ ذات مثل آفتاب است۔ چون آفتاب تجلی نور تو حید ذات شعلہ زند از ان طلوع تمام قلب روشن ضمیر شود۔ چون از اسم اللہ تابش بلوح ضمیر شود نازل صاحب لوح در علم معرفت الہی شود۔ صاحب تحصیل بعلم علوم حی قیوم، معرفت تو حید مقامات ہر یک میشود روشن معلوم مفہوم آنچه علوم در لوح محفوظ است مرقوم از آنکہ لوح ضمیر صفا مثل آئینہ اسکندری گرد و رو نما برکت حضوری مجلس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ ہر علم و حقیقت آنچه بر لوح محفوظ است نوشتہ ہمہ در لوح ضمیر در آید و کلام اللہ آنچه مرقوم بر لوح محفوظ است با لوح ضمیر مقابلہ کند۔ اگر کلام اللہ بمقابلہ ظاہر و باطن درست آید تحقیق است و اگر حرنی از مقابلہ از روئی عظمت و کرم و شرف بہ نظر اللہ تعالیٰ کہ نظر خدا تعالیٰ بر عرش و کرسی و لوح محفوظ نیست کہ نظر خدا تعالیٰ بر لوح ضمیر است، آن صاحب لوح ضمیر کہ بر نفس امیر کہ دوام بطاعت و بندگی۔ زندگی بے بندگی شرمندگی۔

قوله تعالى: وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ

دلی کہ جنبش ذکر اللہ تعالیٰ، بمشاہدہ نور اللہ حضوری در آید معرفت الہی بکشاید۔ آتچنین دل بگرد خانہ کعبہ طواف کند یا آنکہ بگرد عرش اکبر طواف میکند یا بگرد کعبہ دل عرش اکبر طواف کند موجب این آیت کریمہ۔

قوله تعالى: وَالسَّمَوَاتِ الْعُلَىٰ ۝ الرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَىٰ ۝ لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرَىٰ ۝ وَإِنْ تَجْهَرُوا بِالْقَوْلِ فَيَنْكُرُ لَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَسْمَعُ ۝ وَاللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۝ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ ۝

ہر کہ نود نہ نام باری تعالیٰ ہر یک نام اللہ را در تصرف در آرد تاثیر نام باری تعالیٰ سیاہی و کدورت و زنگار از دل بردارد۔ دلی کہ بدان صفت بروشنی معرفت الہی تعالیٰ مکشوف گردد، آتچنین دلی بی زنگار پر نور بذر اللہ پروردگار لائق نظر گاہ ”اللہ“ روشن ضمیر۔ قوله تعالیٰ ”إِذَاتَمَّ الْفُقَرَاءُ فَهُوَ اللَّهُ“، فقیر یعنی الہام بالہام، جواب با صواب۔ بدین مقام مشو مغرور ای خام! این مقام نیز مبتدی۔ بدانکہ دل مثال خانہ نور کہ دوام بہ نظر اللہ حضور و در خانہ دل نور ہفت گنج الہی است۔ اول گنج ایمان، دوم گنج علم، سیوم گنج تصدیق، چهارم گنج توفیق، پنجم گنج محبت، ششم گنج فقر، ہفتم گنج معرفت اللہ تو حید و برگرد خانہ دل از برائی محافظت ہفت گنج ہفت قلعہ است و در ہر قلعہ ہفتاد ہزار لشکر نور الہی غالب الامر۔ ہفت

قلعه این است که بهفت روز گردول آراسته کرده شود که حیات و ممات از لشکر خطرات هو انفسانی و وهامات و وسوسه دنیا و حادثات فی الدُّنیا وَالْآخِرَةِ فِی اَمَانِ اللّٰهِ۔ اینست مراتب اہل مشاہدہ حضور فقر فنا فی اللہ و عارف باللہ نیز گویند۔ ہفت قلعه ہفت تصور است محض یک ہفتہ۔ اول قلعه تصور اسم "اللّٰہ" دوم قلعه تصور اسم "لِلّٰہ"۔ سیوم قلعه تصور اسم "لِہ" چہارم قلعه تصور اسم "ہُو" پنجم قلعه تصور اسم "مُحَمَّدٌ" ششم قلعه تصور اسم "فَقْرٌ" ہفتم قلعه تصور اسم کلمہ طیب "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ۔"

چون سالک در تصور اسم "اللّٰہ" ذات در آمد ہفت اندام قلب قالب از توحید نور اللہ جامہ پوشند و در دریائے عمیق توحید غرق شود۔ چون در دریائے توحید در آمد باز در حیات و ممات از توحید بیرون نبر آمد دوام ہم سخن مع اللہ حضور باشد ہمیشہ در مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشرف گردد و تماشا ہر دو جہان در نظر آرد از ویچ مخفی و پوشیدہ نماند۔ اینست

# اللّٰہ

و چون سالک در تصور اسم لِلّٰہ در آید آنرا حسن و سرود خوش نیاید اگر چه حسن صورت مہتر یوسف علیہ السلام و سرود خوش آواز مثل خجرہ مہتر داؤد علیہ السلام باشد۔ آن آواز شنیدنی است از انست مست و حسن دیدہ انوار تجلی پروردگار بحسن مخلوق آنرا چه کار؟ یکی را خواند و یکی را دادند و دوام در قید توحید ماندا این است۔

# لِلّٰہ

چون سالک در تصور اسم "لِہ" در آید آن اسم حضور تمام عالم را مشکل کشاء باطن صفا خواندہ در معرفت توحید رساند دوام در قید بمد نظر اللہ بماند و ہر دو دست از کونین بپیشاند نفس و شیطان را قتل سازد و نفس لباس قلب و قلب لباس روح و روح لباس سر پوشد ہر چہار محور گردد و بمراقبہ مرتبہ فنا فی اللہ حاصل شود۔

# لَه

و هر که در تصور اسم "هَو" در آید علم دعوت سر و گنج آنرا در حضور رساند و دور مد و قرآن آیات مع اللہ خواند - آنست مراتب عامل دعوت حافظ ربانی قلب زنده و نفس فانی فرحت روح با عیانی - هر که بدین طریق دعوت خواند عامل قبور و کامل حضور است - انبیا دعوت همیں است -

# هُو

این مراتب جامع جمعیت بخش جوهر شناسان است - و چون در تصور اسم محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در آید هر سخن آواز حضور پر نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لب کشاید و لایحتاج شود - هر که تصور اسم محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تاثیر کند روشن ضمیر شود و قلب سلیم گردد و در صراط مستقیم در آید با عظمت عظیم، بدم و بمقدم محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و بهجان و همزبان و همگو یا و هم شنوا و هم بینا و محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - برتن لباس شریعت پوشد - صاحب تصور اسم "مُحَمَّد" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دم نزن و نخروشد، اَلتَّهَّايَةُ هُوَ الرَّجُوعُ إِلَى الْبِدَايَةِ حاصل شود - و از حرف "م" محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و بتصور مشاهده معرفت الہی بکشاید و از حرف "ح" محمد مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضور نماید و از حرف "م" دوم تماشا کونین در عمل در آید و از حرف دال بشروع ورد مقاصد جمله در یابد - هر چهار حرف تیغ برهنه قاتل الکفار یهود است -

# مُحَمَّد

و هر که در تصور اسم "فَقْر" در آید لایحتاج گردد تمام تصرف گنج دنیا و عقبی حاصل شود و هر چیزی را بگوید با مر اللہ تعالی شو

میشود آنرا سلطان الفقر رساند جمعیت جزو کل حاصل گردد مرتبه فنا فی اللہ بقا باللہ روی نماید بموجب آیت کریمه  
 ”وَكُفَى بِاللَّهِ وَكِيلًا“ این است۔

# فَقْرٌ

چون در تصور کلمه طیب در آید جمیع علوم مکشوف گردد و اسم اعظم از قرآن یابد و جمیع ارواح انبیاء و اولیاء اللہ با ملاقات  
 کنند و حقیقت ماضی و حال و استقبال معلوم شود سنگ پارس از کوه در یابد جمله جن و انس و ملائک فرمانبردار شوند باقی  
 احتیاج هیچ نماند۔ اگر صاحب تصور کلمه طیب بر زمین بگذرد جمیع درختان و گیاهها باو بمسخر شوند که در ماهمین خاصیت  
 پیدا است۔ اگر بر خاک یا بر کوه توجه کند اگر خواهد تا زر گردد در حال زر گردد۔ اگر خواهد که آتش یا آب پیدا آید با مر اللہ  
 تعالی پیدا آید۔ اگر بر کافر توجه کند مسلمان شود۔ اگر بر جاہل توجه کند عالم گردد۔ اگر بر مریض نظر شفا یابد هر چه خواهد  
 بیابد۔ کلید همه چیزها همین است۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

ذکر قلبی آنست که اندرون قلب هفت قلعه و ولایت قلب در آید و هفت گنج الهی که در ولایت قلب است بی رنج و  
 پیریاخت در تصرف در آرد۔ این را صاحب ولایت قلب نامند۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: الْإِيْمَانُ بَيْنَ  
 الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ۔

پس سه مقام شد مقام خوف نفس هر که در مقام خوف نفس در آید از گناه استغفار خواند ”رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا“ چون در  
 مقام رجاء در آید در طاعت و بندگی رجوع آرد و روح حلاوت یابد که رجاء مقام روح است از ان روز ازل و میان

نفس و روح است مقام قلب۔ چون متوجہ مقام قلب غرق شود و قالب قلب گردد و ہفت اندام لباس نور پوشد۔ و رجاء و خوف ہر دو بہ نظر درآیند۔ ہر اتب اولیاء اللہ رسد۔ قولہ تعالیٰ: **الْاٰتِ اَوْلِیَاءِ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْہُمْ وَلَا ہُمْ یَحْزَنُوْنَ** اولیاء اللہ آنرا گویند کہ از سر تا قدم برحمت اللہ پیچیدہ باشد بایمان و صدق و تصدیق یقین و ذاکر **”لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم“** این مجموعہ چیز اساس ایمان رحمت است نصیب اہل ایمان ختم آخر عاقبت خاتم بالخیر۔ ہر کہ بایمان رود صد گنج برد و بے ایمان مفلس بمیرد۔

بدانکہ ذکر چہار انداز زبان و قلب و روح و سر۔ صاحب ذکر زبان رازبان سیف گردد و صاحب ذکر قلب رادردل از ذکر قلب داغ محبت اللہ چنان ہویدا شود کہ بجز ذکر اللہ با دیگر انس و الفت و محبت نگیرد و قلب او از ذکر تصدیق زندہ گردد و در حیات و ممات نمیرد۔ و ذاکر روح رادوام مجلس باروح انبیاء و اولیاء اللہ می باشد و مجلس نفسانی ذاکر روح را خوش نیاید۔ و صاحب ذکر سر را مشاہدہ تجلیات ظاہر و باطن مثل باران رحمت قطرات مطرات مبارد۔ چون ہر چہار ذکر مجموعہ یکبارگی بکشاید عارف باللہ شود فقیر خاکسار گردد۔

بدانکہ چون صاحب تصور اسم اللہ ذات در استغراق بی حروف اسم **”اللّٰہ“** در آید و ہر حرف اسم **”اللّٰہ“** وسیع است از ہفت طبق زمین و از ہر فلک عرش و کرسی و لوح و قلم بلکہ وسیع از ہر دو جہان۔ پس ہر کہ در آید درین وسیع این مقام معرفت مطلق تو حید فنا فی اللہ بقا باللہ تجرید و تفرید۔ و ہر کہ در یک از تحریف اسم ذات محرم گردد اہل ذات وجود آنرا مطلق گردد پاک۔ پس ہر کہ محور حروف اسم اللہ ذات پاک در روز قیامت اورا از محاسبہ چہ پاک؟

قولہ تعالیٰ: **الْاٰتِ اَوْلِیَاءِ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْہُمْ وَلَا ہُمْ یَحْزَنُوْنَ** ہر کہ محرم معرفت اسم اللہ کہ حروف آنچہ فی الدُّنْیَا وَاٰخِرَةِ ہمہ کشف عارف معروف ظاہر نزد خلق حقیر و زشت و باطن ہوشیار۔ مشتاق بروئی اہل ارواح انبیاء و اولیاء و اہل بہشت۔ آنچنین عارف را عارف باللہ ذات حروف گویند۔ پس معلوم شد کہ عارف باللہ رانشست برخواست ہر کاریکہ کند از حکم حضوری اللہ تعالیٰ و با جازت نبی اللہ۔ کار دینی و دنیوی ایشان از حکمت **”فِعْلُ الْحٰکِمِیْنِ لَا یَخْلُوْا عَنِ الْحٰکِمَیَّةِ“** خالی نیست۔ بہر حال و بہر حال و بہر اعمال و افعال از معرفت الہی وصال است کہ اصل ایشان بر تصور اسم اللہ ذات است۔ ہر کار ایشان از اصل مطلق و وصل است، اگر چہ کار ایشان نزدیک خلق گناہ و اما نزدیک خالق ثواب و راستی راہ، مجلس موسی صلوات اللہ و خضر نبی اللہ علیہ السلام از یکدیگر خلاف چنانچہ در سورہ کہف واقع شد و حضرت کشتی را غرق شکست و دیوار شکستہ را اقامت ساخت و بچہ را کشت۔ **”قَالَ هٰذَا فِرَاقٌ بَیْنِیْ وَبَیْنِکَ“**

بدانکہ ہج چیز مخلوقات از قرآن آیات بیرون نیست برو بحر خشکی و تری۔ بدانکہ بعضی بزرگ بد و از دہ سال و یا چہل سال ریاضت کردہ لوح محفوظ در مطالعہ آورده بعرض رسیدہ و از بالای عرش رسیدہ و از بالای عرش ہزاران ہزار مقام بہوا پریدہ

مقام غوثی و قطبی طالب مرید عز و جاه نعمت ناموس و کشف و کرامات جنونیات مؤکلات در حکم آورده، ہمین مراتب را معرفت الہی فہمیدہ و بعضی بزرگ بذکر قلب از غایت ذکر قلب و غرق در مطالعہ لوح ضمیر و الہام را توحید معرفت تمام میدانند و بعضی بذکر روح در دماغ سر بجنبش دماغ از تجلی روح نور چراغ مشاہدہ را توحید و معرفت الہی پندارند۔ این ہر یک مراتب مخلوق درجات است و مراتب درجات از اہل تقلید از فقر محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعید و دورتر از معرفت الہی توحید۔

المطلب آنکہ ابتداء "اللہ" ہیج کس ندیدہ و بانتهاء "اللہ" ہیچکس نرسیدہ۔ پس معرفت چه چیز است و توحید کرا گویند و مشاہدہ قرب حضوری چیست؟

بشنو! سلک سلوک معرفت الہی توحید قرب مشاہدہ حضوری این است کہ طالب اللہ تصور اسم ذات با تصور کلمہ طیبات "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ" در تصور آورد، اسم اللہ ذات و کلمہ طیبات از ہر یک حروف شد تجلی نور و اہل تصور را پیچیدہ در مکان مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بردہ کہ لامکان بمد نظر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در یاء وحدانیت گوناگون موج باواز "وَحَدَاةٌ وَوَحْدَاةٌ" نعرہ میزنند۔ ہر کہ بآن کنارہ دریائے توحید نور اللہ برسد و بہ بیند عارف باللہ شود و کسانی را کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از دست مبارک بگرفتہ دران دریاء وحدت بیند از دور دریائی غوطہ خوراند آ نہا غواض توحید شوند بمرتبہ فنا فی اللہ رسند۔ و بعضی غوطہ خورده سالک مجذوب و بعضی مجذوب سالک صاحب اہل توحید ذات و از مراتب ذات مجبوب اہل درجات۔ ہر کہ در لامکان رسد از دریائے نور توحید کہ مثل بستن نتواند و او از لامکان کہ غیر مخلوق است و مکان لامکان را مثل بستہ نتواند از آنکہ نہ آنجا بوی دنیا گندی و نہ آنجا ہوائی نفس ناپسندی، در اینجا جاء دوام غرق بندگی است، شیطان را در لامکان رسیدن امکان نہ۔ المطلب قولہ تعالیٰ: "فَإِيْتِمَا تُوَلُّوْا فَتَمَّ وَجْهَ اللَّهِ" در لامکان ہر طرف کہ می بینی نور توحید است۔ این مراتب از رفاقت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و برکت شریعت و کلمہ طیب "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ" حاصل شود۔ این راہ لامکان تحقیق است شک آرنده زندیق است۔

ای عزیز! تا کہ وجود طالب بچار ذکر و بچار مراقبہ و بچار فکر پختہ آوند گردد و آن وجود لائق مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نمی شود۔ اول آنکہ ذکر زوال۔ بشروع ذکر زوال رجوعات خلق کہتر و مہتر پیدا شود کہ طالب بسیار و مرید بے شمار چون ذکر زوال بتامہ رسد مریدان و طالبان ہمہ بازگشت خورند و میگویند از ذکر فکر ہزار بار استغفار۔ پس طالب مرید ہر آنکس ماند بر حال کہ بانتهاء رسیدہ باشد و بمعرفت الہی وصال۔ دوم ذکر کمال: بشروع این ذکر رجوعات فرشتہ می شود و لشکر فرشتگان گرد بگرد کرانما کاتبین از نیک و بد الہام می دہند و از گناہ باز میدارند۔ چون ذکر کمال بتامیت رسد۔ سیوم ذکر وصال بشروع ذکر وصال مجلس انبیاء و اولیاء اللہ در باطن حاصل شود و واصل را چون ذکر وصال مجلس انبیاء و

اولیاء اللہ ختم شود بعد از چهارم ذکر احوال و ذکر احوال نور تجلیات. بمراتب فنا فی اللہ بقا باللہ حاصل شود۔ بعد از هر چهار بگذرد و وجود لایق مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شود۔

بدانکه هر کرات تاثیر تلقین تعلیم ارشاد نیست و تلقین مرشد اثر نه کند و دل بذكر اللہ مشغول نشود و اسم اللہ ذات بر دل سکونت نگیرد و از علاج اینست؛ باید که تصور اسم اللہ وجودیه لازم گیرد۔ بتصور با تفکر چشم بحد نظر اسم اللہ فقر بر پیشانی مشق کند و بر زبان اسم اللہ ذات مشق کند و برد گوش اسم اللہ ذات و بر هر دو چشم اسم اللہ ذات مشق کند و بر قلب اسم اللہ ذات مشق کند و بر سینه اسم 'مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ' مشق کند و بر هر دو کف دست اسم اللہ ذات مشق کند و بر ناف اسم اللہ ذات چپ و راست و پیش و پس ناف مشق کند و گرد بگرد پهلوا اسم اللہ ذات مشق و در سر و دماغ سرخ اسم "هُو" مشق کند۔ این جمله مجموعه مشقها تصور در عمل در آید صاحب تصور اسم اللہ ذات تمام وجود طالب هفت اندام نور گردد و بر وجود طالب اسماء اللہ ذات غالب آید و در وجود او تاثیر کلیه اسم اللہ ذات پیدا آید۔ اگر کسی خواهد که هیچ حال ایمان از من جدا نشود و روشن و تابان ترمی باشد هرگز سلب نبود نشود و او معرفت اللہ حاصل گردد؛ باید که همیشه بتصور اسم اللہ ذات به بیند و حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدام در تصور اسم ذات غرق بودند۔

اگر کسی را در وجود اسم اللہ ذات سکونت و قرار نگیرد؛ باید که شب و روز بفکر بردل و بر سینه و بر دماغ و بر چشم اسم اللہ ذات بنویسد؛ بعد چند روز اسم اللہ ذات تمام هفت اندام را در قید قبض خود در آرد؛ از سرتا قدم تجلیات ذات موج زند و اسم اللہ ذات سکونت گیرد باز از وجود او در مجلس محمدی مشرف شود؛ جمله مطالب بکشاید و یقین صادق دارد تا مقصود کلی یابد۔ هر که تصور این مشق مرقوم بر دماغ کند از سرتا قدم قلب قالب هفت اندام و همه جسم تجلی نور گردد۔ در باطن معمور بمید نظر اللہ حضور؛ هر چه می بیند از کلمه طیب می بیند قدرت الهی نور و مشاهده دوام آگاهی حضور۔ آگاهی آنست که علم "وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا" کشاید۔ هر که آنچنین توجه از قرب اللہ بداند توجه او تا روز قیامت باز نماند۔ دایره دماغ اینست که مرقوم است۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ		
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ <b>الله</b>	لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ هُوَ	لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ هُوَ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ <b>هو</b>	لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ هُوَ	لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ هُوَ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ <b>هو</b>	لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ هُوَ	لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ <b>هو</b>
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ		

نقل است که درویش پنج قسم است - اول کشف القلوب؛ از هر دلها خبر دارد؛ دویم کشف القبور که از هر دو جهان خبر دارد - سیوم اوتاد و چهارم قطب که از هفت زمین و هفت آسمان خبر دارد - پنجم غوث که از بالا، عرش تا عرش هفتاد هزار حجاب است؛ آنرا خبر دارد - و مرتبه یک شش اوتاد یک قطب دارد و مرتبه یک شش قطب یک غوث دارد - و یک روایت است که در هر شب غوث سه صد و شصت هزار جسد می شود و با هر جسد سجده میکند - و قطب نیم پیر است و غوث تمام پیر - اگر دیگری دعوی کند فردا قیامت شرمسار باشد -

بدانکه چون کسی را نفس سرکش و سر هوا موافق ابلیس باشد و کسی مفلس نه ظاهراً دل غنی و نه در باطن در مجلس حاضر نبی صلی الله علیه و آله و سلم از هلاکت فقر و فاقه بگدائی درویشی در پیش اضطراری و فقیری اختیاری را که مطلق فقر مکب است، و کسی که پیش فقیر کامل و مرشد مکمل میرود و او را گویند که ترا حاصلیت نه و بحق و اصل نه آن شکسته دل طالب را، و کسی که دوام بیمار است و از سختی بیماری بیقرار از هرگز خواب نیاید؛ چشم بیدار و هر طبیب و حکیم که نبض آنرا می بیند میگوید که داروئی این لا دو است؛ هرگز به نگردهد و کسی که از خواندن دعوت رجعت خورده دیوانه شود گویی که مرده افسرده، و فقیری که از مراتب علیین رسیده بسجین در آید و سلک سلوک بروی بند شده باشد - و کسی بکس عداوت دارد و دوستی پذیر نشود و اخلاص ندارد، و کسی طالبی که مرشد بروی ستیزه گیر در روشن ضمیر دل او بمیرد و نقد وقت حال او بیحال و برگشته از معرفت وصال در مراتب زوال بدیوانگی خیال، و کسی را که دعوت روان نگردهد و ذاکرا از قبض بسط بیرون نبر آید و از سکر صحو خلاص نشود، و کسی که در خواب یاد مراقبه کفار بیند و در مجلس اهل بدعت نشیند، و کسی را که در چشم خواب غالب آید و بیداری و زندگی دل دست ندهد، و کسی که فسق و فجور ظلم و ستم و شرب شراب بیرون نیاید همه چیز را علاج مجموعه آنست که از حضرات اسم الله ذات و از تصور کلمه طیبات "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ" هر یکی را احوالات از طریق تحقیقات می کشاید و علاج مینماید از برکت اسم الله حضور و از دعوت اهل قبور - هر که این طریق داند هر یکی بر طالب مطلب مراتب خود رساند - از مردم عوام خزانة گنج پنهان است - و خزانة گنج حکیم خاص دین و دنیا تصرف تمام است - راه تصور حضرات اسم الله ذات و حدانیت است - این راه عطاء الله بر ریاضت نیست راز است - این فیض فضل الله با مشاهده و بی مجاهده است - این فضل الله برنج نیست خزانة الله گنج است - این بخش الهی با محنت نیست، معرفت و محبت است - این راه رحمت الله بذکر مذکور نیست بقرب حضور است - این راه لطف الله بفکر نیست فناء نفس است - این راه شرف اولیاء الله بطلب دنیا مردار نیست به استغراق فی الله تو حید دیدار است - این راه دعوت نیست دوام مجلس دیدار مشرف محمد صلی الله علیه و آله و سلم است - این راه رجعت نیست جمعیت است - این جمگی مقامات ذات می کشاید از تصور هفتاد مشق از ناف نفس خلاف از قلب تا بسردماغ با تفکر انگشت بنویسد و مردم کل و جز واضح گردد از مشق مرقوم وجود روشن میشود از نور محمد صلی الله علیه و آله و سلم که کلمه جمعیت و مقصود معرفت و تو حید است معبود چون در تصور اسم



اللہ ذات در آید۔

اسم ”اللہ“ چار حروف است۔ در وجود چہار دریا اند یعنی ہویدا گردد۔ یکے دریا توکل، دوم دریائی ترک، سیوم دریاء توحید و چہارم دریائے معرفت۔ ہر کہ درین چہار دریا غوطہ خورد فقیر عارف باللہ شود۔ این چنین مراتب ذاکر ضرب قدرت قوت نور الہدی عارف قادری است۔

ابیات:

(۱) کسی را تصور بتاثیر شد کہ غالب بکونین او میر شد

(۲) کہ روشن تصور بہ از آفتاب حجابش نماںد شود بی حجاب

از غلبات تصور نفس غلام مغلوب تابع فرمانبردار در وجود ہم سخن گردد و متکلم میشود و با توجہ تصور از شناسی نفس از بودنا بود۔

حدیث: ”مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ أَمْ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ بِالْفَنَاءِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ بِالْبَقَاءِ“

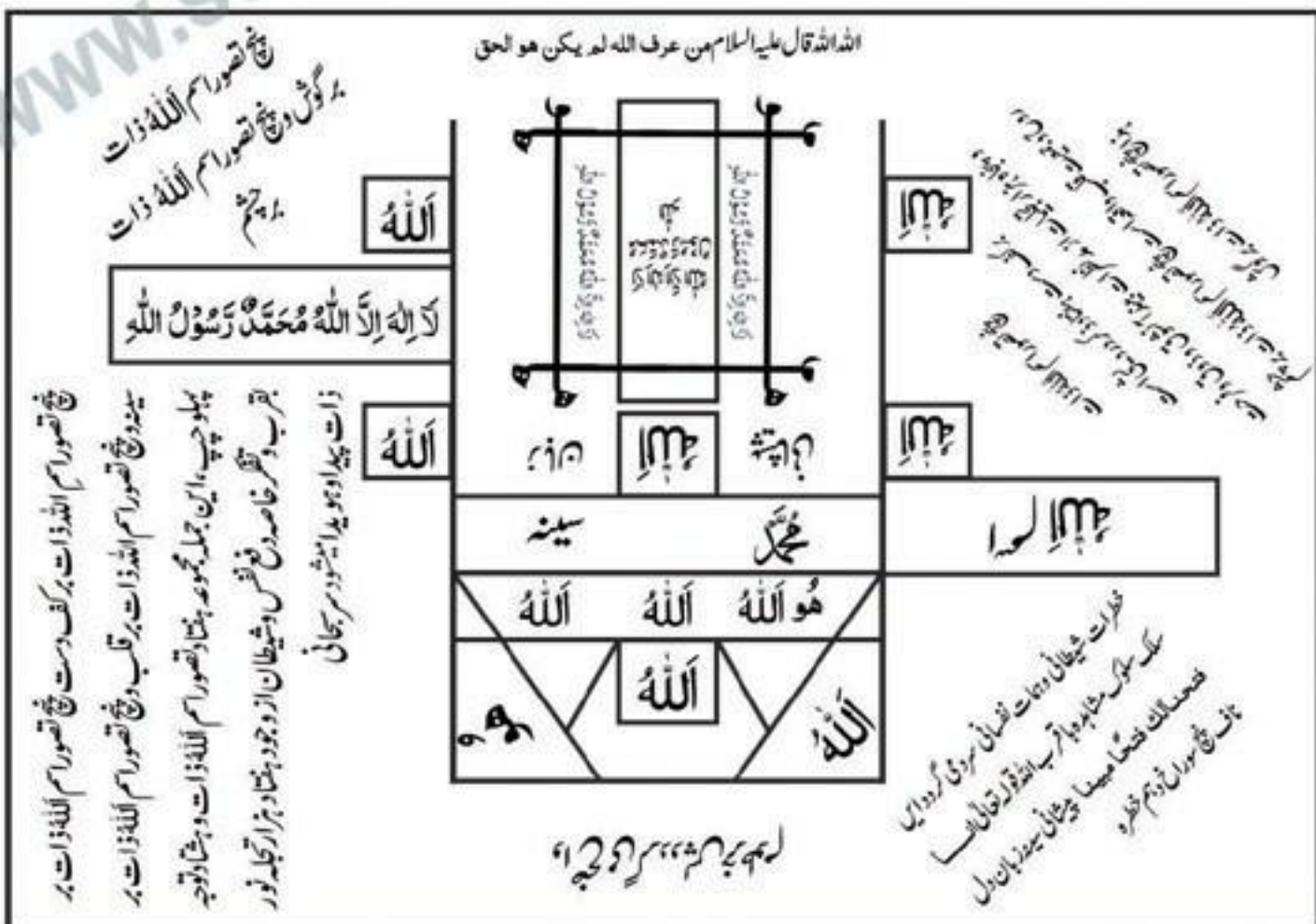
از غلبات تصور قلب قوت قدرت قرب اللہ یابد۔ و از غلبات تصور روح لذت نور اللہ ذات یابد و از قید نفس روح

خلاص شود۔ و از غلبات تصور تمامی سراسر انوار گوناگون مشاہدہ پروردگار۔ و از غلبات تصور لایحتاج صاحب راز بی

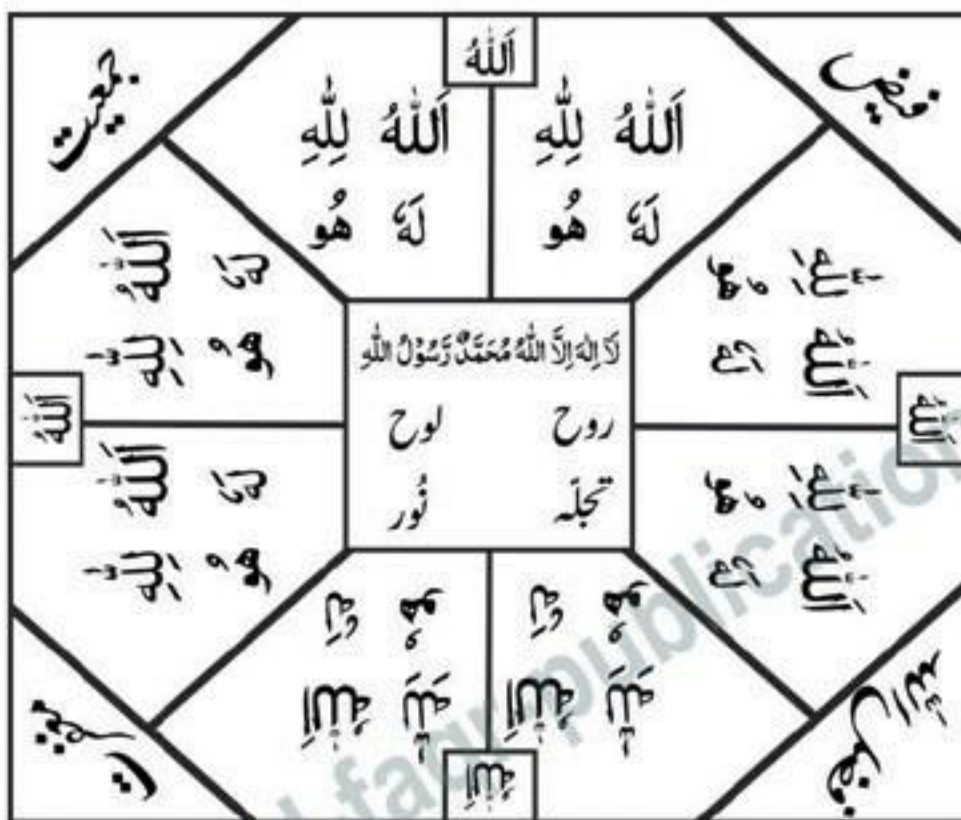
نیاز گردد۔ و اساس تصور اسم اللہ ذات و اسم ”مُحَمَّدٌ“ رسول اللہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و تصور کلمہ طیبات

صاحب تصور اول دو علم واضح و روشن میشود۔ علم ظاہرات عبادات و علم باطن معرفت توحیدات نور ذات مشاہدات

چنانچہ الْعِلْمُ عِلْمَانِ عِلْمُ الْمُعَامِلَةِ وَعِلْمُ الْمُكَاشَفَةِ“ دائرہ مقامات اسم ذات۔

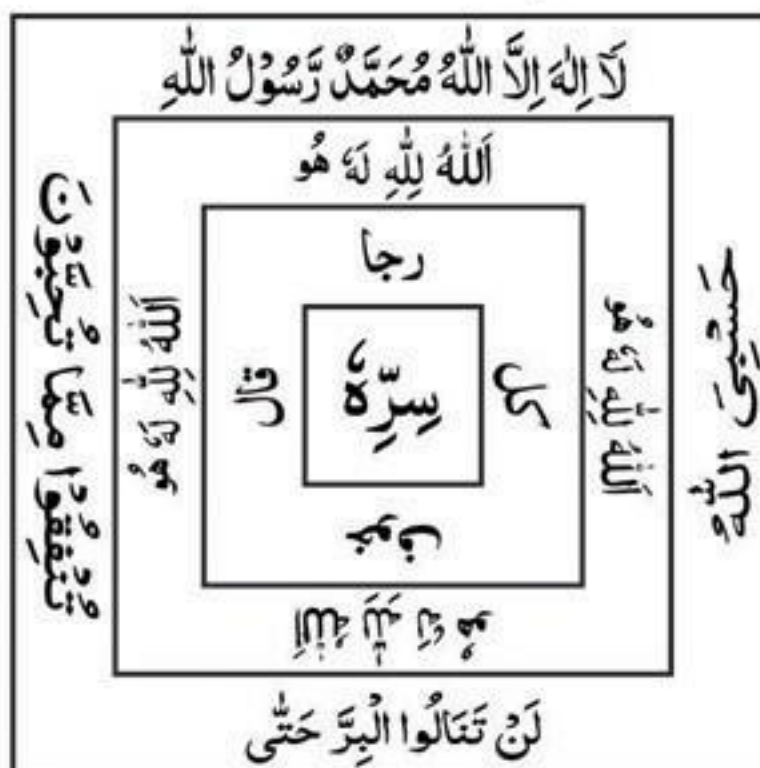


کل کشاننده از هر مشکل - هر که آتچنین توجه داند عجب نباشد از عرش تا تحت الثری زیروز برگرداند و این راه بخواندن نیست؛ مرتبه فقر است که غالب شدن بر هر ملک و ولایت امیر صاحب بست و کشاد فقیر مالک المملکی صاحب اختیار - هر که خواهد ملک ولایت بدهد و بنوازد و هر که را نمی خواهد از ملک بدر کشد و معزول سازد - این خدمات بر فکر اهل ذات چنانچه با هوفانی "هُوَ" از فقیر ترس که هر گنج دولت و تصرف در دست ایشان است؛ باین نقش کامل بکشاید و بنماید - یقین دانید نقش این مقام تاج الانبیا فرد اینست -



هر که تمام عمر و یا یک بار این نقش اسم الله ذات راد و وجود با تفکر و تصور مرقوم مشق کند تا روز قیامت اسم الله ذات از هفت اندام او جدا نشود چنان عمل دهد که حیات و ممات او یکی گردد - هر که این نقش راداغ منصه بدماغ دهد از سر و اسرار محبت و مشاهده حضوری و مراقبه معراج ملاقات بکشاید و این عملی است در سینه این نقشی اسم الله ذات تزکیه نفس و تصفیه قلب و تجلیه روح و تجلیه سری شناسد عارفان بالیقین این است -

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ سَلَّمَ قَوْلًا مِّن رَّبِّ رَحِيمٍ



اسم "الله" ذات اسم اعظم است و اسم "لله" معظم است و اسم "له" مکرم است و اسم "هو" عظمت العظیمی یکبارگی میکند بحضور خدا و زاول بمرتبہ حضور پر نور خاتم ختم لار جعت و لا غم درین دائره است۔

يَا فَتَاهُ يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ يَا رَحْمَنُ يَا رَحِيمُ	هُوَ	لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ	لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِرُكْعَةٍ يَوْمَ سَبْعَةِ يَوْمِ الْأَوْلِيَاءِ بِرُكْعَةٍ يَوْمَ يَأْتِي الْيَوْمَ الْقِيَامَ	اللَّهُ بَيْنَ الْبَيْنِ هُوَ شَرَفُ ظِلِّ يَا مُنْتَوِي اللَّهُ شَرَفُ ظِلِّ اللَّهُ شَرَفُ ظِلِّ
	تصویر	اللَّهُ لِلَّهِ لَهُ هُوَ		
	تصرف	لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ اللَّهُ يَلِيهِ لَهُ هُوَ		
	کلیه	لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ اللَّهُ يَلِيهِ لَهُ هُوَ		
		لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ اللَّهُ يَلِيهِ لَهُ هُوَ		
		لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ اللَّهُ يَلِيهِ لَهُ هُوَ		

و هر که خواهد که روز اول بمرتبہ قطب یا غوث رسد و هر طبقات از ماه تامای واضح گردد۔ این نقش در هر دو پہلو مشق کند چنانچه۔

حدیث: "مَنْ كَانَ لِلَّهِ كَانَ اللَّهُ لَهُ"

## باب سوم در ذکر مراقبه

مراقبه نگهبانی دل است که رقیب غیر حق در دل آوردن ندهد چنانچه خطرات نفسانی شیطانی مرض پریشانی و آنچه ماسوی اللہ است۔ مراقبه بحق رساند و مشاهد خاص نماید و گویند مراقبه محبت محبوب را گویند و محرمیت اسرار و دیگر مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را گویند و مطالعه نور الہدی تجلی ذات را گویند۔

### شرح مراقبه

ہر کہ اول در مطالعه علم مراقبه در آید در دل او محبت زاید و از محبت مفت مجلس کشاید آنچه ارواح از حضرت آدم علیہ السلام تا خاتم النبیین صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین است می بیند۔ این است ابتدا سبق از علم مراقبه بالیقین۔ مراقبه اسم ذات رقیب را مشاہدات حضور نماید و در لاهوت لامکان رساند۔ قدر مراقبه نداند کہ در ذکر و فکر جس دم بستن مثل حیوان پریشان نادان۔ و نیز شرح مراقبه کہ قریب موت است۔ ہر کہ در تصور اسم اللہ ذات و توجہ در مراقبه در آید مشاہدہ احوالات مرتبہ موت کشاید معائنہ جان کردن، حقیقت قبر و سوال منکر و نکیر و حساب گاہ روز قیامت بنماید و از پل صراط بسلامت بگذرد و در بہشت رود تماشا حور و قصور و انوار دیدار مشرف پروردگاری شود حاصل۔ این است اہل مراقبه بحق الیقین و اصل۔

فرد:

گر بگویم شرح این احوال را ہر یکی عبرت خورد عارف خدا

مراقبہ جو ہر ایمان است کہ متعلق بحضور قرب سبحان است۔

بدانکہ مراقبہ بچہار چیز تعلق دارد کہ محض چہار ”میم“ است۔ بدانکہ مراقبہ اول ”میم“ از محبت است کہ ازین مشاہدہ اسرار پروردگار بینماید۔ این از تصور اسم ”اللہ“ است۔ دوم ”میم“ مراقبہ از معرفت از توحید نور الہی نمودار شود۔ این مراقبہ تصور اسم ”اللہ“ است۔ سیوم میم مراقبہ معراج صلوٰۃ اللہ از دل بکشاید مشاہدہ ذکر جاری ذوق بخش فرحت تمام انگیزد و وجود میریزد و ہر موئی زبان کشاید بنام ”یا اللہ“۔ این مراقبہ از تصور اسم ”اللہ“ است۔ چہارم ”میم“ مجموع العلم وجود کہ ہفت اندام از سر تا قدم تمام در مشاہدہ نور نوادر بر نفس شیطان غالب قادر تا آنکہ بہر مجلس انبیاء و اولیاء صاحب مراقبہ ملاقات نکند از مراقبہ بیرون نہر آید۔ اگر چہ در باطن مراقبہ بگذرد ہفتاد سال و در نظر مردم چشم پوشیدہ طرفہ زد بلکہ مقدار سخن قال۔ این مراقبہ صاحب ہفت اندام انتہا مراقبہ ختم تمام است بلکہ از ہر یک اندام وقت

مراقبه هفتاد هزار (۷۰۰۰۰) صورت از هر اندام صورت نور بذكر الله مذکور می بر آید و چون صاحب مراقبه با خبر شود هر یک صورت نور باز درجه در آید۔

بعضی این مراقبه را صاحب مراقبه میدانند و بعضی نمیدانند۔ این مراقبه از تصور اسم "هُو" است۔ و از اسم "هُو" چهار ذکر منتهی کشاید که آنرا محض حضور غرق نور گویند۔ اول ذکر حامل حاصل شود از مرشد کامل۔ دوم ذکر سلطانی بر آید از هواء نفسانی برسد در لاهوت لامکانی۔ سیوم ذکر قربانی خلاص شود از خطرات شیطانی۔ چهارم ذکر خفی که دوام حاضر مجلس نبی علیه الصلوٰة والسلام۔ هر که این ذکر ندارد مراقبه او مردود و طلب او مردار دنیا با خطرات است دل سیاه هرگز نیابد اهل دنیا قرب الله اگر چه باشد در دنیا مراتب عز و جاه صاحب روضه خانقاه۔ کسی را که نظر بر ملک آخرت عظیم است فارغ از نفس دنیا شیطان رجیم است که آن صاحب وصف کریم۔ اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔

مراتب صاحب مراقبه مراتب عظیم هدایت اللہ صراط المستقیم راه محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باطن قدیم۔ مراقبه بر صاحب مراقبه هرگز اثبات نگردد بجز آورد بر دمع تصور اسم اللہ ذات۔ مراقبه خاص الخاص اهل اساس مراقبه اسم اللہ ذات صحیح باز ذکر و فکر و تسبیح۔ صاحب مراقبه مراتب عظیم هدایت اللہ صراط آنچه باطن در خواب مشاهده به بیند معرفت اللہ مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و مجلس انبیاء و اولیاء اللہ ملاقات کند۔ هر که از مراقبه این دو مراتب گواه ندارد مراقبه آن غلط است و از مراقبه راه ندارد و مراقبه نگهبان حافظ از نفس شیطان خطرات دنیا پریشان منزل بمنزل مقام بمقام میرساند بغرق اللہ مجلس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ انچنین صاحب مراقبه از طریق تحقیق هر وقت که خواهد ملازم حضور۔ مراقبه عارف باللہ ختم است خاتم بالخیر مبارک باد و باطن معمور آباد۔

بدانکه سه چیز پوشیده نماند اگر کسی در پرده هزاران هزار به پیچد یکی آفتاب دوم مشک معطر دین محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ" سیوم معرفت "إِلَّا اللَّهُ" عارف باللہ۔ اگر شخصی در مراقبه یاد در خواب در بهشت در آید و در بهشت طعام وی خورد و آب از جوی وی نوشد تماشا حور و قصور کند چون از خواب و مراقبه بر آید تمام عمر او را احتیاج اکل و شرب نباشد و گر سنگی و تشنگی از وجود او بر خیزد خواب در چشم همه عمر نیاید اگر چه از برای چشم خواب۔ نماز بماند و با یک وضو تمام عمر بگذرد و توفیق طاعت در وجود چنان پیدا گردد که شب و روز سر از سجده فارغ نباشد روز بروز فریه گردد و آنچه اکل و شرب ظاهراً ملامت و پوشیدگی خلق مردم تا بستان و زمستان یکے گردد از گرمی و سردی آن رالذت دهد۔ این مراتب نیز کمینه و مکرر درویش است۔ فقیرانرا ازین مراتب شرم و حیا آید بعید است از فقر محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ این نیز از نفس هوا است۔ انہما آن است کہ در مراقبه یاد در خواب لقاء رب العالمین مشرف شود کہ ظاہر مثل بسته نتواند در وجود او از توحید معرفت اللہ و تصور اسم اللہ ذات محبت طلب از هر یکی چنان آتش پیدا گردد جلالت و ضرب شب و روز در عتاب نفس قهر و غضب بر تن لباس

شریعت پوشد و در شریعت پوشد و میخواند "تَفَكَّرُوا فِي آيَاتِهِ وَلَا تَفَكَّرُوا فِي ذَاتِهِ"۔

نعمت عظمی معرفت و توحید است۔ فکر نکنند در جسم و جوهر صورت اللہ کہ بی مثل و بی مثال۔ و همیشه اعضا ہیزم بوجود مثل تنور دوام آتش ذکر همیشه چنان سوزد کہ آتش ہیزم خشک را۔ و اگر زره ازین آتش جلالت حضوری بر زمین و آسمان نظر کند ہمہ سوخته گردد۔ آفرین باد آنکہ ہر میسوزد و دم نزند و ہرگز ازین آتش خلاص نگردد تا روز قیامت۔ ازین ریاضت بیخ ریاضت سخت تر نباشد۔ بعضی درین مراتب کافر و مشرک گردند و بعضی دیوانہ و مجنون و مجذوب۔ ہر کہ بار بردارد لباس شریعت پوشد۔ با خبر و ہوشیار باشد و خلق را نیاز آورد و مجذوب ہزاران ہزار درین آتش سوخته از ہزاران کس بر حمت آب معرفت اللہ سرد شود و بمراتب محبوب برسد۔ این قال من بر حال من۔ اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔ دانی کہ ہر طبقات آسمان و زمین بی ستون استادہ است از آداب اسم اللہ ذات تا روز قیامت متوجہ باسم اللہ باشد و آنچه فی السموات والارض تسبیح اسم اللہ خواند۔

قوله تعالى: "يُسَبِّحُ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝"

و دیگر آیت: "إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَنْ يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ ۖ إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا ۝"

احوالات خواب و مراقبہ یک طریق دارند و از خواب غالب تر است بہ آواز غوطہ بلند صاحب خواب بیدار گردد و کسی را کہ مراقبہ غالب آید و در مقام مشاہدات بوجدانیت ذات نور غرق حضور کند پس اگر در انحال صاحب مراقبہ را سراز تن جدا کنند ہرگز خبر ندارد۔ پس معلوم شد کہ مراقبہ مثل ممت است کہ ممت مراقبہ یا جواب صواب شعور است۔ مراقبہ معرفت از اللہ مراتب عارفان را بنور سرفرازی است رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ "از یاری خدای راضی است۔

قوله تعالى: "إِرجِعني إلى ربك راضيةً مرضيةً ۗ فادخلني في عبادي ۗ وادخلني جنتي ۗ"

مراقبہ محرم اسرار مولی است۔ صاحب مراقبہ را بیداری خواب و در خواب ہوشیاری است و بجز مشاہدہ ماسوی اللہ دیدن استغفار۔ مراتب مراقبہ محبت معرفت ملاقات مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نصیب مجبان و محققان است۔ از مراتب مراقبہ مردہ دل مردود و محروم۔ مراقبہ مومنان را دوام بحضوری محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معراج است۔ "الصَّلَاةُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِينَ" مراقبہ و معرفت عارف باللہ را ہر دو بال و پراست کہ دوام بر معرفت مولی نظر است۔

واقسام مراقبہ بسیار است۔ المطلب آنکہ چون صاحب اشتغال اللہ است استغراق متوجہ بتصور اسم اللہ ذات چشم پوشیدہ بمراقبہ سرخسب در میان ہر روز انونہد تصور اسم اللہ ذات در باطن با خرت چنان پرداز جتہ دار الفنا با جتہ

دار البقا گوئی کہ مردہ از جان بیجان و در مراتب در آمد عین العیان سواد سویدا ازلی بروحانیت هویدا گشت و از احوالات از اسم اللہ ذات بیدار شد صاحب استغراق جان کندن تلخی و بعد گوئی مردہ در آنوقت غاسل پیدا شد غسل داد و مردم جمع شدہ نماز جنازہ خواندند۔ بعد از ان در دماغ استخوانی است کہ نام او ولایت الابن است و استخوان الابيض نیز گویند وسیع از زمین و آسمان وسعت او روحانی را در ان آورده ہفتاد ہزار جواب فرشتگان پرسیدہ ادا ساخت بطرفہ زد بعدہ جنازہ کشان جنازہ برداشت تا برسیدن مقام قبر بی کام بی زبان ہفتاد ہزار جواب سوال فرشتگان ادا نمود۔ بعد از ان در قبر درآوردند رسید بمقام الحد فرسخ از زمین و آسمان وسیع بے حد۔ در ان فرشتہ منکر و نکیر بنشانند آنچه سوال جواب منکر و نکیر پرسید از ان خلاص یافت بعدہ منکر نکیر گفتش ”نَمَّ فِي النَّوْمِ كَنَوْمِ الْعُرْوَسِ“ و از نوم عروس یک فرشتہ رومان نام پیدا شد و بیدار ساختش و انگشت را قلم کرد و تفسیہ سیاہی و دہن دوات و کفن کاغذ اعمال نیکی و بدی بر کفن دستخط نویسانید و اعمال مرقومہ را مثل تعویذ در گلو انداختہ غائب شد۔ و در افتادگی قبر ہزاران ہزار سالہا و قرونہا بے شمار گذشتہ۔ بعد از ان صور اسرافیل بگوش رسیدہ زود مثل نبات گیاہ مردہ از زمین بیرون آمدہ ہژدہ ہزار عالم بحساب عرصہ گاہ قیامت حاضر شد و اعمال نامہ بدست دادہ وزن اعمال تراز و نہادہ از پل صراط گذشتہ ”فَادْخُلِي فِي عِبَادِي ۝ وَاَدْخُلِي جَنَّتِي“ داخل بہشت شد و ساغر شراباً طہور از دست محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نوشید۔ وقت نوشیدن کلمہ طیب خواند ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ وَاللَّهُ وَآلَهُ وَسَلَّمَ“ خواند و متوجہ بحق پانصد سال برکوع و پانصد سال بسجود۔ بعد از ان از سجدہ برآمدہ ہم صحبت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بصف عقب اصحاب نبی اللہ مشرف و معزز شد بیدار رب العالمین چون این مراتب انتہا اشرف المشرقیین لقاء رب العالمین رسید و از طریق تحقیق دید از بیہوشی باز بہوش آمد صورت لیس گمیلہ بی مثل و بمثال غیر مخلوق را کہ مثل بستن نتواند۔ پس ہر وقت کہ غرق متوجہ باطن شود مشرف دیدار لذات بیچ حال از دیدار و مشاہدہ تجلیات چشم در یک لحظہ و لمحہ باز نہ ایستد اگر چہ ظاہر ہم سخن با مردم عوام در باطن حضور مدام۔ آنست مراتب ”مُوتُوا قَبْلَ أَنْ تَمُوتُوا“ و اصل عارفان باللہ ”إِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللَّهُ“ تمام۔ اتچنین است مراتب برکت آیات کلام اللہ و شریعت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ”مَنْ عَرَفَ رَبَّهُ فَقَدْ كَلَّ لِسَانَهُ“

قوله تعالی: ”وَمَنْ كَانَ فِي هَذِهِ أَعْمَى فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمَى“

این مراتب اہل علما است آن علما کہ عامل است و دست بیعت کردہ طالب فقیر است۔

فرد: خندہ برسینہ صافان می کنی ہوشیار باش

ہر کہ بر آئینہ خندد ریش خندہ میکند

حدیث: "سَيِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُ الْفُقَرَاءِ"

پس دیگری چه باشد که بایشان دم زند در هر دو جهان خراب و پریشان شود و در میان خدا و بنده پرده پیازی است؛ اگر بیانی در باز است و گرنیائی حق بی نیاز است - بنده بخو است خود پیدا نشده و هر کار و خواهش او بموافق خواست بنده نباشد -

حدیث: "فِعْلُ الْحَكِيمِ لَا يَخْلُوا عَنِ الْحِكْمَةِ"

پس بهتر آنست که کار خود را بخدا سپارد و خود را در میان نیارد -

قوله تعالی: "وَأَفْوِضْ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ"

بدانکه خدا عز اسمہ بی مثل و بی مثال است - اللَّهُ حَيُّ قَيُّوْمٌ وَاحِدٌ هستی خود را بر صورت خود پرستی که صورت خدائی تعالی غیر مخلوق است - هر که در خواب یا از خواب غالب بمراقبه به بیند بدیدن مجذوب شود؛ اگر بیدار شود هوشیار گردد از نور توحید ربوبیت رویت در وجود چنان آتش گرمی پیدا شود که سوخته بمیرد یا آنکه بر زبان مہر سکوت شود و کَلِّ لِسَانَهُ، یا آنکه شب و روز سر از سجده نبرد از برتن لباس شریعت پوشد و در شریعت بکوشد - و صورت بی مثل را که مثل بسته نتواند در انوقت مشرف مشاهده حضوری چندان نعمت اللہ جل شانہ حاصل شود عارف باللہ و اصل را که در شرح و وہم نگنجد - این مراتب نیز از حضرات اسم اللہ ذات و کلمہ طیبات میکشاید "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ" طریقه کلمہ طیب تحقیق است -

پس معلوم شد که آواز نفس و مقام نفس و سوال نفس و احوال نفس دیگر و آواز قلب و سوال قلب و احوال قلب و احوال قلب و احوال قلب را دیگر آواز روح و مقام روح و سوال روح و احوال روح دیگر است - نفس را آواز علم دنیا است و مقام او هوا و قلب را آواز ذکر است و علم او محبت الہی و شوق مقام او باطن صفا است - و آواز روح کلام اللہ نص حدیث - مقام روح جمعیت علم علوم - ہر یک طائفہ را از ہر یک مقام باید کرد معلوم کہ این اہل نفس است و این اہل قلب است و اہل روح اللہ است - اللہ بس ماسوی اللہ ہوس -



## باب چهارم

## در بیان فنائی الشیخ، فنائی اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و فنائی اللہ

مریدان راسه مرتبه است۔ اول مرتبه فنائی الشیخ۔ چون صورت شیخ در تصور در آید، هر طرف که نظر کند مراتب تصرف شیخ بینماید۔ دوم فنائی اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ چون صورت اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در تصور در آید، آنچه ماسوی اللہ است ازان جملگی بر آید، هر طرف که بنگرد مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رونماید۔ سیوم مرتبه فنائی اللہ۔ چون تصور اسم "اللہ" بگیرد، نفس مطلق بمیرد۔ هر طرف که بیند نظر او انوار تجلی بیشتر اسم اللہ مشرف شود۔ آنرا لامکان گویند۔ اللہ تعالیٰ را بمکان و مقام تشبیه دادن موجب شرک و کفر است۔

بدانکه مراتب قرب سه قسم است که به تصور، تصور فنائی الشیخ و تصور فنائی اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و فنائی اسم اللہ ذات۔ بدانکه کل مخلوقات از نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم است و نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از نور اللہ است۔ مرشد یکروز اول صورت نور طالب بصورت نور حضور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صورت نور طالب را بغرق نور وحدانیت دریائی ربوبیت نسا زد آنرا مرشد نتوان گفت که روز اول طالب را از تصور اسم اللہ نفس تزکیه نور و قلب تصفیه نور و روح تجلیه مقدسه و نور سر تجلیه نور۔ هر چهار نور مجموعه یکی گردد و رجوع باصل خود کند "كُلُّ شَيْءٍ يَرْجِعُ إِلَىٰ أَصْلِهِ" وابتداه حضور فنائی الشیخ است و متوسط راه حضوری فنائی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم است۔ هر که اقدام از شریعت نبوی و قدم از امر معروف و نص حدیث بیرون کشد آن مردود خبیث است۔ بدان و آگاه باش! چون طالب مبتدی اسم اللہ ذات در تصور تصرف آورد و نقش اسم "اللہ" بر دل ساکن منقش گشت و طالب متوجه بدل شد پس گردل یک شعله نار پیدا شود مثل نور و طالب میدانند آنرا تجلی حضور۔ ازان نار شیطانی شیطان آواز میدهد که من با تو تو با من یار از ظاهرو باطن بندگی کن استغفار درین تجلی به بین مراد دیدار بعد ازان تجلی شیطان مثل صورت طفل شود بعد صورت جوان بعد صورت پیر بعد شیطان میگوید که این است سراسر مراتب فقیر۔ بعد آن صورت شیطانی بهر چیزی از اندرون جواب سوال ماضی، حال و مستقبل مشروحا میدهد و مردم میدانند که فلان فقیر صاحب کشف است۔ و این مراتب استدراج اندرون شیطانی با خبر باش! چون پیر صورت شیطانی با تو همسخن شود کلمه طیب با توجه باطنی بگو "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ۝ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ" صورت شیطانی دفع گردد۔ بعد تجلی نور از میان حروف اسم "اللہ" می بر آید و آنچه ترا آن صورت نور تجلی بینماید هدایت بموافق نص حدیث برحق است۔ "أَمَنَّا وَصَدَقْنَا" باطن که موافق شریعت ظاهر قرآن اسم اللہ

ذات نباشد آن بر باطل است۔

حدیث: "كُلُّ بَاطِنٍ مُخَالِفٌ لِظَاهِرٍ فَهُوَ بَاطِلٌ"

که مراتب فنا فی الشیخ تعلق دارد با اسم اللہ ذات بحضور نور مشاہدات تجلیات و مجلس سرور کائنات صلوات اللہ علیہ۔ و مراتب فنا فی الشیطان طالبان شیخ ناقص نفس پرست است پائی مغرور مست بسیار بے شمار و طالبان فنا فی الشیخ روشن ضمیر لائق معرفت "إِلَّا اللَّهُ" و مجلس حضوری محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کم که در شریعت هوشیار است و تصور فنا فی کامل عارف۔

بدانکه از غایت تصور شیخ در وجود غیب الغیب یک صورتی نور ظهور گردد؛ گاهی آن صورت بتلاوت قرآن شب روز آیات محفظ حافظ و گاهی آن صورت مشغول بذکر اللہ و گاهی آن صورت علم فضیلت بیان کند از هر علوم نص و حدیث و تفسیر و مسائل فقه فرض و واجب و سنت و مستحب بجا آوردن و فرض آداب رب و سنت و گاهی آن صورت بذکر اللہ غرق از وجود صورت آواز بلند با ستماع گوش رسد "سَبِّهُوْ، سَبِّهُوْ، هُوَ الْحَقُّ، لَيْسَ فِى الدَّارِىْنِ إِلَّا هُوَ" و گاهی آن صورت حقائق ماضی و حال و مستقبل را یک بیک معلوم می نماید۔ اکثر آن صورت شب و روز از نماز و طاعت بندگی خود را فارغ ندارد و هر دوام آن صورت در قید شریعت نگهدارد و اگر سهوا یا خطا چیز نامشروع واقع شود و کلمه کفر یا شرک یا بدعت موافق گناه تقریر کند۔ و گاهی آن صورت در معاملات محاسبه بانفس کرده بسته می زند و میگوید نفس را بگو "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ" مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ أَيُّ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ بِالْفَتَاءِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ بِالْبِقَاءِ" و نفس خدائی را می شناسد از مراتب فنا فی الشیخ۔ آن صورت در وجود غائب و وجود از گناه تائب۔ آن چنین صورت صرف از صفا تصور است ابتدا از آواز اَللَّعْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَى" این صورت از برائی سرزنش نفس زیانکار است که از کجی و سرکشی بر آید و سر راست گردد۔ آن مراتب طفلان شناسی نفس و آوردن اعتبار بر شیخ کامل از الهام پیغام نه درین پیغام معرفت و فقر تمام برین مشوم غرور ز راه پیشتر است قرب مع اللہ حضور منظور معمور بشوق مسرور۔ مرشد کامل باید مرشد ناقص زن سیرت که مخنث صورت بی شرع اهل بدعت بپنج کار نیاید۔ و اگر صاحب صورت فنا فی الشیخ در گناه روی دارد مانع شود و باز دارد بقوت غلبات هوا شهوت را۔

و اگر صاحب صورت فنا فی الشیخ در خواب رود آن صورت با توفیق بجز رفیق دست گرفته در توحید معرفت "إِلَّا اللَّهُ" غرق کند۔ و اگر صاحب صورت فنا فی الشیخ در مراقبه در آید آن صورت دست گرفته بمجلس سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رساند و منصب و مراتب بدباند۔ این است فنا فی الشیخ باطن صفا۔ "وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اتَّبَعَ الْهُدٰی" آن صورت همیشه با تسبیح "سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ" سُبْحَانَ ذِي الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوتِ سُبْحَانَ ذِي الْعِزَّةِ وَالْعُظْمَةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْجَبْرُوتِ

سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِي لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوتُ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ“

آن صورت در سخاوت پر از حاتم۔ این است مراتب فنا فی الشیخ و باطن صفا۔ و مقام فنا فی الشیخ آنست چون صاحب طالب اللہ صورت شیخ در تصور آرد صورت شیخ هماندم حاضر شود و دست طالب گرفته بمعرفت الہی یا مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرد۔ این چنین شیخ را ”یُحْيِي وَيُمِيتُ“ گویند۔ و مقام فنا فی اسم مُحَمَّد اینست ہر کہ اسم مُحَمَّد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در تصور آرد، بیشک ارواح مبارک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بمعہ اصحاب کبار از روی کرم و لطف حاضر شود و صاحب تصور را آن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میفرماید۔ ”خُذِي دِي“ بگرفتن دست مبارک دیدہ دل بمعرفت الہی راز روشن واضح و از گردد، لائق ارشاد شود از آنکہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صاحب تصور را از زبان مبارک میفرماید با خلق خدا تعالی امداد کن۔ پس بحکم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تلقین و تعلیم کند و طالبان را دست بیعت دہد۔

قوله تعالى: ”يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ“

عجب دارم از ان قوم کہ لذت باطن از نور معرفت الہی نچشیدہ اند ”فَفَرَّوْا إِلَى اللَّهِ“ را ”فَفَرُّوْا مِنَ اللَّهِ“ فہمیدہ اند۔ مقام فنا فی اللہ ہمین است ہر کہ اسم ”اللہ“ در تصور آرد تا شیر اسم ”اللہ“، معرفت ”إِلَّا اللَّهُ“ بخشد و از غیر ماسوی اللہ از دل او کلیہ رود۔ ہر کہ بدین مقام رسد، ساغر از دریائے توحید معرفت الہی بنوشد و لباس شریعت از سر تا قدم پوشد و در امر معروف شرعیہ بکوشد آنچه سر معرفت الہی بہ بیند پیش جاہل نگوید و نخر و نشد و خود را نہ فروشد۔

فرد:

تا توانی خویش را از خلق پوش عارفان این کی پسند خود فروش

## باب پنجم در بیان مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سالك سلوك را مدخل شدن مجلس آن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اینست چون طالب را بردل تصور اسم اللہ ذات نقش منقش گردد قرار و سکونت در دست گیرد و در باطن اسم اللہ ذات درست به بیند که چون آفتاب روشنی صبح صادق تابش طلوع شعله تجلیات نور اللہ معرفت الہی زندتاریکی و سیاہی ظلمات شب کاذب نفسانی شیطانی از دل بر خیزد بعد از آن مرشد را می باید که طالب اللہ را بگوید که با تفکر تصور باطنی بگردول اسم "اللہ" به بین که ترا در نظرش چمی آید؟ بدین طالب گردول اسم "اللہ" اگر غرق شد و در باطن شعور حضور مذکورنداشت معلوم شد که در نور معرفت الہی محو گشت. و اگر در باطن باشعور ماند و گفت که گردول اسم اللہ میدان وسیع است عظیم لا حد و لا عدو طالب اللہ باز متوجه دل و متوجه با سم "اللہ" شود. و از مراقبه بیرون بر آید و میگوید که در آن میدان یکی گنبد است مثل روضه و بردر و از او نوشته است "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ" قفل دروازه خلاص شد چون طالب اللہ اندرون روضه در آید مجلس خاص رخ نماید و در آن مجلس ذکر مذکور قرآن نص حدیث معلوم شد که این مجلس محمد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بهفت مقام میسر گردد. اول مقام ازل دوم مقام ابد سیوم مقام دنیا و در دنیا چهار مقام میسر گردد. چنانچه یک مقام در حرم مدینه مجلس روضه مبارک دوم مجلس در حرم کعبه اللہ. و باز دوم مقام بالای عرش اکبر دیگر مجلس بدریائی ثرف که آن دریائی مطلق توحید است. هر موج از نور معرفت الہی بیمثل زند و دیگر مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در لامکان که مثل او بسته نشود مثل در بیان. در هر مقام مذکور ذکر است "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم. این طالب صاحب تصور بهر مجلس که حاضر شود آثر مراقبه و ذکر اللہ در باطن حضوری چنین پرد ظاہر از جان بی جان گوی که مرده بدین طریق مرتبه مدخل مجلس مبتدی عام است. چون ظاہر باطن یک شود منتہی عارف باللہ تمام است.

بدانکه کاملانرا همه جا مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مثل آفتاب و طالب مجلس دوام حضوری او مثل ذره که ذره از آفتاب جدائی ندارد بلکه ذره را روشنی آفتاب است.

المطلب آنکه طالب اللہ ظاہر بورد و وظائف باعمال ظاہر هرگز در باطن به مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نمیرسد اگر چه تمام عمر ریاضت میکشد که راه باطن از مرشد کامل صاحب باطن میشود حاصل در یک لحظه بحضوری مجلس محمدی صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم میگردد و اصل۔

بدانکه امت پیروی را گویند و پیروی آنست که پیانی قدم بر قدم محمدی خود را بحضور مجلس رساند۔ عجب دارم از ان قوم که راه حضوری نمیدانند و از حیا کبر هوا خود نمافس پرست از عارفان باللہ طلب نمیکند۔ هر که بنظر نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضور منظور نمیگردد هر آنکس مومن مسلمان فقیر درویش علماء فقہا پیروی امت او چگونه باشد؟ بدانکه حضور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سرّ هدایت است و این هدایت در بدایت است۔

حدیث: "الْتِهَایَةُ هُوَ الرَّجُوعُ إِلَى الْبِدَایَةِ"

حدیث: "مَنْ رَأَى فَقْدَ رَأَى الْحَقِّ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَكَّنُ مِنِّي"

بدانکه در باطن شخصی بملازمت حضوری صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از برای کار دینی و دنیوی التماس میکند و از حضور حکم اعلیٰ شود و در وقت حکم اعلیٰ بمعده اصحاب فاتحه خیر می خوانند و آن کاری که ظاہر بصلاح نہ پذیرد، این چه سبب؟ آن طالب اللہ را باید دانست که آن طالب اللہ بتامیت نرسیده، مرتبه هنوز در ترقی است و آن طالب اللہ در طلب مشکل است بموافق عرض حال باطن نعم البدل خوشوقت گردد شاد این چنین مرتبه و ترقی قرب بروی مبارک باد۔ اگر طالب جاہل است یا آنکه طالب دنیا جیفه که از طلب دنیا از مجلس خاص محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آن نالائق را کشیده بدرکنند و یا آنکه از مرتبه اعلیٰ میگردد سلب۔ کسی را که ظاہر باطن یکی شود قدم او مقام همون است، مرتبه در ترقی نشود۔ هر که در توحید در آید، اہل توحید را توحید الہی بکشاید مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم همچنان است۔

بدانکه دیگر مجلس خاص نہ (۹) مقام است کہ مراتب بمراتب مقام بمقام مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ختم تمام است اول مجلس محمدی در مقام ازل، دوم مجلس محمدی بمقام ابد، سیوم در مقام حرم روضہ مبارک مدینہ، چهارم در داخل خانہ کعبہ یا در حرم خانہ کعبہ یا در صف جبل عرفات کہ قبولیب لبیک دعائی حج است، پنجم بالائے عرش، ششم در مقام قاب قوسین، ہفتم در مقام بہشت، آنچہ درین مقام بخورد و بنوشد تمام عمر گرگی و تشنگی نشود و خواب نیاید، ہشتم در مقام حوض کوثر، از دست محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شراباً طہوراً بخورد و وجود پاک شود و بمقام ترک و توکل و توحید و تجرید و تفرید و توفیق بحق رفیق شود، نهم مقام مشرف دیدار غرق فی الانوار رویت ربوبیت۔ هر که از خود فنا شود بمعرفت فقر و انتہا رسد هر کہ درین نہ (۹) مقام ونہ (۹) مجلس خاص از پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صاحب طلب دنیا و یا غرض اہل دنیا کند از مرتبه محمود برگشته بمجلس مردود رسد۔ چون عارف باللہ باین مراتب رسد ارواح فرحت گیرد و نفس آن از ہستی نیست و نابود شود۔ کسی کہ داخل مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شود اول در وجود طالب اللہ چہا نظر چہارتا شیر کند از نظر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، در وجود طالب اللہ تا شیر صدق پیدا شود و کذب و نفاق از وجو برخیزد و از نظر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ در طالب اللہ تا شیر عدل و محاسبہ نفس پیدا شود و از وجو خطرات هوا، نفسانی بالکل بر

خیزد و از نظر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ در وجود طالب اللہ ادب و حیا پیدا شود و بے ادبی و بیجائی بر خیزد و از نظر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ در وجود طالب اللہ علم ہدایت و فقر پیدا شود از وجود جہل و حب دنیا برود۔ بعدہ طالب اللہ لائق تلقین شود۔ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دست بیعت کند مراتب مرشدی لازوال لاتخف ولا تحزن حاصل شود۔ المطلب آنکہ مجلس محمدی مثل محک است۔ بعضی طالبان مشرف دیدار محمدی صادق دل صفا شود و کج مع مطالب کل و جز یا ترک و توکل غرق فی التوحید نور دوام مجلس محمدی حضور با ادب بالیقین، بعضی کاذبان از مجلس مشرف محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در آن مجلس ذکر و دو طائف نص و حدیث از نفاق دل باور نیاورند، از مقام محمود برگشته مردود و مرتد در انکار در آیند۔ ”نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْهَا“ این احوالات نیک خصالات در وجود تاثیر کند کہ مس وجود اکسیر گردد و برکت شریعت محمدی است چنانچہ ذوق شوق محمدی و معرفت وصال محمدی و جمعیت و حال محمدی تمام وجود را در قبض تصرف خود آورد و رضای پیغمبر صاحب در آید کار از ہر نوعی ناشائستہ براید ہر مراتب پیدا و پنهان پیدا و کشف آگاہ می شود و می کشاید۔ چون عارف باللہ باین مقام رسد از برای دعای دست نکشاید و شرم آید از آنکہ اہل حضور را بالتماس چہ کار؟ از دعای بد دعای لب از برای اظہار کردن کشف و کرامات ہزار بار استغفار کہ اہل حضور را کشف و آگاہ است کہ بر اسم ”اللہ“ نظر و نگاہ است آنکہ اہل حضور را وہم از مقام وحدانیت است چنانچہ در وہم در آید ہموندم کار مشکل از وہم کشاید مشروحاً بزودی نماید ہر چہ پیدا و پنهان باشد اہل حضور را چنان خیال ختم است از معرفت الہی قرب وصال ہر کار یکہ در آید آن خیال بمطالب رسد۔ لافرصت فی الحال۔ و اہل حضور را دلیل از دل غرق ذکر نور است دل دلیل حضوری رب جلیل۔ ہر کار یکہ در دلیل در آید در آندم بکشاید۔ و صاحب باطن عارف باللہ در حضوری ہر لحظہ ساعت بساعت باستغراق ہم سخن مع اللہ مذکور دوام بشوق مسرور۔ ابتدا مراتب مؤمن است۔

”الْمُؤْمِنُ مِرْآةُ الْمُؤْمِنِ“ واقع است۔ باید دانست کہ علماء عامل یا شاگرد۔ و علماء عامل ہر شب یا شب جمعہ یا ماہ یا سال دیدار پر انوار محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایشانرا میشود بعضی میدانند و بعضی نمیدانند۔ ادب علماء حافظ قرآن نگہدار۔ نیز طریق ہمین است۔ اہل معرفت صاحب قرب استغراق و مشاہدہ نور حضور اولیاء اللہ فقیر کہ کاتب مشق اسم اللہ ذات است مدام در صحبت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاص الخاص آن ہفت نشان است۔ اول آنکہ خوشبوی معطر بہ از مشک و وجود مبارک۔ سر اسرار خدای تعالی کہ پیغمبر صاحب در وجود نفس امارہ نداشت و نبود طمع و حرص و ہوا، دوام غرق فنا فی اللہ با خدا و پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از آب منی پیدا نشدہ کہ بی بی آمنہ را حضرت جبرائیل میوہ بہشت از شجرۃ التور آورده دادہ بود۔ وجود آنحضرت را خوشبوی از شجرۃ التور است از سر تا قدم خوشبو ظہور است در عالم مشہور است۔ دوم در ظاہر و باطن دل غنی است۔ سیوم ہر سخن کہ گوید موافق نص و حدیث گوید، چہارم لباس شریعت پوشد۔ پنجم سنت جماعت بر خود لازم گیرد۔ ششم نافع المسلمین باشد۔ ہفتم در سخاوت بی نظیر باشد

ظاہر ہم سخن با مردم و در باطن غرق فنا فی اللہ۔

فرد: باھو ہر کرا از دل کشاید چشم نور  
 شد حضوری مصطفیٰ رست از غرور  
 شد مطالب دیدن رو مصطفیٰ  
 شد حضوری غرق فی اللہ با خدا  
 عرش و کرسی در دلت لوح و قلم  
 ہر کہ دل را یافت آزا نیست غم

آنچه فوائد مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاصل شود بیان آن نتوان گفت۔

## باب ششم در بیان دعوت خواندن بر اهل قبور

هر که علم دعوت بتوجه بتصرف زبان روح بخواند مجموعه روحانی انبیاء و اولیاء و اهل ایمان گرد بگرد حلقه بسته از آمد و رفاقت او علم دعوت میخوانند۔ این چنین دعوت در یکدم و یک قدم ملک سلیمان از مشرق تا مغرب در قبض عمل خود آورده باشد۔ آنرا مستجاب الدعوت گویند۔ هر که علم دعوت بزبان نور تصور اسم محمد میخواند بیشک ارواح مقدس معظم مکرم باصحاب کبار و صغار گرد بگرد خواننده حلقه بسته علم دعوت از آیات قرآن از آمد و رفاقت میخوانند۔ آنچه دعوت اکسیر یکبار در عمر خواند کافی۔

شرح دعوت آنست که آن دعوت است که در عمل آوردن مطالب هر دو جهان است۔ و آن دعوت کدام است که لشکر هزاران هزار دشمن دار حرب و کافر قطاع الطریق بخواندن آن دعوت قرآن حیرت و عبرت خوردند دست بسته حاضر شوند و دین محمدی صلی الله علیه و آله وسلم قبول کنند۔ و آن دعوت کدام است که بخواندن قرآن و اسم "الله" جمله اعدای دشمن کور چشم نابینا گردند و صلح کنند و حضور بیابند و روشن چشم شوند؟ و آن دعوت کدام است که بخواندن قرآن جمله اعدای دشمن دین دیوانه مجنون تمام لشکر از خود گردند نه سلاح یاد ماند و نه خانه و نه زبان کشائید، حیران پریشان خراب حال تا که روی این بزرگ نه بیند جمعیت و هوشیاری حاصل نکنند؟ و آن دعوت کدام است که بخواندن قرآن جمله جن و انس و فرشته مؤکل در قید قبض در آیند و آن دعوت کدام است که بخواندن گنج خزائن الله غیب الغیب از زمین بیرون آورده تصرف کنند از شرق تا غرب تمام عالم هفت اقالیم بادشاهان در قید قبض حلقه بگوش غلام طالب مرید گردند؟ و آن دعوت کدام است که ورد اسم اعظم بخواند بر کلوخ و سنگریزه دهد، نقره و زر گردد؟

اگر خواهد که علم دعوت در عمل در آورد و وظائف روان گردد و مؤکل در حکم فرمان در آید و کلام الله در وجود تاثیر کند و نفع دهد و جمعیت بخشند و مخلوق کل و جزر جوعات مسخرات در قید برد و مجلس محمدی صلوات الله علیه دست دهد و هر مشکل و هر مهمات بکشاید و جمله گنج در تصرف در آید باید که اول وضو سازد بعد غسل کند و در بیابان و صحرا جائیکه ریگ یا خاک پاک، به نیت عمارت بناء روضه مبارک آنحضرت نمودار بالیقین آراسته کند، گرد بگرد نمونه روضه مبارک حرم و دران حرم روضه قبر مبارک بنا سازد و برو نام محمد بن عبد الله باگشت خوشخط نویسد۔ وقت شروع اول این بخواند بعد دیگر روضه نویسد "إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا" و سه مرتبه بگوید "أُحْضِرُوا لِلْمَسْخَرَاتِ بِحَقِّ مَلِكِ الْأَرْوَاحِ الْمُقَدَّسِ





پنج آگاہ ندارد۔ ہر کہ فقیر اہل دعوت اہل حضور غالب روح قبور را آزار دہد در ہر دو جہان خراب شود۔ شرح دعوت منتهی کامل شہسوار تیغ بر ہنہ بدست گیر مثل ذوالفقار غازی قاتل الکفار بحکم پروردگار۔ بدانکہ دعوت خواندن پنج قسم است اول دعوت وسیلہ ازل کہ بمقام ازل رساند۔ دوم دعوت وسیلہ ابد کہ بمقام ابد رساند۔ سیوم دعوت کہ تمامیت بادشاہی از مشرق تا مغرب تمام زمین در قید آرد تمامیت دنیا رساند۔ چہارم دعوت وسیلہ عقبی کہ بعقبی رساند۔ پنجم دعوت وسیلہ معرفت مولی کہ بحضور مجلس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در مقام معرفت الہی مشاہدہ نور انسانی رساند۔

بدانکہ لائق خواندن دعوت عامل عالم مکمل عارف باللہ صاحب قرب وصال کہ از رجعت سالم ماند کار غالب الاولیاء نہ بر نفس مغرور اہل ہوا۔ ہر کہ بدین ترتیب نکو و صو سازد و در یک شب بدو گانہ ختم قرآن تمام کند اگر بدین طریق سہ شبان روز متواتر بخواند تا روز قیامت عمل او باز نماند۔ اتچنین غالب الاولیا باشد بر ہر دو جہان، اما دعوت دعوت روان نگر دد بجز اجازت عامل کامل۔ ہر کہ دو گانہ نمی خواند و قرآن یاد نمیدارد، سورۃ منزل بخواند در یک ہفتہ میشود کامل مکمل۔ ترتیب ابتدا و انتہا دعوت آنست کہ دعوت قرآن مجید کلام است کہ پیشوا ہادی رہنما معتبر وسیلہ دو جہان است۔ آنچه خزائن اللہ ظاہری و باطنی، خشکی و تری، بر و بحر و حقیقت کل مخلوقات توحیدات ذات صفات شش جہات ہمہ در قرآن است "لَا رَطْبٌ وَلَا يَابِسٌ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ" اما ہر یک تحقیقات می باید کرد کہ از برای کار دینی و دنیوی علیحدہ علیحدہ عدد شمار دو خاصیت با ترتیب بی شمار است، چنانچہ آیات امر معروف و نہی منکر و قصص انبیاء و عدو عید و ناسخ منسوخ۔

بعضی در دعوت خواندن عامل کامل نہ و بعضی در حکم اجازت عامل کامل۔ بہتر آنست کہ ہم در اجازت و ہم در خواندن عامل کامل باشد۔ دعوت خواندن کاملان کمال لا رجعت و لازوال مشکل کار دینی و دنیوی۔ بشروع درود و دعوت حکم شود از حضوری محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اتچنین دعوت دو طریق محقق است، یکی آنکہ از اسم اللہ ذات حضور، دوم از قبر اولیا اللہ روحانی اہل قبور۔ ہر کہ از دعوت حضور اسم اللہ و قبر اولیا اللہ خبر ندارد، ہر آنکس لایق دعوت خواندن نباشد کہ علم تکسیر و عالم تکسیر امیر است۔ بدانکہ علم تکسیر دعوت است و دعوت چہار حرف است۔ بہر حرفی بزرگی و عزت و شرف است۔ باطاعت و شرائط۔ چہار حرف دعوت آنست کہ از حرف "دال" دائرہ دل پاک کند بذر دوام و ذکر دوام حاصل شود از سرور علیہ السلام۔ و از حرف "عین" علم غیبی لا ربی مشروحاً الہام روحانی مؤکل از غیب عالم ہر یک را معلوم شود۔ و از حرف "واو" و رد و نطف کلام اللہ با ترتیب و ادب و عزت و اعتقاد بخواند۔ و از حرف "ت" ترک کند از ان چیزیکہ ترک کردہ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام و اصحابان آن۔ این چنین کار دعوت مبتدی است۔

آری یقین است کہ سیماب کشتہ بجز کامل و دعوت در عمل نیاید بجز حکم صاحب قبور حضور کامل عامل۔ ناقصانرا از

خواندن دعوت دوام و رجعت و رنج و کمالانرا از دعوت حضوری محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعیت گنج صاحب دعوت کامل را چه حاجت زکوٰۃ و نصاب و دور مدور و بذل و ختم و شناسی اوقات و خواندن و جاء مقیم و رجعت و عدد حساب نیک و ترک خوردن حیوان جمالی و جلالی این همه بیشتر و سوسه خطرات ناقصان را پیدا شود از آنکه ابتدا و انتہا ترتیب دعوت نماید و نام باری تعالی حسبہ اللہ در میان نیارند۔

بدانکہ دعوت کل و جز و دعوت ذکر و دعوت فکر و دعوت تجلیات نور اللہ و دعوی منتهی تعلق دارد باین دو آیتہ کریمہ باسم اعظم متصل خواند۔

قوله تعالی: فَفَرَّقُوا إِلَيَّ اللَّهُ

جانب خدا بیاید، هر کاری را جاری و روان گرداند که توجه و وہم و خیال او از وصال است برکت این دو آیات۔

قوله تعالی: اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا لَا يُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ۔

پس مقام ازل و مقام ابد و مقام دنیا و مقام عقبی هر چهار مقام ظلمات است اگر چه در ظلمات آب حیات است عاقبت ممت است بجز معرفت "إِلَّا اللَّهُ" ذات۔ عارف آنست که از لذات این ظلمات بیرون آید، بعد از لذات معرفت "إِلَّا اللَّهُ" حاصل شود و غرق و وحدانیت ذات۔ این است مراتب خاصان رسید بر روشن نور معرفت مولی حضور۔ بنده را ازین پیچ بهتر نباشد که روی خود را سوی اللہ آرد کار دینی و دنیوی خود را با و سپارد۔

قوله تعالی: "وَأَفِضْ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ"

و عارف را در معرفت الہی مراتب ہفت است اول مراتب نفی "لَا إِلَهَ" دوم مراتب اثبات "إِلَّا اللَّهُ" سیوم مراتب خواندن با تصدیق مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ چهارم خواندن آیات قرآن۔ پنجم خواندن و طائف دعائے سیفی۔ ششم خواندن اسم معظم مکرم باری تعالی اسماء الحسنی۔ ہفتم غرق شدن بوحدانیت اسم اللہ ذات۔ این پنج گنج است و از ہر یک گنج ہفتاد گنج کشاید۔ "أَمَّنَّا وَصَدَقْنَا" یقین بغیر آوردن جز لا سوی اللہ کافر گرداند۔ ہر کہ باین انتہا دعوت رسد عارف باللہ عامل و کامل شود، چنانچہ نظر او کامل، حرف زبان او سیف اللہ کامل۔ هنوز از برای ہر کاری دلب خود را بجنبا ند کہ از اللہ تعالی ہر مطالب آنچه خواهد دریافت۔ "لِسَانَ الْفَقْرَاءِ سَيْفٌ الرَّحْمَنِ" زبان عارفان ہرگز سیف نگرود تا کہ صاحب دعوت دعائے سیفی ہمنشین قبر اولیا اللہ بخواند و ترتیب خواندن نداند۔

ابیات:

شہسوار قبر عالم ملک گیر

شہسوار قبر کامل شد فقیر

صاحب دعوت چنین باشد حضور

ہر کرا قوت بود اہل القبور

ہر حقیقت یافتہ زیر و زبر

ہر کہ واقف میشود دعوت قبر

دعوت تیغ برهنه دست گیر قتل موذی را کند فی اللہ فقیر  
 شخصیکہ بر قبر سوار شود و قرآن بخواند، برکت قرآن کلام اللہ صاحب قبر روحانی مرتبه زیادہ گردد۔ شخصیکہ بر قبر اولیا اللہ  
 قرآن مجید بخواند عمل او روان گردد مثل دریا، تا روز قیامت باز نماند۔ اما برای سہ کار بخواند، یکی بجهت مہم بادشاہ  
 اسلام کہ جنگ با دار حرب داشتہ باشد، دوم برای نفع دادن مسلمانان خاص و عام، سیوم دفع اہل بدعت و ملحدان  
 بیدین۔ برای این سہ کار دعوت خواندن کند، باید کہ شب تنہا نزدیک قبر رود کہ قبر با عظمت تمام و پردہ ہشت باشد  
 چنانچہ قبر مثل غوث و قطب و شہداً اولیاً اللہ۔ اما خوانندہ بر خود حصار بکند، اول بگرد قبر بانگ بخواند "اللہ اکبر، اللہ  
 اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر، اشہد ان لا الہ الا اللہ، اشہدان لا الہ الا اللہ، اشہد ان محمد رسول اللہ،  
 اشہدان محمد رسول اللہ، حتی علی الصلوٰۃ، حتی علی الصلوٰۃ، حتی علی الفلاح، حتی علی الفلاح، اللہ  
 اکبر، اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ" بجز خواندن برگرد قبر بانگ روحانی در قید درآیند و حاضر شوند و آواز میدہند از راہ  
 وہم و خیال دل۔ و اگر خوانندہ بسیار غالب است بر قبر پای زندیادست اشارت کند و بگوید "قَدْ بِإِذْنِ اللَّهِ تَعَالَى"  
 و در ذکردر آید و از خود بخود شود تا کہ بیہوش گردد، و روحانی جواب با صواب دہد، ہر کار او ہموندم جاری و روان گردد۔  
 اگر برگرد قبر بانگ بخواند بگفتن "قَدْ بِإِذْنِ اللَّهِ" حاضر نشوند و جواب نہ دہند و در قید نیابند، معلوم شد کہ روحانی  
 صاحب قبر غالب است۔ و یا از برای آن روحانی حاضر نشود کہ آزاد دولت و نعمت بخواندن کلام اللہ نصیب شود۔  
 ازین روی روحانی از کاروی اہمال کند۔ پس صاحب دعوت اہل خوانندہ را باید کہ روحانی در قید درآرد و عاجز کند،  
 چنانچہ جانب پائی قبر بخواند و گاہی بر قبر سوار شود و قرآن مجید بخواند۔ ازین ہر دو عمل روحانی ہموندم پیش پیغمبر صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم فریادی رود۔ پس روحانی را از خدا و رسول امر شود، برو باور فیتق با توفیق شدہ کار او برسان، ہمون زمان  
 آنچه مطالب بودہ باشد بمقصود رسد۔ "إِذَا تَحَيَّرْتُمْ فِي الْأُمُورِ فَاسْتَعِينُوا مِنْ أَهْلِ الْقُبُورِ" واقع است ہر مشکل  
 آسان شود، در مہمات دعوت عاجز نماند۔ یک شب ہمنشین قبر اولیا اللہ قرآن خواندن بہتر از چہل چلہ ریاضت۔  
 اگر کسی دولت و نعمت و عظمت خواہد و بزرگی و خزان اللہ دینی و دنیوی بی محنت و بیرنج گنج بدست آید و نفس امارہ در قید  
 شود و شیطان ملعون دفع گردد و تمام عالم در حکم باشد کل و جز مخلوقات مسخر شوند و اسم اعظم از قرآن در یابد و علم تاثیر و علم  
 تکسیر و علم رو شضمیر و علم کیمیا نظیر و مؤکلان مشروحاً آواز دہند بالہام تعلیم ترتیب کنند و علم نقش اللہ از برای کار ہا بر  
 طریق تحقیق نوشتہ بدہند و مجلس مشرف حضوری محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیشک شود و اصحاب کرام سرفراز فرمایند  
 اول وجود طالب را باید کہ پاک کند از غیر ماسوی اللہ و حوصلہ وسیع پنختہ دارد و سر اسرار نہانی نہفتہ بکسی نلغفتہ باشد از  
 حضور مرشدی نماید و آنچه گنج خزان اللہ سیم و زر زریزین پنهان است ہر یک واضح و روشن گردد و خزانہ بحکم اللہ تعالی  
 در تصرف او باشد۔ ہر کہ باین مراتب رسد فقیر لا یحتاج شود اگر چہ ظاہر عاجز با سوال و در باطن صاحب معرفت

وصال۔ دعوت خواندن لائق ہمنشین قبر اولیا اللہ آنت کہ اول وجود پاک کند۔

دیگر عمل دعوت آنکہ از عرش تا تحت الثری ہر ذرہ ہزار عالم بوقت آنچنین دعوت ہمہ در قید او باشد۔ دعوت معظم و مکرم این است کہ بر قرآن مجید باور کند و قرآن را پیشوا و شفیع دارد۔ این نوع در بحر قرآن غوطہ خورد و بعد غوطہ خوردن ہر چہار فرشتہ و حاملان عرش مقرب چنانچہ جبرائیل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل علیہم السلام میخوانند کہ زمین را بر پشت اندازند و ہر یک روحانی مقدس ہمہ در تحیر در آید و دست بدعا کشایند و میگویند، خداوند! این چنین حاجت خوانندہ را قبول گردان و زود روان کن کہ از قید خوانندہ خلاص شوم۔ ازین دعوت ہیچ دعوت سخت تر نباشد۔

دیگر دعوت از بہر قرآن خواندن بر کنارہ دریا یا قبر اولیا۔ بشرع دعوت اول زمین در جنبش از مشرق تا مغرب حضرت مدینہ لرزہ خورد، بعد صد مؤکل فرشتہ ہر یک مہر سرخ در پیش نہادہ آواز دادہ غائب شوند، روز سیوم کروڑ فرشتہ ہر یک مہر سرخ در پیش نہادہ آواز دادہ غائب شوند، بعدہ فرشتہ ہزار از حد زیادہ کاری را اختیار اوست، این است آزمائش علم دعوت لایحتاج و علم دعوت بہ از علم کیمیا کسیر۔ درین دعوت سورۃ مزمل باید خواند تا کامل مکمل شود و علم کیمیا کسیر در قید در آید و علم تکسیر حاصل شود۔ و شروع دعوت اگر شخصی خواہد کہ کفار را مسلمان گرداند یا رافضی یا خارجی را از شیخ بر آورده از وطن بدر کشد یا عدو دینی را جان بیک دم قبض کند یا بیمار کہ باز نہ استد، اگر خواہد کہ از شرق تا غرب بہدایت تلقین نصیب کند، بحضور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہرہ بخشد، اگر خوانندہ طالب میشود صاحب نظر در حکم در آید کونین زیر زبر، اہل معرفت مردہ رازندہ کند بیک دم بدم عیسیٰ صلوٰۃ اللہ علیہ صفت، این راہ تصور توفیق بتصرف باطن روان اسما است این است۔



بہ تصور ارواح محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باصحاب کبار مجلس محمدی حاضر شود۔ باسم گیر و تصور شیخ حاضر شود، الہام بالہام دہد۔ باسم گیر و تصور میکائیل حاضر شود و باران رحمت بیارد۔ باسم گیر و اسرافیل حاضر شود بیک دم بر آن ملک کہ

جذب و غضب کند از دم اسرافیل فنا گردد تا قیامت باز آید نشود۔ با اسم گیر دعزرا نیل حاضر شود و الہام دہد کہ عدورادر تصور بیک دم جان قبض کند۔

انتہا و ہم شود توجہ، و ہم فقیر تمام عالم گیرد از آنکہ چون صاحب دعوت را ختم دعوت شود برگرد او چہار لشکر باطنی نگہبان بجہت محافظت او باشند، اگر چہ پچشم ظاہر اور انمی بیند این ہم لشکر باطنی است۔ اول لشکر آنکہ بمد نظر اللہ منظور۔ دوم لشکر بمد نظر محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضور۔ سیوم لشکر آنکہ مؤکل فرشتگان و آنچه تابع جنونیت است۔ چہارم لشکر ارواح شہدا۔ آتچنین صاحب دعوت ولی اللہ بر کسی غضب کند زخم از غیب خورد باز بہ نگرود تا کہ ازان زخم بمیرد۔ و اولی تر آنکہ بار خلق اللہ بردارد و خلق را نیاز از دناغ المسلمین باشد۔

## باب هفتم در متفرقات

بدانکه جمعیت پنج حرف - هر حرف جمعیت هر یک مقام بتصور تصرف نعمت تمام بخشد و این هر یک پنج مقام را صاحب جمعیت در قبض تصرف خود آورد، احتیاج باقی در دل طالب و افسوس نماند، آنچه داند بستاند - و مقام جمعیت جامع العلوم از علم تحقیقات حی و قیوم و پنج گنج و پنج مقام که در تصرف و نعمت تمام این است - مقام ازل و تصرف ازل و گنج ازل و نعمت ازل و نعمت ابد و تصرف ابد و گنج ابد چون نعمت دنیا و تصرف تمام آنچه بروی زمین است بدست آوردن دنیا و تصرف عقبی و نعمت عقبی و گنج عقبی - پنجم مراتب نعمت و تصرف و گنج اعلیٰ قرب و حدانیت فنا فی الله بقا بالله بحق تعالیٰ - این است جمعیت ختم تمام - مرشد یک روز اول از حضرات اسم الله ذات و اسم محمد سرور کائنات صلی الله علیه و آله و سلم و کلمه طیبات - "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ" طالب را با هر یک مقام جمعیت رساند، کامل از طریق تحقیق و نمرشد خام ناقص از اهل زندیق، خلاف سخن لاف زن - الله بس ما سوی الله هوس -

بدانکه در میان کار رحمانی و شیطانی و نفسانی تا خیر و اجمال چه فرق است؟ عجب دارم از ان قوم که بر زبان عام و خاص ورد است نام الله و یا حفظ قرآن تلاوت و یا علم مسائل فقه، از زبان ایشان دروغ و از دل ایشان نفاق و از وجود حرص حسد و کبر چرانی رود این حکمت است که ایشان از اخلاص نام الله نمیگیرند و از برای حسیه الله علم کلام الله نمی خوانند، بمثل باد صرصر سوی الله میرود چنانچه رسم رسوم - هر که بنام الله و علم کلام الله بکنه رسد و میشود آشنای نفس او فنا و قلب او صفاد و ام حضوری مجلس محمد مصطفی صلوات الله علیه، روح او بقا تما شاء کونین بر پشت ناخن می نماید - هر که بنام الله آشنا شد و با خلاص تمام خواند گوی معرفت بچوگان صدق از میدان هر دو جهان می برد - نام الله با عظمت عظیم آن نام است که ابتدا و انتها در نام الله مشاهده نور حضور معرفت تمام است - اما خواندن با خلاص نام الله با استغراق در مطالعه او دل غرق عارفان را هر دو بال و پراست -

ابیات:

تا ترا حاصل شود مطلب تمام	بر در درویش رو هر صبح و شام
آنچه داری در ملک درویش ده	گر ترا بر سرزند سر پیش نه
از نظر درویش شد شاه جهان	داده درویش یابی جاودان
شد مراتب او ز بالا عرش تر	هر که مقبول است درویش از نظر

جوهر جمعیت راد و نشان است ظاهر در شریعت هوشیار و باطن در مراقبه غرق مشرف مشاهده ربوبیت رویت تجلّی

انوار۔

بدانکہ مخلوقات آسمان و زمین تا برسیدن قیامت پنجاه هزار سال است۔ این پنجاه هزار سال را یک شب دنیا گویند و حساب عرصه گاه قیامت پنجاه هزار سال روز است۔ پس ظاہر و باطن لکھ سال شد۔ پس در شب دنیا لباس است و در روز قیامت معیشت و لباس تعلق با عبودیت دارد و معیشت کسب را گویند و کسب ذکر فکر معرفت اشتغال اللہ ربوبیت تعلق دارد و اہل عبودیت و فقراً صاحب ربوبیت۔

قوله تعالی: وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ لِبَاسًا ۝ وَجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۝

پس اہل شب را نظر باد دنیا است و اہل روز را نظر بر روز قیامت است، بجز حق دیگر نخرند و نہ برند۔ در میان علماء و فقراً چه فرق است علماء وقت غضب غصه از جلالت علم در انامنی در آیند و فقیران وقت خشم از جمالیت معرفت "إِلَّا اللَّهُ" از منی برمی آیند۔ ہر کہ ابتدا علماء عامل است انتہاء او نتیجہ پیشہ درویش کامل است۔

بدانکہ علم از "عین" است و دو "عین" در یکجا جمع شدن مشکل۔ و ہر کہ عالم عامل بود ہر آنکس فقیر کامل عارف بود۔ کسی را کہ علم در قید خود کند در وجود او چہار علم الہام پیدا شود، آنرا غیب الغیب گویند۔ عالم بر آید از حجاب عالم پیشہ خلق محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گیرد و حکم الہام ازل پیدا شود از قرب قدرت سبحانی۔ دوم الہام از تصور اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آگاہ راستی میدہد۔ سیوم الہام جمیع اصحاب راہ عبادت ثواب بخشد۔ چہارم الہام کرآما کاتبین و جمیع فرشتگان از برای کار نیک و بد حقیقت ماضی و حال و مستقبل معلوم کند باواز بلند جواب میدہند۔ "حَسَنَاتُ الْأَبْرَارِ سَيِّئَاتِ الْمُقْرَبِينَ"

بدانکہ مراتب عالم فاضل صاحب فقہ نص و حدیث دیگر است با تفسیر و مراتب و رد و وظائف اہل ذکر دیگر است۔ با فکر تاثیر۔ فکر نیست در نعماء حضرت حق تعالی کہ از و در دل حیا زاید، تفکر نیست در وعد و وعید حضرت حق تعالی کہ از و در خوف زاید، و تفکر نیست در معرفت حضرت حق تعالی کہ از و در دل نور تو حید زاید، تفکر نیست از علم تلاوت قرآن مجید حق تعالی کہ از و در دل اعمال صالح زاید، تفکر نیست از دنیا کہ از و در دل سیاہی جمع شود و منصوبہ بازی شیطان زاید۔

در جهان از اہل دنیا و دنیا بیچ بدتر نباشد۔ عجب ندانند ہر آنکس کہ این بدتر را از نام اللہ و دین محمد و از فقر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہتر فهمیدہ اند۔ مسلمان مومن آنکس باشد کہ فرض عظیم دوام خدا تعالی را بقدرت غالب حاضر دانند۔ این فرض عظیم بر سر ہر فرض اکبر تر فرض عین است و سنت بزرگ بر ہر سنت بزرگ تر آنکہ خانہ فی سبیل اللہ تصرف کند تا سنت بزرگ ادا شود۔ این فرض و سنت را از اہل اللہ بعمل آرند۔

ہر کہ از مردہ دلان اہل دنیا جدائی گیرد و دل او صفا گردد و نفس او مطلق بمیرد۔ مردن نفس ہمین قرار دادہ است کہ از شرک کفر کبر ہوا از خوئی بد خصالت بیرون بر آید، گوی کہ نفس مرد بہ نیک اعمال تا نب گشت و انس بہ صفا قلب و بہ



ارواح مقدس و با عبادت معرفت مشغول شد و نفس مرتبه مطمئنہ یافت۔

حدیث: "الدُّنْيَا قَوْسٌ وَحَوَادِثُهَا سِهَامٌ"

حدیث: "كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ كَعَابِرٍ سَبِيلٍ وَعِدُّ نَفْسِكَ مِنْ أَصْحَابِ الْقُبُورِ"  
مجموعہ علم ظاہر و مجموعہ فقر معرفت الہی در یک نقطہ آوردیم و آن در یک حرف است ن نیک نیت و بر آمدن از طمع حرص حسد۔ ہر کہ این ہر سہ را بگذارد علم و معرفت ہر دو بدست آرد کہ آن دوام است۔ ازین ہر سہ قطع کردن فقیران را معرفت انتہا تمام است۔

مصنف میگوید کہ صاحب قلب را از قلب ہفت فتح است کہ از ہر یک فتح ہفتاد ہزار (۷۰۰۰۰) فیض روشنی زند، ہر آنکس داند کہ فیض روشنی فیض گیرد۔ درین مقام طالب مرید یقین از قرار ہر گز فرار نخورد و خواری سلب نشود کہ تجلی ذاتی دیگر است و تجلی اسماء دیگر و تجلی حروفی دیگر و تجلی ربانی دیگر۔ و تجلی بر چہار نوع است کہ آنرا محض فیض عطا ذات گویند کہ آنچہ از حضرات اسم اللہ ذات بیند مطلق توحید و وحدانیت خدا است، آنرا نور معرفت الہی گویند۔ و آنچہ تجلی اسماء بہ بیند کہ این چنین رانہ تجلی ذات گویند و نہ صفات، متفق ذات و صفات۔ و آنچہ تجلی از آیات قرآن نص حدیث بہ بیند، آنچنین تجلی را جہاد اکبر نفس گویند۔ و آنچہ تجلی از حروف سی حروفی بیند، این تجلی حروف قلب المکشوف گویند۔ ہر یک تجلی از مشق کردن بتصور و تفکر یقین بکشاید، عینہ بعین می نماید۔ پوشیدن چشم را تجلی دیگر و بکشادن وی تجلی دیگر۔ از ریاضت تمام عمر بہتر است کہ چشم در تجلی بردارد و توجہ غرق فنا فی اللہ آرد و بغیر از غرق یافتن مطلب تمام تجلی بہر مراتب خام نا تمام است۔ مطلب کلی کدام است از خود بگذرد و حق بحق برسد کہ آن سرانجام است۔ ای نوشیدن جام نور اللہ جمعیت۔ اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔

مرشدیکہ طالب اللہ را ہر یک مقام و آنچہ سوائی مقام معرفت الہی را از حضرات سبق نمید ہد و نکشاید و معلوم نماید، مرشد ناقص لاف زن است۔

ابیات:

در تجلی ذات سوزم سر بسر بہتر اللہ	این تجلی ذات رہبر با خدا
از ازل تا ابد باشم غرق نور	از ازل تا ابد باشم در حضور
از ازل تا ابد باشم مست حال	از ازل تا ابد بودم با وصال
از ازل تا ابد از خود شد جدا	از ازل تا ابد بودم با خدا

شب و روز پیست و چہار (۲۴) ساعت است و آدمی را شب و روز پیست و چہار ہزار (۲۴۰۰۰) دم است، با ہر دم با خبر باش کہ چہارده (۱۴) تجلی و چہارده (۱۴) الہام و چہارده (۱۴) علم، بعضی رحمانی و بعضی شیطانی و بعضی نفسانی و

بعضی دنیا پریشانی و بعضی از جنونیت و بعضی از موکلان فرشته و بعضی از وجود قلبی و روحی و سزای - اگر توفیق الہی و رفیق مرشد آگاہی بخشد ہر یک مقام را تحقیق کند، بسلامت ماند و الا نہ سلب شود۔ درین مقام ہزاران ہزار راہ گم کردہ و رجعت خوردہ خلاف شریعت مردہ اند۔

حدیث: "خُذْ مَا صَفَا وَ دَاعِ مَا كَدَّرَ"

آنچه نیک باشد بردارید و آنچه بد باشد بگذارید۔

بدانکہ اللہ تعالیٰ خواست کہ کن فیکون را بیان کنم، گفت: "كُنْتُ كَنْزًا مَخْفِيًّا فَاحْبَبْتُ أَنْ أُعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ لِأَعْرَفَ" از دست چپ از قہر جلالت نظر کرد، از ان نار شیطانی پیدا شد و از دست راست کرم و لطف و جمعیت و مرحمت و شفقت و التفات نظر کرد، نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا شد روشن بہ از آفتاب تر۔ بعدہ اللہ تعالیٰ کن فرمود ارواح کل مخلوقات مراتب بمراتب، جماعت بجماعت، صف بصف، جا بجا خود با ادب استادہ شدند متوجہ بحق امر اللہ تعالیٰ۔ بعدہ اللہ تعالیٰ فرمود: "الْكُنْتُ بِرَبِّكُمْ" جملگی ارواح گفتند: "قَالُوا بَلَى" آنچه کہتر و بہتر۔ بعضی هماندم از ارواح از گفتن "بَلَى" پشیمان شدند، چون ارواح کافران و مشرکان و منافقان و کاذبان۔ و بعضی بگفتن "بَلَى" خوشوقت و مسرور گشتند از آواز "الْكُنْتُ بِرَبِّكُمْ" بعدہ اللہ تعالیٰ فرمود: ای ارواح! بخوابید آنچه میخواہید تا بر شما عطا کنم"۔ جملگی ارواح گفتند: "خداوندا! از تو ترا"۔ بعدہ از دست چپ ارواح دنیا و زینت دنیا پیش ارواح کشید۔ خنزیر شیطان از نمرود نفس امارہ داخل دنیا شد۔ چون در دنیا رسید شیطان با آواز بلند بیست و چہار (۲۴) بانگ خواند، نہ (۹) حصہ ارواح بشنیدن بانگ بلند خوش آواز شیطان بعضی در سلک شیطان در آمدند۔ بیست و چہار (۲۴) بانگ شیطانی اینست: اول بانگ خوش آواز شیطانی سرود، دوم حسن پرستی، سیوم از انا ہوا مستی، چہارم شرب، پنجم بدعت، ششم ترک صلوة، ہفتم اسباب مطربانہ چون طنبور و رباب و قانون و سرنا و دف و دہل و آنچه مانند این ناشائستہ، نہم بانگ ترک الجماعت، دہم غفلت، یازدہم عجب، دوازدهم ریاسیزدہم حرص، چہاردہم حسد، پانزدہم کبر، شانزدہم نفاق، ہفدہم غیبت، ہژدہم شرک، نوزدہم کفر، بیستم جہل، بیست یکم کذب، بیست دوم ظن، بد بیست سیوم نظر بد بیست چہارم طمع۔ ہر کہ بدین صفت موصوف باشد، او از ان اہل قوم کہ سامع بانگ شیطانی، الْاَنَّ كَمَا كَانَ۔

قوله تعالیٰ: "الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ"

آنچه متعلق شیطان است و متابعت شیطان بمراتب دنیا رسید، پسندیدہ دنیا گردید و دروغ غرق شد۔ و از نہ (۹) یک حصہ ارواح پیش حق سبحانہ و تعالیٰ! استادہ ماند۔ اللہ تعالیٰ از لطف و کرم فرمود: "ای ارواح! بخوابید آنچه از من می خواہید تا بر شما عطا کنم" یک حصہ باقی ارواح گفتند: "خدا یا از تو ترا می خواہم"۔ از دست راست بہشت و حور و قصور

لذات نعیم بہشت و تمام زینت و زیبائش ارواہا کشیدند۔ نہ (۹) حصہ ارواہا جانب بہشت در آمدند۔ اول ارواح کہ در بہشت در آمد، اہل متقی، و بانگ خوش آواز تقویٰ زد، جملگی با ستماع بانگ تقویٰ داخل بہشت شدند و بر شریعت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غالب آمدند، چنانچہ عالم و فاضل متقی پرہیزگار۔ و باقی یک حصہ ارواح کہ رو بروئی اللہ تعالیٰ براز رسیدہ برگوش ایشان نہ بانگ دنیا نہ بانگ عقبی رسیدہ، مشتاق اغرق فنا فی نور اللہ بقا باللہ حضور متابعت بمجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضور فقیر عارف باللہ بود کہ در باب ایشان حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود کہ: الْفَقْرُ فَخْرِي وَالْفَقْرُ مِنِّي ۝ اَلدُّنْيَا حَرَامٌ عَلٰی اَهْلِ الْعُقْبٰی وَالْعُقْبٰی حَرَامٌ عَلٰی اَهْلِ الدُّنْيَا وَالِدُّنْيَا وَالْعُقْبٰی حَرَامٌ عَلٰی كَالِبِ الْمَوْلٰی ۝ مَنْ لَهٗ الْمَوْلٰی فَلَهٗ الْكُلُّ ۝

تمام شد شمس العارفين

راقم آثم خادم الفقرا بہادر شاہ قادری سلطانی 26 رمضان شریف سابق متوطن حسوالی حال خانہ بدوش دیواسنگھ والا تحصیل کبیروالہ ضلع ملتان

نوشته	بماند	سیہ	بر	سفید
نویسنده	را	نمیت	فردا	امید
ہر	کہ	خواند	طمع	دارم
زانکہ	من	بندہ	گنہگارم	

## ضمیمہ

سید امیر خان نیازی کے شہبازِ عارفاں حضرت سخی سلطان پیر سید محمد بہادر علی شاہ کاظمی المشہدی رحمۃ اللہ علیہ کے قلمی نسخہ سے تبدیل کردہ، حذف کردہ، اضافہ کردہ الفاظ و عبارات کی تفصیل۔

نمبر شمار	قلمی نسخہ کا صفحہ نمبر	قلمی نسخہ کے مطابق الفاظ / عبارات	تبدیل کردہ الفاظ / عبارات	حذف کردہ الفاظ / عبارات	اضافہ کردہ الفاظ / عبارات
1	4	اگر جانب آسمان بنگرد، ہموندم ابرشود باران باراند ہر قدر یکہ مردم می خواہند واگر جانب آب بیند	-	آسمان بنگرد، ہموندم ابرشود باران باراند ہر قدر یکہ مردم می خواہند واگر جانب	-
2	11	ای طالب اسم اللہ بردل نویس چون و بردل اسم اللہ سکون و قرار گیردی گوید کہ ای طالب از حروف اسم اللہ مثل آفتاب تجلی نور و روشنی طلوع زند و گرد بگردل ملک لایزالی و لازوالی	اے طالب! این اسم اللہ را بردل بہ نویس چون طالب بردل اسم اللہ ذات بہ نویسد و بردل اسم اللہ ذات سکونت و قرار بگیرد، میگوید طالب اللہ را کہ اے طالب! بیس از حروف اسم اللہ ذات مثل آفتاب تجلی روشن طلوع زند و گردنہ گردل ملک لایزالی و لازوالی بنظر آید	-	-
3	12	باتوفیق مرشد کامل صادق صدیق	بتوفیق مرشد کامل طالب صادق صدیق	-	طالب
4	12	اگر کسی رادل از وسوسہ شیطانی و وہمات نفسانی	رفیق شواہد شد شیطانی	اگر کسی رادل از وسوسہ شیطانی و وہمات نفسانی	-

5	12	باصفات القلب	بہ صفاء القلب	-	-
6	12	رابس بود	رابس بعد	-	-
7	13	بمشق اسم اللذات	بمشق تصور اسم اللذات	تصور	-
8	13	سرہوہوہوہو	سرہو، سرہو، سرہو	سرہو، سرہو	-
9	14	آندم صورت می شود خاص نور و میرود بدرگاہ الہ حضور مثل گوہر میشود، اگرچہ کونین ہر دو جہان جمع بکنند و آنچہ متاع دنیا و بہشت ہست تا برابر قیمت آن نشود کہ آن گوہر بے بہا است	آن دم می شود خاص صورت نور و میرود بدرگاہ الہ حضور مثل گوہر اگر دولت کونین ہر دو جہان یکجا جمع بہ کنند و آنچہ متاع دنیا و بہشت ہست تا برابر قیمت آن نہ شود کہ آن گوہر بے بہا است	-	-
10	14	وہزار مرتبہ استغفار	سہ مرتبہ استغفار	ہزار	سہ
11	16	اساس معرفت محبت	اساس معرفت، معراج محبت	-	معراج
12	16	-	-	-	وَعَلَّمَ وَادَّكَرَ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلَ إِلَيْهِ تَبَتُّلاً
13	16	چون علم مکاشفہ معرفت الہی بکشاید چنانچہ علم معاملات و علم معاملات در علم مکاشفات در آید	چنانچہ علم مکاشفہ معرفت الہی بکشاید و علم معاملات؟ علم معاملات در علم مکاشفات میدر آید	-	-
14	17	در وجود گفت یا اللہ فیما بین العبد والرب ہیج نماندھو	در وجود گفت یا اللہ بہ گفتن نام اللہ فیما بین العبد و الرب ہیج حجاب نہ ماند	-	-
15	17	ہرچہ خوانی از علم اللہ بخوان	ہرچہ خوانی از اسم اللہ بخوان	-	-
16	17	فقیریکہ بعلم ظاہری دوستی ندارد۔ خارج است	دوستی نہ دارد در باطن از مجلس انبیاء جائے نہ یابد	-	در باطن از مجلس انبیاء جائے نہ یابد۔

دل بیرون نہ رود و بغیر از اسم اللہ ذات سیاہی و کدورت و زنگار و خطرات شرک و کفر از دل بیرون نہ رود	-	-	دل بیرون نہ رود	17	17
-	-	تصور اسم اللہ ذات دل را چنان زندہ گرداند	مشق تصور اسم اللہ ذات چنان دل را زندہ گرداند	18	18
-	-	اسم اند	اسم است	18	19
-	-	اسم است ملک، یکے ملک ازل، دوم ملک ابد، سیوم ملک دنیا، چہارم ملک عقبی	اسم است، یکے ازل، دوم ابد، سیوم دنیا چہارم عقبی	19	20
-	نقش حذف کردہ	-	نقش موجود ہے	19	21
کہ، حرف	-	ہر کسے را کہ از حرف الف	ہر کسی را از الف	19	22
-	-	از صاحب تصور اسم اللہ ذات آتش دوزخ	دوزخ من قدس سرہ ہفتاد سالہ راہ	19,20	23
-	-	کلمہ طیبات	کلمہ طیب	20	24
-	مراتب	تمامیت	مراتب	20	25
مراتب فقر،	-	اذا تم الفقر فهو اللہ مراتب فقر	اذا تم الفقر فهو اللہ	20	26

روز اول طالب اللہ بایں مرتبہ اذا تم الفقر فهو اللہ ۵ موتوا قبل ان تموتوا آل را گویند کہ آنچہ مراتب ممت در حیات بہ بیند۔ مراتب ممت چیست و مراتب حیات چه باشد؟ مراتب ممت آنت کہ۔	-	-	-	20	27
بہشت	-	صراط گزشتہ بہشت	صراط گذشتہ	20	28
-	ساغر	حوض کوثر شرابا طہورا	ساغر	20	29
برکوع	-	-	پانصد سال بسجود	20	30
-	-	واز چشم دل	از دل چشم	20	31
-	تصورات	-	تصورات	21	32
تصور	-	حاضرات تصور اسم اللہ	حاضرات اسم اللہ	21	33
-	-	این چنین بید	چنین باید	21	34
-	-	برتن	درتن	21	35
غیر	-	بر آمدن از غیر ماسوی اللہ	بر آمدن از ماسوی اللہ	21	36
-	-	ذکر دیوانہ وار	ذکر دیوانہ از	21	37
ذکر	-	از آتش ذکر گرم	از آتش گرم	21	38
بذکر	-	کشاید بذکر	کشاید	22	39
بہ	-	غرق نور بہ مشاہدہ	غرق نور مشاہدہ	22	40
-	نور عصمت اسم اللہ ذات و برکت	-	نور عصمت اسم اللہ ذات و برکت	22	41
فرق کنندہ	-	انسان و حیوان فرق کنندہ	در میان انسان و حیوان	23	42
-	تصور	حضور حاضرات	حضور تصور حاضرات	24	43
-	ذات	توحید شعلہ	توحید ذات شعلہ	24	44

45	24	است۔ واگر حرفی از مقابلہ از روئی عظمت و کرم و شرف بہ نظر اللہ	-	است۔ واگر حرفی از مقابلہ از روئی عظمت و کرم و شرف بہ نظر اللہ	-
46	26	کلمہ طیب	کلمہ طیب	-	اسم
47	26	ہج چیز مخفی	ہج چیز مخفی	-	چیز
48	27	خوانندہ	خوانندہ را	-	-
49	27	حاصل شود	حاصل شود۔ اسم لہ این است	-	اسم لہ این است
50	27	علم دعوت سرو گنج آزا	علم دعوت آن را	سرو گنج	-
51	27	ضمیر شود	ضمیر	شود	-
52	27	قلب سلیم گردد	-	-	صاحب
53	27	با عظمت	بقابہ عظمت	-	بقابہ
54	28	لباس شریعت پوشد	لباس شریعت پوشد	-	پوشد
55	28	جزو کل	کل و جز	-	-
56	28	این است فقر	اسم فقر این است	-	-
57	28	چون در تصور	چون سا لک در تصور	-	سا لک
58	29	مریض نظر شفا	مریض نظر کند شفا	-	کند
59	31	مقام معرفت	مقام صاحب معرفت	-	صاحب
60	34	اے عزیز تا کہ	اے عزیز تا آنکہ	-	-
61	34	وجود لائق مجلس	وجود و نہ وجود لائق مجلس	-	-
62	35	وبرناف اسم اللذات	وبرناف اسم اللذات	-	و برناف اسم اللہ ذات
63	36	مشق و در سر	مشق کند و در سر	-	کند
64	36	اسجملہ مجموعہ مشتبہا	جملہ مشق	مجموعہ	-
65	36	صاحب تصور اسم اللذات تمام وجود طالب ہفت اندام نور گردد و بر وجود طالب	ہفت اندام وجود صاحب تصور نور گردد و ہر وجود او	-	-
66	36	تا شیر کلیہ	کلیہ تا شیر	-	-



67	36	ایمان ازمن	ایمان ما ازمن	-	ما
68	36	سلب نہ شود	سلب نہ شود	بود	-
69	36	بیند و حضرت	بیند کہ حضرت	و	کہ
70	37	بازنماند دائرہ	بازنماند۔ نقش دائرہ	-	نقش
71	38	مرتبہ یک شش	مرتبہ شش	یک	-
72	39	ہمہ چیز	این ہمہ چیز	-	این
73	40	معبود چون در تصور	معبود در تصرف	چون در تصور	تصرف
74	41	تصور تمامی	تصور سر تمامی	-	سر
75	41	واساس تصور	وا از تصور	واساس	وا از
76	42	نقش	نقش تبدیل کردیا ہے	-	-
77	43	نقش	نقش تبدیل کردیا ہے	-	-
78	44	اسم اللہ ذات	اسم اللہ ذات	ذات	-
79	46	حجق رساند	حجق رسانندہ	-	-
80	46	نماید و گویند	نمائندہ را گویندہ	نماید و	را
81	46	مراقبہ اسم ذات	مراقبہ اسم اللہ ذات	-	اللہ
82	46	و نیز شرح مراقبہ	مراقبہ	و نیز شرح	-
83	47	بدانکہ مراقبہ	مراقبہ	بدانکہ	-
84	47	سیوم میم مراقبہ	مراقبہ سیوم "م"	-	-
85	47	وجود میریزد	وجود محاریزد	-	-
86	47	اللہ	لہ	اللہ	لہ
87	47	اعلم وجود کہ ہفت اندام	اعلم کہ ہفت اندام وجود	-	اعلم
88	49	اگر	اگرچہ	-	-
89	52	مراقبہ معرفت از اللہ	از مراقبہ معرفت اللہ	-	-
90	53	سواد سویدا	سواد سویدا	-	-
91	53	بعده	بعدازاں	-	-
92	54	قبر	بر	قبر	-
93	54	رب العالمین	رب	العالمین	-
94	54	بیمثال	مثال	بے	-
95	55	صافان	صفاں	صافان	-

-	-	باشند	باشد	55	96
سوال قلب	قلب واز قلب	ومقام قلب وسوال	وسوال قلب وراز قلب	56	97
است	-	دیگر است	دیگر	57	98
این	-	واین اہل روح	واہل روح	57	99
-	دوم	فنائی اسم محمد	دوم فنائی اسم محمد	57	100
-	اللہ	ماسویٰ است	ماسویٰ اللہ است	57	101
-	-	ہر طرف	ہر طرف	57	102
است	-	اسم اللہ ذات است	اسم اللہ ذات	58	103
را	-	طالب را بصورت	طالب بصورت	58	104
-	و	ابتدائے	وابتدا	58	105
اسم	-	فنائی اسم محمد	فنائی محمد	58	106
فنائی راہ حضور	-	-	است۔ ہر کہ	58	107
-	چون	طالب	چون طالب	58	108
-	اسم اللہ ذات	-	اسم اللہ ذات	59	109
-	-	تقریر کند۔ فی الوقت رجوع بہ "الی اللہ" استغفار توبہ کند	تقریر کند وگا ہے آنصورت	61	110
-	-	معاملات نفس محاسبہ بانفس	معاملات محاسبہ بانفس	61	111
-	اسم اللہ	گردول میدان	گردول اسم اللہ میدان	64	112
-	-	دو	چہار	65	113
-	-	طریقہ	طریق	65	114
-	باللہ	عارفان	عارفان باللہ	66	115
است	-	سبب است	سبب	67	116
-	را	باید	را باید	67	117
-	-	مجلس محمدی در مقام ازل	مجلس محمدی ختم تمام است اول مجلس	67	118
-	-	در مقام	بمقام	67	119
رسیدہ	رسد ہر	رسیدو	رسد ہر	68	120

121	68	بجس	بہ مرتبہ	بجس	-
122	69	لا تخرن حاصل شود	و تخرن بخش کند	حاصل شود	بخش کند
123	71	نبود طمع و حرص	نہ بود در وجود مبارک	-	در وجود مبارک
124	71	سرتا قدم را خوش بوئے	سرتا قدم وجود مبارک	-	وجود مبارک
125	72	نافع المسلمین باشد	نافع المسلمین	باشد	-
126	72	با مردم و در باطن	بہ مردم عوام و در باطن	-	عوام
127	73	تا کہ	تا آنکہ	-	-
128	73	کدام کہ	کدام است کہ	-	است
129	73	در قید قبض	در قبض قید	-	-
130	74	گردند	گردد	-	-
131	76	تمام عمر روحانی	روحانی تمام عمر	-	-
132	76	ہر کہ خواهد	ہر وقت کہ خواهد	-	وقت
133	77	از آن است کہ	کہ	از آنست	-
134	77	بچ آگاہ ندارد	بچ آگاہی ندارد	-	-
135	77	شرح دعوت	اہل دعوت	شرح	اہل
136	78	آنچنین غالب	چنین صاحب دعوت	-	صاحب دعوت
137	78	تحقیقات	تحقیق	-	-
138	79	حرف دعوت آن است	حروف آنست	دعوت	-
139	79	کشتہ بجز کامل	کشتہ نہ شود بجز عامل کامل	-	نہ شود۔ عامل
140	81	ہفت گنج	ہفت گنج	ہفت	ہفت
141	81	ہفتادہ	ہفت	-	-
142	81	بغیر آوردن جز ماسوی اللہ	آوردن بجز ماسوی اللہ	بغیر	-
143	82	تا کہ	تا آنکہ	-	-
144	82	کامل شد	شد کامل	-	-
145	82	قبر	بر	قبر	-
146	85	دعوت معظم	آن دعوت معظم	-	آن
147	86	خارجی را از	خارجی از	را	-
148	87	تا کہ	تا آنکہ	-	آن
149	87	جمعیت	شرح جمعیت	-	شرح

150	87	جمعیت	بدان کہ جمعیت	-	بدان کہ
151	88	حرف	حروف	-	-
152	88	و نعمت ابد	مقام ابد	و نعمت	مقام
153	89	بمثل	مثل	-	-
154	90	رادونشان	رانشان	دو	-
155	90	اہل عبودیت	علما اہل عبودیت	-	علما
156	91	و حکم الہام	اول الہام	و حکم	اول
157	91	از و در خوف	از و در دل خوف	-	-
158	91	نیت	یت	-	-
159	92	مسلمان مومن	مومن مسلمان	-	-
160	92	الدُّنْيَا قَوْسٌ وَ حَوَادِثُهَا سِهَامٌ	وَالْإِنْسَانُ فِيهَا إِمَاج	-	-
161	94	دم	درہم	-	-
162	96	خنزیر	اول شیطان	خنزیر	-
163	96	چہارم شرب	چہارم شرب شراب	-	شراب
164	96	دوازدهم ریا، سیزدهم حرص، چہاردهم حسد، پانزدہم کبر	یازدہم حرص دوازدهم حسد، سیزدهم ریا چہاردهم کینہ، پانزدہم کبر	-	-
165	97	براز رسیدہ	استاد مانند	براز رسیدہ	-
166	98	راقم آثم خادم الفقرا بہادر شاہ قادری سلطانی 26 رمضان شریف سابق متوطن حسوالی حال خانہ بدوش دیوا سنگھ والا تحصیل کبیروالہ ضلع ملتان نوشتہ بماندسیہ بر سفید نویسنده رانیست فرمود امید ہر کہ خواند دعا طمع دارم زانکہ من بندہ گنہگارم	-	راقم آثم خادم الفقرا بہادر شاہ قادری سلطانی 26 رمضان شریف سابق متوطن حسوالی حال خانہ بدوش دیوا سنگھ والا تحصیل کبیر والہ ضلع ملتان نوشتہ بماندسیہ بر سفید نویسنده رانیست فرمود امید کہ خواند دعا طمع دارم زانکہ من بندہ گنہگارم	-

اگر کسی کا نفس سرکش ہو اور شیطان کی طرح ہو میں غرق ہو کر اللہ کا مخالف ہو، کسی بھی طرح کا علاج کرنے سے گناہوں سے باز نہ آتا ہو اور اللہ کی طرف رجوع نہ کرتا ہو، بہت زیادہ غفلت کی وجہ سے اس کا دل مردہ ہو چکا ہو اور شیطان کی قید میں پھنس کر زندہ نہ رہا ہو اور اس کے قلب میں اسم اللہ ذات کا ذکر بھی تاثیر نہ کرتا ہو، وہ غریب، مظلوم، عاجز، محتاج اور پریشان ہو، دنیاوی روزگار کے غم میں نڈھال ہو کر ہلاک ہو چکا ہو، زیادہ اولاد کی وجہ سے مستحق ہو، اس کے حالات بہت ہی کمزور ہوں، اس کے پاس کوئی طاقت اور قوت باقی نہ رہی ہو، وہ فقر و فاقہ سے گزر اوقات کرتا ہو تو اسے چاہیے کہ اس کتاب، جس میں دین اور دنیا کے تمام خزانے موجود ہیں، سے ظاہری اور باطنی خزانوں کو معلوم کرے تاکہ مخلوق اس کی خادم اور وہ ان پر مخدوم بن جائے۔ وہ اس کتاب سے اپنے تمام مطالب حاصل کر کے اللہ تعالیٰ کے تمام خزانے اپنی دسترس میں لے آئے اور علم تصوف کے مشکل نکات کو طریق تحقیق سے کھول لے۔

جو شخص اس کتاب کو مطالعہ میں رکھے گا اور اس پر عمل بھی کرے گا وہ عارف باللہ اور صاحب توفیق ہو جائے گا، ہمیشہ حضور پر نور ﷺ کی مجلس محمدی ﷺ کی حضوری سے مشرف رہے گا، تمام انبیاء اور اولیاء کی ارواح اس سے ملاقات کریں گی، اور ظاہر و باطن کی کوئی چیز اس سے چھپی نہیں رہے گی۔

یہ کتاب طریق محمدی ﷺ (کے مطابق لکھی گئی) ہے جو اللہ تعالیٰ کی عطا، فضل اور فیض اور طریق تحقیق ہے۔

سلطان الفقر پبلکیشنز

إذنا نسبحك يا ذا الجلال والإكرام  
سلطان الفقر  
پبلکیشنز

== سلطان الفقر باؤس ==

4-5/A - ایسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ ڈاکخانہ منصورہ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 54790

Ph: +92-42-35436600 Cell: +92 322 4722766

ISBN: 978-969-9795-24-4



Rs: 300

www.Sultan-Bahoo.com, www.sultan-ul-arifeen.com

www.sultan-ul-faqr-publications.com

E-mail: sultanulfaqr@tehreekdawatefaqr.com

f /SultanBahoo.SultanulFaqr

g+ /+Sultanbahoo-Sultan-ul-Arifeen

